

۲۴ تبلیغ و ۳ امان ۱۳۷۳ ہجری مطابق ۲۴ فروری و ۳ مارچ ۱۹۹۴ء

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ

جلد: ۲۳ شماره: ۹۱۸

کسوٹ خسوف نمبر

بدر قادیان

ہفت روزہ

یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آپکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

THE WEEKLY "BADR" QADIAN — 143516.
POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23. ۱۲-۱۹ رمضان ۱۴۱۴ھ



شیخ مبارک سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام (۱۸۳۵ء تا ۱۹۰۸ء)
آپ کے مبارک دور میں ۱۸۹۴ء میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق
کسوٹ خسوف (سورج چاند گرہن) کا عظیم المثل نشان ظاہر ہوا۔!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہفت روزہ بکدار قادیان
مورخہ ۲۲ تبلیغ و ۳ امان ۲۳ فروری

عید المثل نشان آسمانی

آج

سے ٹھیک سو سال قبل ۱۸۹۲ء کے رمضان میں سیدنا مولانا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا سورج چاند گرہن سے متعلق ایک عید المثل نشان پورا ہوا۔ عید المثل اس لئے کہ سوائے سرور کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند ارجمند حضرت مہدی علیہ السلام کے، کسی کے حق میں آج تک یہ نشان ظاہر نہیں ہوا۔ (دارقطنی ص ۹۵) چنانچہ تاریخ اٹھا کر دیکھ لیجئے کہ خدا کے مامورین نے اپنے بعد آنے والوں کے لئے نشان کے طور پر بہت سی پیشگوئیاں فرمائی ہیں۔ لیکن ایسی پیشگوئی جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد آنے والے مسیح و مہدی کے لئے فرمائی، کسی نے نہیں کی۔ قرآن مجید اور سابقہ کتب مقدسہ ہمارے اس بیان کی تصدیق پر شاہد ناظر ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ ”وَلَمْ تَكُنْ لَنَا مَتَدٌ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ“ عین حق و صداقت پر مبنی ہے۔ ادھر تاریخ اسلام میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام وہ پہلے مدعی مہدویت ہیں جنہوں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے اس نشان کے متعلق دعویٰ فرمایا کہ یہ نشان خاص آپ کے حق میں ظاہر ہوا ہے اور آپ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے عین مطابق ”مہدینا“ کے حقیقی دعویٰ دار و حقدار کہلاتے ہیں۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان فرمودہ یہ حیرت انگیز نشان ایسا نہیں ہے کہ صرف اور صرف حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے زمانہ میں پورا ہونے پر اس کی حقیقت سے پردہ اٹھا ہے بلکہ چودہ سو سال سے مسلمان بزرگان اسلام کے متعدد ارشادات کی روشنی میں اس نشان کے منتظر تھے۔ چنانچہ ایسے کئی ارشادات کے حوالے اور ان کے عکس اسی شمارہ میں پیش کئے گئے ہیں۔ اسی طرح اسلام سے قبل بھی دیگر مذاہب کی کتب مقدسہ اس عظیم نشان کی طرف نشاندہی کرتی ہیں۔ پس جہاں یہ پیشگوئی ایک عید المثل و عید النظیر حیثیت رکھتی ہے۔ وہاں اُسے ایک زبردست تواتر کی حیثیت بھی حاصل ہے۔

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک میں جب یہ پیشگوئی نہایت آب و تاب اور شان و شوکت سے پوری ہوئی تو جہاں سید روحول نے اس کے پورا ہونے پر اسے اسلام اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آفتاب صداقت کی روشنی خیال کیا اور مہدی برحق کے حضور میں حاضر ہو کر اور بذریعہ خطوط بیعتیں کرنے کی سعادت حاصل کی، وہیں بعض متعصبین نے اس عظیم نشان پر پردہ ڈالنے کے لئے اور اپنی ضعیف عقلی کا ثبوت دینے کے لئے اس مبارک حدیث کو ضعیف قرار دے دیا۔ دوسری طرف بعض ایسے مولوی بھی تھے جو دل میں سمجھتے تھے کہ اب یہ نشان پورا ہو گیا ہے۔ لیکن چونکہ آفتاب صداقت کے منہ پر محفوکنا ان کا شبوہ تھا اس لئے انہوں نے یہ کہہ کر نوحہ کرنا شروع کر دیا کہ اب تو دنیا مرزا صاحب کے ”وام فریب“ میں آجائے گی۔ اور گمراہ ہو جائے گی۔ بغض و حسد سے بھرے ہوئے ایسے ہی مولویوں میں ایک مولوی عسکرام قزلباشی بھی تھے جن کا نام تاریخ احمدیت میں محفوظ ہے (ملفوظات جلد نہم ص ۱۵۸) اور حقیقت یہ ہے کہ جہاں یہ مولوی ایک طرف اس نشان صداقت کے پورا ہونے پر ماتم کر رہے تھے، وہیں یہ نشان صداقت ان کی عقلوں پر ماتم کر رہا تھا۔ حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی مہمود علیہ السلام نے اس نشان سے ان مولویوں کی کیا خوب مطابقت فرمائی ہے:

”خدا نے اس کسوف خسوف کے نشان میں اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ علمائے محمدی جو چاند و سورج کے مشابہ ہونے جاہل تھے۔ اس وقت ان کا نور فرست جاتا رہے گا اور مہدی کو شناخت نہیں کریں گے۔ اور تعصب کے گرہن نے ان کے دل کو سیاہ کر دیا ہوگا۔ اس لئے اس امر کے اظہار کے لئے نامی نشان آسمان پر ظاہر ہوگا۔“ (تحفہ گوڑوہ ص ۶۲)

اُس موقع پر ایسے ہی منکرین اور بغض و حسد سے بھرے ہوئے لوگوں کے لئے خدا کی جانب سے اس نشان کسوف و خسوف سے فائدہ نہ اٹھانے اور مسلسل انکار و شرارت کے باعث طاعون کا عذاب نازل ہوا۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:-

”وَ اِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا لَا يُوقِنُوْنَ“ (الزمل: ۸۳)

کہ جب ”القول“ (یعنی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک خاص بات) واقع ہو جائے گی اور اس سے لوگ فائدہ نہ اٹھائیں گے تو ہم (اس دور میں) ایک ایسا کیڑا نکالیں گے جو اس بنا پر لوگوں کو

”مُبَارَكٌ سَوْمُبَارَكٌ“

پیشگوئی کسوف و خسوف کی صداقت کی سوویں سالگرہ کے موقع پر ادارہ بکدار کی جانب سے سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور عالمگیر جماعت احمدیہ کو

”مُبَارَكٌ سَوْمُبَارَكٌ“

اللہ تعالیٰ اس عظیم الشان نشان آسمانی کی صداقت کو احمدیت کی کثیر المقاصد عالمگیر ترقیات کے لئے ایک سنگ میل بنائے۔ آمین

کاٹے گا کہ وہ ہمارے نشانوں پر یقین نہیں رکھتے ہوں گے۔

احادیث مبارکہ میں بھی طاعون کے اس نشان کی طرف نشاندہی کی گئی ہے۔ صحاح ستہ کے علاوہ شیعوں کی حدیث کی کتاب ”اکمال الدین“ میں بھی زمانہ مہدی میں طاعون پھوٹنے کا ذکر ہے۔ اس حدیث کا عکس کتاب ”اکمال الدین“ سے ہم دوسری جگہ شائع کر رہے ہیں۔ اسی طرح مذکورہ آیت کی تفسیر کرتے ہوئے مختلف مفسرین کرام نے بھی زمانہ مہدی میں طاعون کے پھیلنے کا ذکر کیا ہے۔ (دیکھو ابن کثیر بر حاشیہ فتح البیان سورۃ النمل ص ۲۳) طاعون کا یہ نشان بھی بڑا حیرت انگیز تھا۔ کہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے صاف طور پر فرمایا کہ چونکہ طاعون سچ اور جھوٹ میں امتیاز کی خاطر ایک نشان ہے اس لئے جو آپ پر ایمان لانے والے لوگ ہیں ان میں شامل نہیں ہیں جن کے متعلق قرآن مجید میں ”تکلمہم“ کے الفاظ اشارہ کر رہے ہیں۔ اس بنا پر آپ نے اپنی جماعت کو فرمایا کہ باوجود ٹیسک نہ لگانے کے وہ طاعون سے محفوظ رہیں گے۔ اور پھر ہوا بھی اسی طرح کہ قادیان کے مشرق و مغرب، شمال و جنوب میں موت کا ایک سیلاب تھا۔ گھروں کے گھر خالی ہو رہے تھے۔ لیکن حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ”دارالمسیح“ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی حفظ و امان میں رکھا۔

پھر دیکھئے کہ طاعون کے اس نشان کو کسوف و خسوف کے ساتھ کیسی حیرت انگیز مطابقت ہے۔ جس طرح نشان کسوف و خسوف پہلے مشرقی دنیا کے لئے ظاہر ہوا اور پھر وہی نشان مغربی دنیا کے لئے بھی ظاہر ہوا۔ اسی طرح طاعون پہلے مشرقی دنیا میں پھوٹی اور پھر ایڈن کی شکل میں اب مغربی ممالک میں کثرت سے پھیل رہی ہے۔ پس نشان کسوف و خسوف کا اندازہ پہلو تو آج تک جاری ہے۔

آسمان بار دنشاں اوقت میگوید ز میں

باز بغض و کینہ و انکار ایناں را بہ بسبب

آج جبکہ اس عید المثل اور حال جمال و جلال پیشگوئی کو پورا ہو کر ایک سو سال کا عرصہ پورا ہو چکا ہے اور جماعت احمدیہ عالمگیر اس کی سوویں سالگرہ منا رہی ہے ہم احمدیوں پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اپنے مسلمان بھائیوں سمیت تمام غیر مسلم بھائیوں کی خدمت میں بھی اسی پیشگوئی کی صداقت کا اظہار کریں اور اس کے عظیم الشان رنگ میں پورا ہونے کا تذکرہ اجلاس و اخبارات کے ذریعہ کر کے تمام انسان بھائیوں کو آج کے انسانوں کی امید — اسلام کی طرف مائل کریں۔

الحمد للہا کہ جس طرح یہ پیشگوئی رمضان کے مہینہ میں پوری ہوئی، آج پھر رمضان کے مبارک مہینہ میں ہی اس کی سوویں سالگرہ منائی جا رہی ہے۔ گویا اس ماہ مبارک میں ہمارے لئے جی نوع انسان کی ہدایت کی دعا کے لئے بھی ایک خاص موقعہ ہے۔

(مینیجر احمد خادم)

ایڈیٹر: مینیجر احمد خادم

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ

محمد فیصل خان

سُورج اور چاند دونوں کو بحالتِ گرہن جمع کر دیا جائے گا

يَسْأَلُ أَيَّانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۝ فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۝ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۝
وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۝ يَقُولُ الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفْرُ ۝

(سُورَةُ الْقِيَامَةِ : آيَت ۷ تا ۱۱)

ترجمہ :- وہ پوچھتا (رہتا) ہے کہ قیامت کا دن کب آئے گا۔ سو جب نظر پتھرا جائے گی اور چاند کو خسوف (گرہن) لگے گا اور سُورج اور چاند دونوں کو جمع کر دیا جائے گا۔ اس وقت انسان کہے گا اب میں بھاگ کر کہاں جا سکتا ہوں۔
لے یہ آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والی ایک اہم پیشگوئی کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی رمضان کے مہینہ میں سُورج اور چاند کو گرہن لگنے کی طرف۔

(تفسیر صغیر، صفحہ ۷۸۶)

ابن ابي عمير: وثبت خاتم الايام وهذا خاتم الاولياء. وقال ابن العربي فيما نقل ابن ابي واطيل عنه: الخ-
أما: فسفر هوس أهل ايت من ولد قاطسة وظهوره يكون من بعد مضي ح ف ج من الهجرة
مرد: ثلاثة يريد عدد حاسب الجليل وهو الحاطك جمعة باحد من فوق ستمائة والعاخذ الفاف
أما: فجمعة باحد من اسفل ثلاثة وثلاث ستمائة وثلاث وثمانون سنة وهي آخر للقرن السابع ولما
مرد: مسرور به من ذلك. بعض المفلدين لم عن أن المراد بذلك المدة. ولده وغير يظهره عن مولده
ووجه: يكون بعد سنة والسجامة فانه لا تمام التاج من ناحية المغرب قالوا اذا كان ولد كزعم ابن
مرد: ثمانين وسنة فكون عمره عند خروجه ستا وعشرين سنة قالوا عزوا أن خروج الديك
مرد: سنة من سنة. ثم من اليوم المهدى وابتداء اليوم المهدى عندهم من يوم وفاة النبي صلى الله
مرد: سنة من سنة. فان ابن ابي واطيل في شرحه كتاب طبع السنين الاولى المتظر القائم بأمر الله المنار
مرد: سنة من سنة. فان علماء ما في كاتبا في اسرائيل ولم تزل البشرى تابعه من أول اليوم المهدى
مرد: سنة من سنة. فان علماء ما في كاتبا في اسرائيل ولم تزل البشرى تابعه من أول اليوم المهدى
مرد: سنة من سنة. فان علماء ما في كاتبا في اسرائيل ولم تزل البشرى تابعه من أول اليوم المهدى
مرد: سنة من سنة. فان علماء ما في كاتبا في اسرائيل ولم تزل البشرى تابعه من أول اليوم المهدى

مقدمة للامامة ابن خلدون
تأليف ابن خلدون
ابن خلدون
الامامة عبد الرحمن بن خلدون
المترجمي رحمه الله
آمين

ترجمہ و تہاشہ ترجمہ صاحب المقدمة الامام
ابن خلدون المذكور

(الطبعة الاولى)
عبدالمطعم الخوري
مطبعة ومدبر مطبع السيد (عمر حسين الحنا)
(بمصر القاهرة)

عَلَمًا ابْنِ خَلْدُونَ اپنے مقدمہ ابن خلدون میں تحریر فرماتے ہیں :-
”ظهوره يكون من بعد مضي ح ف ج من الهجرة“ یعنی امام مہدی
کا ظہور خ - ف - ج کے اعداد گزرنے کے بعد ہوگا۔ دراصل خ - ف - ج -
مخفف ہے سُورَةُ الْقِيَامَةِ کی آیات خَسَفَ الْقَمَرُ ۝ وَجُمِعَ الشَّمْسُ
وَالْقَمَرُ ۝ کا۔ جن میں چاند اور سُورج کے اکٹھے گرہن لگنے کا ذکر ہے۔ ان
کے اعداد بحساب جمل ۶۸۳ ہیں۔ اس کی تاویل واقعاتی اعتبار سے بھی جو
درست پائی ہے وہ یہ ہے کہ ابن سکرینی کا منشاء یہ تھا کہ غالباً ان کے زمانہ
کے ۶۸۳ سال بعد یہ نشان ظہور مہدی ہوگا۔ اگر اس مدت کو ابن عربی
کے سن وفات ۶۲۸ میں جمع کریں تو ۱۳۱۱ھ کا سن بنتا ہے جس میں
چاند اور سُورج کو گرہن ہوا اور یہ نشان پورا ہوا۔

حدیث نبویؐ

حُجَاتِ اَوْرُسُورِجِ گِرَهِنُ

ہمارے مہدی کے دو نشان ہیں!

الدَّارِ قُطْنِي كِي حَدِيثِ كَا عَكْسُ

- ۹۵ -

دِيَارِ الطَّاحِي عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَدَثِ . عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :
 . إِنْ لَفَّ عَرَبِيٌّ إِذَا تَجَلَّى لَكَ مِنْ خَلْفِهِ شَيْءٌ لَمْ يَكُنْ نَوْحٌ بِرَفْسِ بْنِ يُونُسَ
 أَنْ عَيْدِ .

۱۰ - حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَمْطِيُّ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ ثنا عَمْرُو بْنُ عَمْرٍو (۱) عَنْ جَابِرِ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ : إِنْ لَفَّ نَارٌ لَمْ يَكُنْ نَوْحٌ بِرَفْسِ بْنِ يُونُسَ . تَنَكَّسَ الْقَمَرُ لِأَوَّلِ لَيْلَةِ مِنْ رَمَضَانَ . وَتَنَكَّسَ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ . وَتَنَكَّسَ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ . وَلَمْ تَكُنْ نَارٌ مَنذُ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ .

سلسلة مطبوعات كتب السنة النبوية
 (٦)

هذا الكتاب يحتوي على كتابين جليلين

۱- سنن الدارقطني

تأليف: أبو داود سليمان بن الأشعث بن عمار
 الإتمام: الكبير علي بن عمر الدارقطني
 الطبعة: ۱۳۷۱ھ - ۱۹۵۱م

در بزرگ

التعليق لفضلي علي الدارقطني

تأليف: المحدث العلامة
 أبي الليث محمد بن يحيى بن عمار

الجزء الأول

عنى تصحيح وتنسيق وترقيم وتحقيق بحسب السنة النبوية ودارها

السيد عبد هاشم باني المدني

بأمانة المنورة - الاحجاز

۱۳۸۶ هـ - ۱۹۶۶ م

دار المجلدات للطباعة
 ۱۱، شارع النهضة، القاهرة

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ : إِنْ لَمَّهْدِيْنَا آيَتَيْنِ لَمْ تَكُونَا
 مَنذُ خَلَقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ . تَنَكَّسَ الْقَمَرُ لِأَوَّلِ
 لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ . وَتَنَكَّسَ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ
 وَلَمْ تَكُنْ نَارٌ مَنذُ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ .

(سنن دارقطني - مطبوعه قاهره - طبع ۱۹۶۶ء صفحہ ۹۵)

ترجمہ :- ہمارے مہدی کے لئے دو نشان مقرر ہیں۔ اور جب سے آسمان اور زمین پیدا ہوئے ہیں یہ نشان اس طرز پر ظاہر نہیں ہوئے۔ چاند کو ماہ رمضان میں (اس کی مقررہ تاریخوں یعنی ۱۳-۱۴-۱۵ میں سے) پہلی رات کو گرہن لگے گا۔ جبکہ اسی رمضان میں سورج کو (اس کی مقررہ تاریخوں یعنی ۲۷-۲۸-۲۹ میں سے) درمیانی تاریخ کو گرہن لگے گا۔ جب سے خدا تعالیٰ نے آسمان و زمین پیدا کئے ہیں، نشان کے طور پر اس رنگ میں ظاہر نہیں ہوئے۔

دو دفعہ کسوف خسوف کا حوالہ

إِنَّ الشَّمْسَ تَنَكَّسَتْ مَرَّتَيْنِ فِي رَمَضَانَ .

(مختصر تذکرہ قرطبی صفحہ ۱۳۸، للقطب الربانی شیخ عبد الوہاب الشعرانی)

ترجمہ :- سورج کو ماہ رمضان میں دو دفعہ گرہن لگے گا۔ !!

عظیم المثال نشان کسوف خسوف کے متعلق

سیدنا حضرت مزارع علم احمد فادانی مسیح موعود و مہدی معہ علیہ السلام کی ایمان افروز تحریرات

(۱) - یلعشرا لاخوان وصفوة الخلان ان آیام الله قد قرئت وکلمات الله تجلّت
 اے بھائیو! اور دوستو تمہیں معلوم ہو کہ خدا تعالیٰ کے دن نزدیک آگئے اور خدا تعالیٰ کا کلمہ
 وسبت وظہرت الایاتان المتظاہرتان وانخفضت النیران فی رمضان وبعاء الماء
 ظاہر ہو گیا اور روشن ہو گیا اور وہ ایسے نشان ظاہر ہو گئے جو ایک دوسرے کے قوت دیتے ہیں اور سورج اور چاند کسوف
 لاطفاء النیران فظنونی لکم یلعشرا المسلمین ونبشری لکم یاطوا لثف الطومنین - لہ
 کوزب رمضان میں واقع ہو گیا اور آگ کے بجائے کیلئے پانی آگیا سوائے ممانوں نہیں بارگاہ اور کے مومنوں کے ٹوٹو نہیں بشارت ہو۔

(۲) - ظہر الخسوف، وفیہ نور والهدی
 خسوف ظاہر ہو گیا اور اس میں نور اور ہدایت ہے
 حبیب ریاح النصر من محبوبنا
 مذکورہ آیتوں ہمارے دوست کی طرف سے ملیں
 فی لیلۃ قدت شباب غمامها
 اس رات میں خسوف ہوا جس کی بادل کے پڑے پھاڑ گئے
 قہر معین الصادقین مبارک
 ایک ایسا پیمانہ ہے جو پیمانوں کی مدد کرتا ہے
 سادق الکسوف خسوف من ربنا
 خسوف کے بعد ایک ہی مہینہ میں کسوف آیا
 شمس الضحیٰ برزت برعب مبارک
 سورج ایک عینا کے شکل میں پانچویں طرح ظاہر ہوا
 سقطت علی راس الخالف صخرة
 مخالف کے سر پر ایک پتھر پڑا
 انا صغنا عنک نفا حش قولہ
 ہم نے اس کی بدگونی سے اعراض کیا
 لکن مؤیدنا الذی ہو ناظر
 مگر وہ مؤید جو دیکھ رہا ہے
 نصر من اللہ القریب بفضلہ
 یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مدد ہے جو قریب ہے

اتبعوا الشیطان واثروا الظلم والطغیان وھیجوا الفتن واجبوا
 شیطان کی پیروی کرتے ہیں جنہوں نے تسلیم اور بے اعتدالی کو اختیار کر لیا۔
 الافتنان وما کانوا منتمہین فخوفہم اللہ بھما وکل من تبع ہوا
 سو خدا تعالیٰ ان دونوں نشانوں کے ساتھ ان کو ڈراتا ہے۔ اور ہر ایک ایسے شخص کو ڈراتا ہے جو ہر
 وخان وتوکل الصدق ومان وعصی اللہ الرحمان فیتاخذن اللہ لسن
 دھوکا پیرو ہو اور سچ کو چھوڑ اور بھڑ بھلا اور خدا تعالیٰ کی نافرمانی کی پس خدا تعالیٰ پکارتا ہے کہ اگر وہ گناہ کی
 استغفر ویلغضن لہم وبری الامن والاحسان ولتن البوا فان العذاب
 معافی چاہیں تو ان کے گناہ بخشے جائیں گے اور فضل اور احسان کو کہیں گے اور اگر نافرمانی کی تو عذاب کا
 قد جان وفيہا انذار للذین اختصمو امن غیر الحق وما اتقوا الرب الذیان و
 وقت تو آگیا اور اس میں ان لوگوں کو ڈرانا بھی مقصود ہے جو غیر حق کے جھگڑتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے نہیں ڈرتے اور
 تھا، ید للذی ابی واستکبر۔ وما ترک الاحسان فاقموا اللہ ولا تعشوا فی الارض
 ایسے شخص کے لئے تہدید ہے جو نافرمانی اور تکبر اختیار کرتا ہے۔ اور کفر کو نہیں چھوڑتا سو خدا سے ڈرو اور زمین پر
 مفسدین -

نور الحق حصہ دوم صفحہ ۲۱، ۲۲

(۵)

وحاصل الکلام ان الخسوف واکسوف آیتان مخوفتان واذا اجتماعا
 اور حاصل کلام یہ کہ خسوف اور کسوف دو ڈرانے والے نشان ہیں اور جب یہ دونوں جمع
 فہو تہدید شدید من الرحمن وامارۃ الی ان العذاب قد تقرروا لکن من اللہ
 ہو جائیں تو وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک سخت طور کا ڈرانا ہے اور اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے
 لاهل العدوان ومعذک من خواصہما انہما اذا ظہر فی زمان وتجلیا
 ظالموں کے لئے بہت نزدیک عذاب قرار پا چکا ہے اور باوجود اس کے ان کے خواص میں ایک یہ بھی ہے کہ جب
 لبلدان فینص اللہ اهلہا المظالمین - ویقوی المستضعفین المغلوبین و
 دونوں ملکوں میں ظالموں اور مسکینوں کے لئے ظہور ہو سواں ملک میں جو لوگ مظالم میں خدا تعالیٰ سے شکایت کرتے ہیں اور مغلوبوں
 یرحم قوما اذوا وكفر واولعنا من غیر حق فینزل لہم آیات من السماء
 کو قوت بخشتا ہے۔ اور اس قوم پر رحم کرتا ہے جو کلمہ دینے کے اور کلمہ چھڑانے کے اور ان حق و عدل کے سوان کی تائید
 وحمایات من حضرت الکبریاء -

کے لئے آسمان سے نشان اترتے ہیں اور حمایت الہی نازل ہوتی ہے۔ (نور الحق حصہ دوم صفحہ ۲۱)

(۶)

ومن خواص ہذین الکسوفین انہما اذا اجتماعا فی رمضان
 اور اس خسوف کسوف کے خواص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب وہ رمضان میں
 الذی انزل اللہ فیہ القرآن - فیشیع اللہ بعدہا العلوم الصادقة
 جمع ہوں وہ رمضان میں قرآن نازل ہوا۔ سو ان کے بعد خدا تعالیٰ علوم صحیحہ کو پھیلانے کا اور
 الصحیحۃ ویبطل البدعات الباطلۃ القبیحۃ ویہوی الناس الی امامہم
 بدعات باطلہ کو دور کرے گا۔ اور خدا تعالیٰ امام زمان کے لئے ایک عظیم الشان تجلی دکھلائے گا۔
 باستمداد ان شینے و تیسری من العلوم الحقۃ انہما عظمیٰ وبتوجیہ الخلق
 وہ نہایت مہربانی و مددگاری ہوگی اور زمین میں اس کی مثل نہ پائی جائے گی اور لوگ اپنے امام کی طرف مختلف استعدادوں
 من القشر الی اللب ومن البغض الی الحب ومن الجواز الی الحقیقۃ
 کے ساتھ آئیں گے اور علوم حق سے نہری جاری ہوگی اور لوگ پھلکے سے مغز کی طرف توجہ کریں گے اور بغض سے بغض پھریں گے اور
 ومن التیہ الی الطریقۃ ویتذہب الذین اخطاوا مشرکین من الحق والاصواب
 مجاز سے حقیقت کی طرف آئیں گے اور آوارگی راہ را کھڑے کرینگے اور جنہوں نے اپنے شراب میں خطا کی وہ منبت ہو
 ویرجع الذین سرحوا افکارہم فی مرعی التباب ویتندم الذین ضاع من
 جائیں گے اور جو ملاکت کی طرف گئے تھے وہ پھر رجوع کریں گے اور جن کے احمقوں سے امام کی تعظیم ضائع ہوئی وہ

وهذا انباء عظیم من انباء الغیب وارف من مبلغ العقول فلا شاک
 (اور یہ غیب کی خبروں میں سے ایک عظیم خبر ہے اور عقول کی پہنچ سے بالاتر ہے) پس شک نہیں کہ
 انه حدیث من خیر المرسلین - ولہ طرق اخری تشهد علی صحۃ وصدقہ
 یہ حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے جو خیر المرسلین ہے۔ اور اس حدیث کیلئے اور بھی طرق ہیں جو اس کی صحت پر دلالت
 القرآن فلا شکوا الا الملحد الفتان ولا یکن ذبہ الا من کان من الظالمین -
 کرتے ہیں اور قرآن نے اس کی تصدیق کی ہے۔ پس بجز محمد فتنہ انگیز کے اور کوئی انکار نہیں کریگا اور بجز ظالم کے
 وقال المعاندون والعلماء المتعصبون ان هذا الحدیث لیس بصحیح بل عو
 کوئی کذب نہ ہوگا اور متعصب معاندوں اور متعصب علماءوں نے کہا کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے بلکہ وہ
 قول کذاب وقییم وما لہم بذلك من علم کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم
 کسی جھوٹے بے شرم کا قول ہے اور ان مولیوں کے پاس اس کذب پر کوئی دلیل نہیں بہت بڑی بات ہے جو
 ان یقولون ان ینکذبا وکذبوا ما اظہر اللہ صدقہ وحلی
 ان کے منہ سے نکل رہی ہے سراسر جھوٹ کہتے ہیں اور انہوں نے اس حدیث کی کذب کی جسکی خدا تعالیٰ نے سچائی ظاہر کر دی۔
 (نور الحق حصہ دوم صفحہ ۲۱)

(۷)

ان هذا الخسوف واکسوف فی رمضان آیتان مخوفتان لتوم
 یہ خسوف اور کسوف جو رمضان میں ہوا ہے یہ دو خوفناک نشان ہیں جو ان کے ڈرانے کیلئے ظاہر ہوئے ہیں جو

ایذہم تعظیم الامام ویتطہر الذین تلطخوا من انواع الاثام ویجیب تلک شرمذہ ہونگے اور جنہوں نے ان دنوں کا قدر نہیں کیا وہ مذمت اٹھائیں گے اور جو لوگ گناہ میں آلودہ تھے التائیرات فی قری الا فلاک بحکم مالک الاحیاء والاہلک فیمتلا وہ پاک ہو جائیں گے اور یہ تاثیریں افلاک کے قوی میں ہوش میں آئیں گی۔ اس مانک کے حکم سے جو زندہ کرنا العالم من الوحدانیتہ وانوار العرفان ویخزی اللہ حماة الشریک والکذب اور مارتا ہے۔ پس یہ عام توجید اور معرفت کے نور سے بھر جائیگا اور خدا تعالیٰ نے شرک اور جھوٹ اور ظلم کے والعدوان وتالی ایام حید بات اللہ بعد ایام الصلال ویتجد کل نفس حامیوں کو سوا کرے گا اور بعد گمراہی کے جناب است الہی کے دن آئیں گے۔ اور ہر ایک نفس اس کمال کو ماتلیق بہا من الکمال فمن کان حریا بمعارف التوحید یعطى له غصق پالیگا جو اس کی شان کے لائق ہے۔ پس جو شخص توحید کے معارف کے لائق ہوگا اس کو تازہ بتازہ طوری من حقائق الکتاب المجید ومن کان مستعدا للعبادات یعطى له نائتہ قرآن شریف عطا ہوں گے۔ اور جو شخص عبادت کے لئے مستعد ہوگا اس کو حسنت کی توفیق الحسنات والطاعات ویجعل اللہ مقام المجدد مرکز البلاد توفیق دی جائے گی۔ اور خدا تعالیٰ مجدد کے مقام کو مرکز بلاد کرے گا اور مرجع ومرجع العباد ویبلغ اثرہ الی اقصى الارضین۔

عبدالغفار نے گا۔ اور زمین کے کناروں تک اس کا اثر پہنچا دے گا۔ (نور الحق حصہ دوم صفحہ ۲۸)

(۷)

ان من خواص هذا الاجتماع رجوع الخلق الی اللہ المطاع اس کسوف خسوف کے اجتماع کے خواص میں سے ایک یہ خاص ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف وعسر المتکبرین ویسر المنکسرین ولله فیہا تجلیات جمالیة وجلالیة لوگوں کا مجموع ہوگا اور منکسر تنگ ہوں گے اور شکستہ دل راحت پائیں گے اور خدا تعالیٰ کی اس کسوف خسوف فلا یعیب فان الحضرة متعالیة متقدیم القہر علی الشمس اشارۃ الی تقدیم میں تجلیات جمالی اور جلالی ہیں۔ پس قمر کا شمس پر مقدم کرنا جمالی تجلی کی طرف اشارہ ہے۔ التجلی الجمالی وانکساف الشمس بعد اشارۃ الی التجلی الجلالی فاتقوا اور پھر اس کے بعد سورج گمراہ ہونا جمالی تجلی کی طرف اشارہ ہے ان کنتم متقین وفی هذا التجلی الجلالی والجمالی اشارۃ الی ان مہدی اور اس جلالی اور جمالی تجلی میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آخر الزمان ومسیح تلک الاوان یوصف بكل نوع فقر و سیادة و یعطى مسیح آخر الزمان دونوں نوع فقر اور سیادت سے حصہ پائے گا اور ہر ایک سعادت میں نصیباً معتدا بہ من کل سعادة۔

سے اس کو نصیب ہوگا۔ (نور الحق حصہ دوم صفحہ ۲۹)

(۸)

”جیسا کہ ایک حدیث میں بیان کیا گیا ہے یہ گمراہن دوم تہ رمضان میں واقع ہو چکا ہے۔ اول اس تک میں اور دوسرے امریکہ میں۔ اور دونوں مرتبہ اپنی تاریخوں میں ہوا تہن کی طرف حدیث اشارہ کرتی ہے اور چونکہ اس گمراہن کے وقت میں مہدی موجود ہونے کا معنی زمین پر بجز میرے نہیں تھا۔ اور نہ کسی نے میری طرح اس گمراہن کو اپنی مہدویت کا نشان قرار دے کر صد ہا اشتہارات اور رسالے اردو اور فارسی اور عربی میں دنیا میں شائع کئے۔ اس لئے یہ نشان ہسانی میرے لئے متعین ہوا۔ اور دوسری اس پر دلیل یہ ہے کہ بارہ برس پہلے اس نشان کے ظہور سے خدا تعالیٰ نے اس نشان کے بارے میں مجھے خبر دی تھی کہ ایسا نشان ظہور میں آئے گا اور وہ نمبر براہین احمدیہ میں درج ہو کر قبس اس کے جو یہ نشان ظاہر ہو، لاکھوں آدمیوں میں مشہور ہو چکی تھی.....“

(حقیقۃ الوحی ص ۱۹۵)

(۹)

”ہمیں اس بات سے بحث نہیں کہ ان تاریخوں میں کسوف خسوف رمضان کے مہینہ میں ابتداء دنیا سے آج تک کتنی مرتبہ واقع ہوا ہے۔ ہمارا مقصد صرف اس قدر ہے کہ جب سے نسل انسان دنیا میں آئی ہے، نشان کے طور پر یہ کسوف خسوف صرف میرے زمانہ میں میرے لئے واقع ہوئے۔ اور مجھ سے پہلے کسی کو یہ اتفاق نصیب نہیں ہوا کہ ایک طرف تو اس نے مہدی موجود ہونے کا دعویٰ کیا ہو اور دوسری طرف اس کے دعویٰ کے بعد رمضان کے مہینہ میں مقرر کردہ تاریخوں میں کسوف خسوف بھی واقع ہو گیا ہو اور اس نے اس کسوف خسوف کو اپنے لئے ایک نشان ٹھہرایا ہو۔ اور دارقطنی کی حدیث میں یہ تو کہیں نہیں ہے کہ پہلے کسوف خسوف نصیب ہوا۔ ہاں یہ تصریح سے الفاظ موجود ہیں کہ نشان کے طور پر یہ پہلے کسوف خسوف نہیں ہوا۔ کیونکہ اہم تکتونا کا انفا مؤنث کے صیغہ کے ساتھ دارقطنی میں ہے جس کے معنی ہیں

کہ ایسا نشان کبھی ظہور میں نہیں آیا۔ اور اگر یہ مطلب ہوتا کہ کسوف خسوف پہلے ظہور میں نہیں آیا تو لفظ لہ تکتونا مذکر کے صیغہ سے چاہیے تھا نہ کہ لہ تکتونا کہ جو مؤنث کا صیغہ ہے جس سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد ایتین ہے یعنی دو نشان۔ کیونکہ یہ مؤنث کا صیغہ ہے جس سے جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ پہلے بھی کئی دفعہ کسوف خسوف ہو چکا ہے اس کے ذمہ یہ بار ثبوت ہے کہ وہ ایسے مدعی مہدویت کا پتہ دے جس نے اس کسوف خسوف کو اپنے لئے نشان ٹھہرایا ہے۔ اور یہ ثبوت یقینی اور قطعی چاہیے اور یہ صرف اسی صورت میں ہوگا کہ ایسے مدعی کی کوئی کتاب پیش کی جائے جس نے مہدی مہود ہونے کا دعویٰ کیا ہو اور نیز یہ لکھا ہو کہ کسوف خسوف جو رمضان میں دارقطنی کی مقرر کردہ تاریخوں کے موافق ہوا ہے وہ میری سچائی کا نشان ہے۔ غرض صرف کسوف خسوف خواہ ہزاروں مرتبہ ہوا اس سے بحث نہیں۔ نشان کے طور پر ایک مدعی کے وقت صرف ایک دفعہ ہوا ہے اور حدیث نے ایک مدعی مہدویت کے وقت میں اپنے مضمون کا وقوع ظاہر کر کے اپنی صحت اور سچائی کو ثابت کر دیا ہے۔“

(چشمہ معرفت ص ۳۱)

(۱۰)

منظوم کلام

اس قدر مجھ پر ہوئیں تیری عنایات مکر
جن کا مشکل ہے کہ تا روز قیامت ہوشمار
آسمان میرے لئے تو نے بنا یا اک گواہ
جاندا اور سورج ہوئے میرے لئے تاریک وتار
اس قدر ظاہر ہوئے ہیں فضل حق سے معجزات
دیکھنے سے جن کے شیطان بھی ہوا ہے ولفکار
پڑیں اکثر مخالف لوگوں کو شرم و حیا
دیکھ کر سوسو نشان پھر سچی ہے تو ہیں کاروبار
صاف دل کو کثرت عجز کی حاجت نہیں
اک نشان کافی ہے کہ دل میں ہے خوف کردگار
بدگمانی نے تمہیں مجنون و اندھا کر دیا
ورنہ تھے میری صداقت پر براہیں بے شمار
اسمعو اصوات السماء جاء المیچ جاء المیچ
نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار
آسمان بار و نشان الوقت می گوید زمیں
ابن دو شاہد از پی من نعرہ زن چوں بے قرار
قوم کے لوگو! ادھر آؤ کہ نہا آفتاب
داوی ظلمت میں کیا بیٹھے ہو تم لیل و نہار
یہ اگر انسان کا ہوتا کار و بار لے ناقصا
ایسے کا ذب کے لئے کاؤ تھا وہ پتہ ور درگار

ہر قدم پر میرے مولیٰ نے دئے مجھ کو نشان
ہر عدو پر مجھ پر جہنمی پڑی ہے ذوالفقار

(ب)

یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو اچکا
یہ راز تم کو شمس و شمس بھی بتا چکا
تھوڑے نہیں نشان جو دکھائے گئے تمہیں
کیا پاک راز تھے جو بتائے گئے تمہیں
چہ تم نے ان سے کچھ بھی اٹھایا نہ فائدہ
منہ پھیر کر ہٹا دیا تم نے یہ مادہ

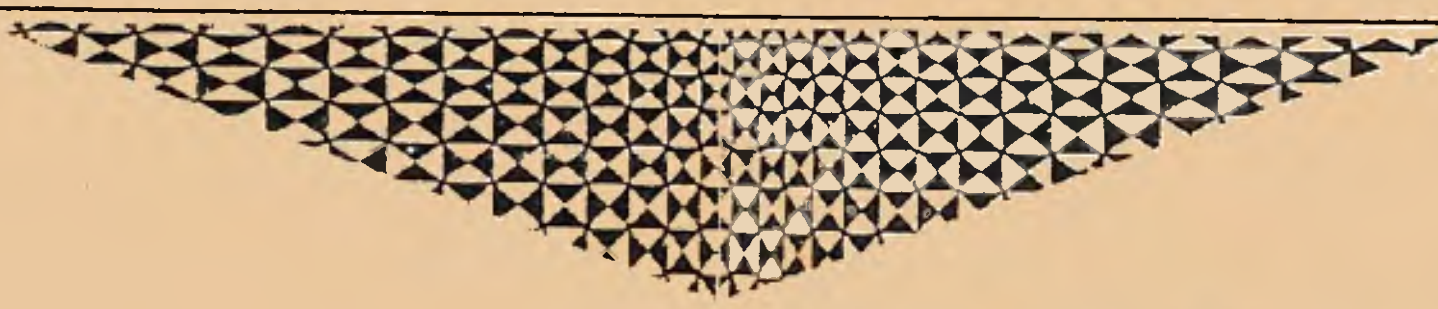


(مترجمین)

پیشگوئی سورج چاند گرن کی صداقت کے اظہار پر حضرت مولانا سید محمد احسن صاحب امروہوی رضی اللہ عنہما کا اہم اشتہار

مطبوعہ ۲۸ رمضان المبارک ۱۳۱۱ھ مطابق ۶ اپریل ۱۸۹۲ء بزرگ جمعہ

ذیل میں حضرت مولانا سید محمد احسن صاحب امروہوی صحابی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس اشتہار کی فوٹو کاپی شائع کی جا رہی ہے جو آپ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم پیشگوئی سے بابت سورج چاند گرن کے نہایت آب و تاب سے پورے ہونے پر شائع فرمایا۔ (ادارہ)



التبصیر جلد اول

الحسب الشمس والقمر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
اِذَا ابْرُؤَالْبَصْرِ وَخَسَفَ الْقَمْرُ وَجَمَعَ الشَّمْسُ الْقَمَرَ يَقُولُ الْإِنْسَانُ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ سَوْرَةَ الْقُرْآنِ لَعَرَفْنَا حَقَّ رُبِّنَا
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ لَمْ يَدِينَا آيَاتِنِ لَمْ نَكُنْ نَعْلَمُ مَخْلُوقَاتِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ نَكْفُ الْغَمْلَ لَوْلَا لَيْلَةُ مِرْضَانَ وَتَكْفُ الشَّمْسُ لَعَلَّهَا مَعْنَى لَمْ تَكُنْ نَعْلَمُ مَخْلُوقَاتِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ -

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اشہدان لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ اشہدان محمد عبدک ورسولہ والصلوٰۃ والسلام علیہ وعلیٰ آلہ العظام وھجرتہم
ومتبعیہ الیوم لقیامہ ما بعد کرمہ یومہ دن روز جمعہ عشرہ ذی الحجہ مبارک مغرب شریف میں اہم اور ہر کی
داتون میں لیلۃ القدر کا منظر ہے بڑا ہے مبارک دن بیکو کہ وہ پیشین گوئی جو تخمیناً تیرہ سو برس کی مشہور تھی اب اجمال کی طور پر
قرآن مجید میں ہی مذکور تھی اور کتاب عادیث شریف میں بھی وغیر میں بڑی کئی آیتیں اور تمام اہل کرمہ میں عرب اور عجم
کے اسکے واقعہ میں کئی زبانہ ہمدی اگر ایک منظر ہے سورہ یک دن کا ہل ہو چکے ہیں حضرت قمر بنی ہاشم ۱۲ رمضان المبارک ۱۲
جہاں شبہ شب تیرہویں کو وقت تخمیناً ساڑھی بجے شام کو پہنچے علیہ السلام کے ناظرین کو قریب دو گھنٹہ تک اپنا نظارہ
دیکھا اور اس واقعہ کے شروع ہوتے ہی اول شب میں واقع ہوا ایسا کہ حدیث شریف میں مذکور ہے۔ اور جمعہ میں شمس والقمر
یعنی کسوف شمس آجکی تاریخ ۶ رمضان شریف روز جمعہ وقت صبح تخمیناً ساڑھی سات بجے سے ایک عیب ظہور اور غریب
اور آواز کے ساتھ تخمیناً دو گھنٹہ تک عجیب تر شادادرت کا لہنا وریٹلنگ کا دکھا گیا۔ جسے فاعل اور خبر غیب اس عاجز

ذہن سے تیرا ہوا دیکھنے آئیں اور جان کر کہ ان مواہد الشاہکا جاوینا سورج اور چاند اور یکے کا شان کہاں ہے آج کے شہر
کی جگہ۔
جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے روزائیت سے کہ تحقیق التہم سے سہری کے لئے
وہ شان میں جیسے آسمان وزمین میں کئے گئے ہیں وہ دونوں نہیں ہوتے چاند گرن جو آغاز اور شہرہ ۴ رات میں مصافحہ
سے اور سورج گرن ہو گا جاتی نصف اسی مصافحہ میں اللہ تعالیٰ نے جیسے آسمان وزمین پیدا کئے ہیں جسے وہ دونوں اسطرح
پہنچیں ہوتے۔ ۱۲
یعنی اپنے لازم اور مواضع کے جو رسالہ القول المعروف میں مفصل طور پر شرح
کئے گئے ہیں۔ منبر۔ ۱۲

۲

کے اور یہ تو سستی ان ماضیوں کی جو آج کے دن میں کسوف شمس کو روز اور تیرہ روز خسوف قمر کا بیان میں
بجمل نزل معارف قرآن داسرا فرقہ میں موجود ہے اور دونوں نامزدین خسوف اور کسوف کی معنی عامہ و مستغنی
سورہ شریعہ سلام کے انہوں نے ادا کیں۔ اس مہدی موعود کے ساتھ جبکہ واسطے اسی کی وقت میں یہ دونوں
شان عظیم الشان روزانہ سے اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائے ہے اور اب وہ واقع ہو گئے اس عاجز نے ناز سنو
کسوف کی حکم حضرت مہدی موعود جماعت سے بڑی اور نیر خطبہ سنو نہ دیا اور مستغنی اور دیگر وعظ و نصیحت
مختلفہ خسوف و کسوف کی بڑی اور تفسیر آیت وحدیث حدیث کی حکم حضرت اقدس ناظرین کو سنانی اور حضرت اقدس نے
جو نصیحت موعود اس اجتماع خسوف و کسوف کے بارہ میں اتنا فرمایا اور کسوف تیرہ روز کے ساتھ نکات داسرا مستغنی
اسکے کے اس عاجز نے بیان کیا جس سے ناظرین جماعت ایسی متاثر ہوئی کہ کوئی شخص نہیں سے باقی نہ رہا تھا جس نے
تفریح و خشوع سے گریہ و زاری نہ کی جو یہ قصیدہ عربی دو گونہ نثر عربی حضرت اقدس نے اس باک میں تحریر فرمایا ہے
وہ حمد دوم ذرا حق میں منضم ہو کر انا اللہ قلے عنقریب ناظرین کیلئے مانند کحل الجوارح کے جالی البصائر ہو گا اور
تیر حکم دلاہرض من کاسل المکر امضیب کے اردو میں بھی ایک سالہ می بالقول المعروف فی اجتماع
الخسوف و الکسوف اس عاجز نے مرتب کیا ہے جس میں تمام شکوک و شبہات مخالفین کے جو اس پیشین گوئی مخیر
صادق برالگو ظاہر ہوا ہوتے معلوم ہوتے ہیں زائل ہو گئے اور علم توفیق و تقسیم بین الامور سے بقوامہ مدنا یافتہ
کی ہے اور وہی مطبوعہ سیالکوٹ پنجاب لکڑی میں پہنچ چکا ہے انشاء اللہ القدر بیت قریب طبع ہو گا کہ کوئی کلمہ نہ
اقدس تعالیٰ تیرے سالہ توفیق میں الروایات گو بہت پسند فرمایا ہے اب نہ متین ناظرین کو گدازش ہو کہ ان دونوں
نشانی کے ظاہر ہونے کے الزامات حضرت اقدس کی پوری ہو گئے اور وسیطہ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ ہی پور ہو جائیں گے
دیکھو کہ یہ الہام حضرت اقدس کے ہو چکا تھا جو رسالہ اشتہار میں شائع ہو چکا ہے وہ ان نزل علیک آیات من السماء
وتمزق لا عداکل منق حکم اللہ الرحمن الخلیفۃ اللہ السلطان یہ کیا ہوا جو کیا ہے پر اب کہو کہ اگر آسان کا لکھنے
ساتھ نہ تھا تو اس مہدی موعود کو جو صدق الامتدادی لا عیسے بن مہدی کا ہے یہ الہام ذیل کیوں ہوا تھا۔
قل عندی شہادۃ من اللہ ومعاد جند السموات والارضین فحان ان لقان و تعرف بین الناس صل
علی محمد وال محمد سعید ولد آدم و خاتم النبیین بیط الارض پر کوئی لکھ اور شہر ہی باقی رہے جس طرح کہا جائے

جو کہ لکھنے کے پال میں زمین کا ہی حصہ اور غیب ہوا ہے۔ ۱۲-۹
آسمان سے آئین اور ہم دشمنان دین اسلام کو گڑھے گڑھے کر دیں ہی حکم ہے لکھ کا جو اہل زمان ہے واسطے طیفہ اللہ کو
جو سانی مملکت کا ارشاد ہے۔ ۱۲-۱۰
۱۲-۱۱ تکبیر میرے پاس گواہی ہے لہذا تعالیٰ بیطرنہ سے اور میرے ساتھ
آسمان اور زمینوں کو لکھیں جس بوقت قریبے کبریٰ ہو گیا اسے اور نام میں تو ہم بھی ناجاوسی اور روز و پنج
اور محمد اور آل محمد کے جو سراسر ہی آدم کے ہیں اور خاتم النبیین میں ہی کوئی نبی نہ آیا پر اناب قیامت تک نہیں آئے۔ ۱۲-۱۱

اور بعد قادیانی کا ذکر نہ کرے تو ہم پر اگر یہ حدیث جو چند قبل الہامیوں سے منقول ہے اس سے مراد ہے کہ منجلی
 اتبع سے نہ نیابت تھا تو یہ درویشان عظیم الشان اسکے زمانہ تک نواقع ہوئے خصوصاً درویشوں اور مریدوں کے
 انطوائے میں مہر تامل نام و دن نشا نو کا ہوا ہے مخصوص پنجاب میں کیونکہ نسل مشہور ہو کر تفسیر میں برسر زمین۔
 پس دلیل ظلمت پر راہ را پر کتب الہام جو مدت سے شایع ہو چکی برکت عن محمد صلی اللہ علیہ وسلم فقبارک من علیہ و تعلقہ اور اگر
 آنحضرت سلم کبریا فی مرضی اس زمانہ میں اور جو خزان میں نزع اسلام کا وہ باغبان نہیں تھا تو یہی نشان کی بارش
 آسانی سے اسکا گلستان جو معمارت قرآنی ہے اور بوستان جو اسرار قرآنی ہے کیوں سرسبز کیا جاتا ہے جس پر راہواد
 الہام اسکا جو مدت سے پورے ہوا یا احمد انت مراد ہی معی غرمت کو اصلت میدی کن الناس عجب قل هو اللہ
 عجبیتی معنی میں سبب عبادہ کا لیسل معاف فعل ہم لیسلون + ایضا انظرین چونکہ ہر ایک کام کا نظر اور اللہ تعالیٰ کے
 نزدیک ہے بہت کچھ ہوا ہے کہ اتنا دلکھ مستقر ہے ان دونوں نشانوں کا وقت جو علم الہی میں مقرر تھا وہ یہی
 وقت مہدی موعود کا تھا جنکو اللہ تعالیٰ نے اپنے وقت پر ظاہر فرمایا ہے وہ زور اور حملے جنگی نسبت بت گیارہ بارہ سال
 سے پہلے الہام ہے چکا جو دنیا میں ایک مذہب یا پرتو نے اسکو قبول کیا لیکن ضابطہ قبول کر لیا اور بڑے زور اور حملوں سے اسکی سپاہی
 نگاہ کر دیا جو تمام اہل بصیرت پر روشن ہے کہ مہدی نہ دویم ایک ایسی مہدی گذری جو تمام فتنوں نبی اور آفات دنیوی کا
 ایک مخزن اور مجموعہ ہی اس مہدی میں قیوم قدر مہدی کی کوئی شخص مقرر کر سکتا ہے اس تیرہویں صدی کے حادثات
 دینی اور سوانح دنیوی پر جو اہل بصیرت اپنی نظر ڈالیں تو اسکی نظر میں کوئی مہدی گذشتہ صدیوں سے اسکی نظیر نہیں ملے گا
 اس مہدی کو علماء کو بھی اشد انتظار تھا کہ اب جو ہر چوں صدی میں مہدی مسیح موعود ضرور آدینگیے یہاں تک کہ آخر میں حضرت
 نواب صدیق حسن خاں صاحب خردوس ششیان نے اپنے اکثر رسالوں فارسی اور دشل حج الکرام فی آثار العیاض اقرب السام
 عدیت الناضیہ وغیرہ میں یہ سبب بنا انتظار اور شقیق الاطلاق نسبت ظہور مہدی مسیح کے تحریر فرمایا ہے کہ اسباب
 الجحک کے وجود اسکا مہدی وعدہ الہی کے ذکر تحقیق اللہ تعالیٰ سے ہوتی اور کیا مہدی کے سری پر ایک ایسے شخص کو کس
 اسکے واسطے اسکے دین اسلام کو تجدید کریں بعد ایسے کثرت فتن اور شدت آفات و محن کے اس اللہ تعالیٰ نے جبکی نشان
 کا مختلف الیاد ہے اس لیے جو ہر صدی میں بجا مہدی اور مسیح موعود کا ایک ایسا شخص پیدا کیا جو کافر یا انکھ اور ذلیل کر
 ہے کیا وعدہ الہی کا ایفا دیں ہی ہوا کہ اب سے اور اس معنی میں ہم نے شہادتیں دیکھی ہیں کہ ان کی گئی اور پھر اسکی
 پس نہیں وہ دونوں عظیم الشان جو واسطے مہدی موعود کو سزا دل سے مقرر کر رکھے اور جبکہ آسمان اور زمینوں کو
 پیدا کیا ہے یہ وہ دونوں ظاہر نہیں کھڑے کیونکہ وہ مہدی کی واسطے متعین تھے اب نفوز باللہ اللہ تعالیٰ کو ایسی رحمت
 اور بڑا ہوئی کہ وہ دونوں نشان اسی عہد میں نکلیں اور اسوقت میں ہی اسے امت محمدیہ پر توجہ فرمائیں جو سکون
 اللہ تعالیٰ کا قریب نہیں دل سکتا ہے اب یہاں پر سب ہوا اور سکون الہام جو مدت سے شایع ہو رہا ہے اسکا بدل نعمت اللہ تعالیٰ

اقتضا سے دیگر اسبسطا لائنوں کو ان معاصرین جہاں کبریت میں اسلام کا آفتاب کبھی کبھی نہ تھا وہ وقت اب باقیات سے
 محضات پر کون طوع ہے کہ وہ اسکا کرکست لے تو یوں اندیشوں کی کوششیاں مختلفہ متنفاہہ سبب مختلفہ متصادمہ ہے پورے
 میں ناساب تھو وہ متعقبات کیلئے ہوتا ہے کہ نور اسلام و ظلمت کفر کو سبب ہونے کا ایش والقریل اللہ تعالیٰ اللہ علی المذین
 انہو انجز حجتہ من الظلمت الى النور والذین کفروا اولیاء ہم الظالمون شیخ جو فہم من النور والظلمت پس قائل ہے پورے
 ایضاً حضرت علیؓ اور انار سے بھی یہی کہ اس مہدی و عظیم الشان کے وجود دنیا میں اسوقت کے جبکہ ایسے اظہار لیبیدہ میں آفتاب اسلام کا
 طبع ہوا آشت سے اظہار ہوا ہے کہ سبب اس مہدی کے شریکی کیوں کا احادیث صحیحہ کا مشاہدہ تھا اور یہ دونوں نشان بھی
 اپنے خسوف کسوت میں بکھرے ہوا ہے واقعہ کی گجانب اسکا عمل ظہور تھا اشل مشہور ہے کہ تفسیر میں برسر زمین یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ
 نشان اور گراہ تو ہندوستان میں ظاہر ہوں اور مہدی کسی اور ملک میں جہاں پر ان نشانوں کا ظہور اور وقوع نہیں ہوا اظہار
 جو کہ بہ امر تو اسکی تفسیر مشہور ہے کہ مصداق ہے کہ سال ز آسمان جو با زربان لشم قال حضرتنا الاقدس + آسمان
 بار نشان الوقت مکیو یزین + این نشان ہرگز تصدیق میں نہتا وہ اندام جو کوئی اس آفتاب پر شک الیگا وہ لوٹ
 اسی کمر پر کئی ایسی فتنیں کی کھینچیں بر لوٹ کر لگی اب پورا ہوا ہوا ہے کہ وہ الہام جو مدت سے شایع ہو چکا ہے فقیر اللہ علیہ
 وبراہ اللہ مما قالوا کان عند اللہ وجہاً بائینکم فملا بئیساً واورک یاتانی دکان حقاً علینا نظر المؤمنین سلام
 علیکم طہم فادخلواھا اذین بر دوون آسانی نشان جو واقع ہو چکا ہے مصحف بن اہم کے جہت سے شایع ہو چکا ہے
 ان السموت کلاض کا مقرر تھا فقیر سما کر کو آسانی انار کے نزول آسانی اجرام کی شہادت ہی زہا ہی رکھو محمد
 اکثر وغیرہ امر کہ پہلوان سلام جنسہ وٹن پر اسلام کا جو ہند آقا کی کیا ہے وہی درخواست دعا اور رحمت کی اسی سبب
 موعود کو راہر چپٹیاں اسکی برابر آہی ہیں اگرچہ وہ ظاہر کیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ اسکی مدد سے اسکی جگہ لیتے اب
 کچھ نہیں ہو سکتا۔ سے اللیر اللہ یکان عبدنا من غلام احمد + مسجد وقت دم تک کھجند برسرا یصلنا +

والسلام خیر ختام

سن اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو قبول کر لیا اور دوسرے کو بری کر دیا ہے۔ ہم نے اپنے بندے سے جو کچھ نہیں لیا وہ ہم
 کے نزدیک جیسے ہے۔ اور کیونکہ ہم نے ان کو قبول کیا ہے اور ان کو ہم نے قبول کیا ہے۔ اور ان کو ہم نے قبول کیا ہے اور ان کو
 آراء اور میں کے نہیں: اہل جو۔ سن تخفیف آسان زمین کے سر سے برس کر کے لائے لگے۔

المشہر
 خاکسار سید محمد احسن امروہوی صاۃ اللہ عز الشہر
 الجلی والخفی محرمہ ۲۸ - رمضان المبارک ۱۳۷۳ھ صبح زور جمعہ
 مطبوعہ بصرہ ہند پرین امرتسر

الشیخ المدون
 (حدثنا) محمد بن موسى بن النوفل رحمه الله قال حدثنا علي بن الحسين
 السمد آبادي عن احمد بن محمد بن خالد بن ابي عمار عن ابي عمير عن ابي ايوب
 عن ابي بصير عن ابي عبد الله عليه السلام قال: تكلمت الناس بحسن معنى من
 شهر رمضان قبل قيام القائم عليه السلام.
 (حدثنا) محمد بن الحسن رضي الله عنه قال حدثنا الحسين بن الحسن
 الابان عن الحسين بن سعيد عن صفوان بن يحيى عن عبد الرحمن
 بن الحجاج عن سليمان بن خالد قال سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول: قد قام
 القائم مؤتلفا مؤتلفا وموت ايمن حتى يذهب من كل سنة خمسة، فذات الاصح
 السبت، والموت الأبيض الفاعون.
 (مترجمہ)۔ اس امر یعنی ظہور امام مہدی علیہ السلام کے وقت دو نشان
 ظاہر ہوں گے۔ چاند گرہن پانچ کو اور سورج گرہن پندرہویں کو۔ جب سے آدم علیہ
 السلام زمین پر آئے سے ایسا نشان واقع نہیں ہوا۔
 (مترجمہ)۔ مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں دو توہیں ظاہر ہوں گے۔ سورج موت اور
 سفید موت۔ یہاں تک کہ ہر سات آدمی میں سے پانچ آدمی مر جائیں گے۔ سورج موت
 سے مراد تلوار (جنگیں) اور سفید موت سے مراد طاعون ہے۔

شیعہ حضرات کی مشہور کتاب
اکمال الدین
 سے
مہدی مہو علیہ السلام کے زمانہ میں کسوف و خسوف
اور طاعون کی پیشگوئی کا عکس

الدرا قطعی کی حدیث کسوف و خسوف کے علاوہ شیعوں کی مشہور
 حدیث کی کتاب اکمال الدین میں بھی سورج چاند گرہن کے عیم المثال
 نشان کا ذکر ہے۔ اگرچہ ہر دو کتب کی احادیث میں کچھ اختلاف ہے
 لیکن نفس مضمون بہ حال ایک ہی ہے۔ اسی طرح مذکورہ حدیث کے معاابد
 ایک اور حدیث میں مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں جنگوں اور طاعون کے
 پھوٹنے کی بھی پیشگوئی ہے جن میں کثرت آوات ہوں گی۔ یہ ہر دو نشان
 بھی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی مہو علیہ السلام کے
 زمانہ مبارک میں پورے ہو چکے ہیں۔ دراصل نشان کسوف و خسوف
 بعض انداز پر پہلوؤں کو اپنے ساتھ رکھتا تھا۔ پیش ہے مذکورہ
 احادیث کا عکس

حکومتِ قادیان ۲۵ فروری ۱۹۹۲ء بمقام مسجد فضل لندن

ایک دوبارہ بہت ایسا نہیں جس نے چاند اور سورج کو اپنی صدائیں طوری پیش کیا ہو

جو دعویٰ کے بعد خود مستنظر رہا ہو اور اس کے ماننے والے مستنظر رہے ہوں

یہ آسمان کی گواہیوں کا سال ہے اور یہی ویرانہ کے درجے سے پہلے دنیا کا جہاں احمدیہ کے مگ کو سننا بھی ایک آسمانی گواہی ہے!

از سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خوشیاں منانے والے سارے عالم میں ان کی طرف سے خوشیاں منائی گئے۔ حضور نے فرمایا، جماعت احمدیہ کو ان تکلیفوں سے کسی طرح کا غم کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ ہماری کامیابیوں کا لازمی حصہ ہیں۔

تم نہیں روک سکتے۔ اور ان شیعوں کو تم نہیں بچھا سکتے۔ یہ آسمان سے نازل ہونے والے نور ہیں ان پر بندے کا کوئی اختیار نہیں حضور نے فرمایا، اہل ربوہ کو خوش ہونا چاہیے کہ پہلے تو ان کی آواز دبا دی جاتی تھی۔ اب یہ آواز نہیں دبے گی۔ کیونکہ

ہوئے ہیں یہ آسمان کی گواہیوں کا سال ہے۔ اور یہی ویرانہ کے درجے سے پہلے دنیا کا جہاں احمدیہ کے پیغام کو سننا بھی ایک آسمانی گواہی ہے۔ عجیب اللہ کی شان ہے کہ اس سال یہ دونوں باتیں اپنے درجہ کمال کو پہنچیں۔

آج سے پورے سو سال پہلے قادیان کے اُفتخ پر خدا کے فضل و رحم کے ساتھ تیرہ سو سال میں پہلی بار اس عظیم پیشگوئی کا ظہور ہوا جو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مہدی کی صداقت کا نشان تھا جس کا ذکر اس حدیث میں ملتا ہے کہ ان لیلہ صلیبتنا آیتین لہم تکوننا منذ خلق السماوات والارض ینکسف القمر لاویل لیلۃ من رماضان و تنکسف الشمس فی النصف منہ و لہم تکوننا منذ خلق اللہ السماوات والارض (الدارقطنی) حضور نے فرمایا کہ اس کے متعلق تفصیلی گفتگو تو بعد میں ہوگی۔ لیکن چونکہ کل رمضان المبارک کی تیرہ تاریخ تھی جبکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے صحابہ کی نگاہیں آسمان پر اس حالت میں پڑتی تھیں کہ ان کی جبینیں سجدہ ریز تھیں اور وہ اس کے بعد سورج گرہن کے انتظار میں تھے اور پھر وہ ۲۸ تاریخ اپنی جہاں میں دن کے وقت سورج نے بھی گہنایا جانا تھا۔ اور اس طرح حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی عظیم پیشگوئی پوری ہوئی۔ حضور نے فرمایا یہ عجیب بات ہے کہ اگرچہ

حضور نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کے ان احسانات کا جتنا شکر ادا کریں کم ہے۔ لیکن ان خوشیوں کے ساتھ کچھ کانٹے بھی تو ہیں۔ یہ کانٹے وہ ہیں جو دشمن کے دل کا عذاب ہیں۔ اور ہمارے لحاظ سے کانٹے بن جاتے ہیں۔ اور یہ پیشگوئی بھی لازماً پوری ہونی تھی۔ کیونکہ حضرت اقدس موعود صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ان غلاموں کے حق میں جنہوں نے آخرین میں ظاہر ہونا تھا خصوصیت سے یہ پیشگوئی پوری ہونی تھی کہ مہدی کے ماننے والوں نے روحانیت کی جس کھیتی کو بونا تھا اور جس کی نشوونما سے خوش ہونا تھا لازماً اس کی نشوونما سے ان کے منکرین نے غیظ و غضب میں مبتلا ہونا تھا۔

دنیا میں بہت سے مہدویت کے دعویداروں کا ذکر ملتا ہے۔ لیکن ساری تاریخ کو کھنگال کے دیکھ لو ایک بھی دعویدار مہدویت ایسا نہیں جس نے چاند اور سورج کے گہنوں کو اپنی صداقت کے نشان کے طور پر پیش کیا ہو جو خود مستنظر رہا ہو۔ دعوے کے بور اس سے ماننے والے مستنظر رہے ہوں کہ کب آسمان سے نشان ظاہر ہوں گے۔ اور ان کے منکرین بھی مستنظر رہے ہوں کہ ان نشانات کے ظاہر ہونے سے پہلے یہ دعویدار مر جائے اور ہم اپنی آنکھوں سے ان کا بھونٹا ہونا دیکھ لیں۔ یہ دوسرے انتظار کی کیفیت تھی جو ۱۸۸۹ء سے شروع ہوئی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ۱۸۹۲ء میں یہ پیشگوئی اپنی تمام نشان کے ساتھ پوری ہوئی۔

حضور نے فرمایا چھوٹوں سے یہ چراغ ہرگز بچھبایا نہیں جاسکتا۔ حضور نے فرمایا اگرچہ حکومت پاکستان نے دھوکے والوں کو رمضان کی تیرہ تاریخ کو عظیم نشان کے پورا ہونے پر چہراغاں نہیں کرنے دیا۔ مگر ربوہ کی طرف سے جو چہراغاں ہم نے مسلم لیگ ویرن احمدیہ کے ذریعے پورے عالم کو دکھایا ہے اسے کس طرح روکے۔ یہ وہ چراغ نہیں ہے جو تمہارا چھوٹوں سے بچھ سکے۔ تمہارا سینوں کی آگ بھی ظاہر ہوتی ہے اور دنیا دکھتی ہے۔ لیکن وہ روشنی کے چراغ جو اللہ نے احمدیوں کے سینوں میں روشن کر دیئے ہیں۔ تمام دنیا میں اس سے نور ہی نور پھیل رہا ہے۔ ان کی راہ

دنیا میں بہت سے مہدویت کے دعویداروں کا ذکر ملتا ہے۔ لیکن ساری تاریخ کو کھنگال کے دیکھ لو ایک بھی دعویدار مہدویت ایسا نہیں جس نے چاند اور سورج کے گہنوں کو اپنی صداقت کے نشان کے طور پر پیش کیا ہو جو خود مستنظر رہا ہو۔ دعوے کے بور اس سے ماننے والے مستنظر رہے ہوں کہ کب آسمان سے نشان ظاہر ہوں گے۔ اور ان کے منکرین بھی مستنظر رہے ہوں کہ ان نشانات کے ظاہر ہونے سے پہلے یہ دعویدار مر جائے اور ہم اپنی آنکھوں سے ان کا بھونٹا ہونا دیکھ لیں۔ یہ دوسرے انتظار کی کیفیت تھی جو ۱۸۸۹ء سے شروع ہوئی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ۱۸۹۲ء میں یہ پیشگوئی اپنی تمام نشان کے ساتھ پوری ہوئی۔

سورج چاند گرہن کی صداقت بہرہ خوشیاں منانے سے اہل ربوہ کو حکم روک دیا گیا

لندن ۲۵ فروری - (ایم۔ ٹی۔ اے)؛ حکومت پاکستان نے رمضان کی تیرہ تاریخ کو اہل ربوہ کو نشان کسوف خسوف کی صد سالہ تقریب منانے سے جبراً اور حکماً روک دیا۔ انہیں کسی قسم کی دعائیں تقریب کرنے اور چہراغاں کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔

چنانچہ بالخصوص ان کی طرف سے مسجد فضل لندن کے میدان میں ایک تقریب کی گئی۔ جس میں احباب جماعت لندن شامل ہوئے۔ مکرم مولانا عطاء العجب صاحب راشد نے نشان کسوف و خسوف کا پس منظر بتاتے ہوئے اس عظیم نشان کی صداقت پر روشنی ڈالی۔ احباب نے خوشیوں سے نرے لگائے۔ اس موقع پر مسجد فضل لندن پر چہراغاں بھی کیا گیا۔ بر تقریب مسلم لیگ ویرن احمدیہ کے ذریعے پوری دنیا میں ٹیلی کاسٹ کی گئی۔

یاد رہے کہ اس سے قبل ۱۹۸۹ء میں بھی حکومت پاکستان کی طرف سے جماعت پاکستان اور بالخصوص رجسٹرڈ جماعت کی صد سالہ تقریبات منعقد کرنے، چہراغاں کرنے، یہاں تک کہ بچوں کو نئے کپڑے پہننے اور کھلونے تاکہ خریدنے کی منہا ہی کر دی گئی تھی۔ اعلیٰ حکام کا کہنا ہے کہ جماعت احمدیہ کی ایسی تقریبات سے، ان کے چہراغاں کرنے، نئے کپڑے پہننے اور ان کے بچوں کے مٹھا یہاں کھانے اور کھلونے خریدنے سے پاکستان کے عوام کو اشتعال آتا ہے۔



سورج چاند گمراہ کے گواہ بزرگانِ دین

از مکتوبہ مولانا عبد السمیع خان صاحب پروفیسر جامعہ اہلحدیث

ذیل سے اپنے بزرگانِ دین کے گواہیوں سے پیشے کے جاتے ہیں جنہوں نے ۱۸۹۴ء کے سورج چاند گمراہ کے گواہیوں سے کہ یہ گمراہی امام مہدی علیہ السلام سے صداقت کے لئے ظاہر ہوا ہے نمونہ چند واقعات سے پیشے ہیں۔

(۱)۔

ریاست بہاولپور کے پیر اور جنوبی پنجاب کے مشہور بزرگ حضرت خواجہ غلام فرید صاحب آف چاچراں شریف نے بھی فرمایا کہ حدیث نبوی کے مطابق یہ گمراہی واقع ہو چکا ہے۔ (اشارات فریدی جلد ۲ ص ۱۷۷)

پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ حافظ خد لکھو کے نے اپنی کتاب احوال الاخرۃ میں اس پیشگوئی کا ذکر کیا تھا جب یہ گمراہی ہو چکے تو ۱۸۹۹ء میں احوال الاخرۃ کے نام سے ایک اور کتاب شائع ہوئی جس میں چاند سورج گمراہی واقع ہونے کا بڑے زور و شور سے ذکر کیا گیا۔ اس کے دو پنجابی اشعار یہ ہیں۔

جن سورج نون گمراہ لگے گا وچہ رمضان مینے
ظاہر جدوں خیر مہدی ہوسا وچہ زمینے
تیراں سوتے یاران سن دین ایہہ بھی ہوگی پوری
گرہن لگا جن سورج تائیں جیونکر امر حفوری

(احوال الاخرۃ ص ۲۸)

(۲)۔

ان میں سے ایک بزرگ حضرت قاضی محمد اکبر صاحب تھے جو اپنے علاقہ کے امام تھے اور دینی تعلیم اور تدریس میں مشغول تھے کہ سورج اور چاند گمراہی کا نشان ظاہر ہوا تو قاضی صاحب نے فرمایا کہ امام مہدی کے ظہور کا اہم نشان ظاہر ہو گیا۔ یہ ہمیں انکی تلاش کرنی چاہیے چنانچہ آپ نے تحقیق کے لئے تین افراد پر مشتمل وفد قادیان بھیجا مولانا عبد الواحد صاحب میاں غلام قادر صاحب اور میاں دیوان علی صاحب۔

راستے میں انکی ملاقات مولانا عبد السمیع صاحب مولانا سے ہوئی جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف باتیں کیں اور اس وفد کو دباؤ میں بھجوانے کی کوشش کی مگر یہ وفد قادیان پہنچا اور اس کے تینوں ممبروں نے حضور کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور ان کے واپس آنے پر حضرت قاضی صاحب نے بھی بیعت کر لی۔ (تاریخ احمدیت کثیر ص ۵۸، ۵۹)

(۳)۔

ایک اور بزرگ حضرت میاں صلاح خد صاحب ضلع پونچھ کشمیر کے رہنے والے تھے وہ فرماتے ہیں ہم بچپن میں ایک کتاب احوال الاخرۃ پڑھا کرتے تھے اس میں حضرت امام مہدی کے ظہور کی علامت درج تھی جب ۱۳۱۱ھ میں سورج چاند گمراہی کا نشان ظاہر ہوا تو یقین ہو گیا کہ امام مہدی کا ظہور ہو چکا ہے چنانچہ آپ اور آپ کے ایک اور دوست میاں سنگھ صاحب نے تلاش شروع کر دی اور دونوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کر لیا۔

(۴)۔ ایک اور بزرگ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقا پوری ۱۸۹۴ء میں ہندوستان کے شہر مندر میں ایک عربی مدرسہ میں عربی پڑھانے پر مقرر تھے اور انکی عمر ۲۰ سال کی وہ فرماتے ہیں رمضان شریف میں جو کسوف خوف ہوا تھا مجھے لوگوں نے پوچھا کہ کیا جو ان تاریخوں میں سورج چاند گمراہی ہوا ہے یہ حضرت امام مہدی کے ظہور کی علامت ہے اس نشان سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب سچے ہیں۔ میں نے ان کو یہ جواب دیا کہ یہ علامت حضرت امام مہدی کے پیدا ہونے کی ہے اور حضرت امام مہدی پیدا ہو چکا ہے۔ لیکن اس کا اثر میرے دل پر یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کی طرف میری توجہ ہو گئی اور میں بھی قادیان آیا جا کر رہا تھا اور ہر بار قادیان آنے کے ساتھ میں سلسلہ کے قریب ہوتا جاتا تھا۔ حضرت مولانا صاحب ۱۹۰۳ء میں حضرت مسیح موعود سے ملاقات کے بعد بہت متاثر ہوئے اور آئندہ بیعت کے لئے تیار ہو کر آنے کا ارادہ کر لیا۔ قادیان سے واپسی پر گاؤں پہنچتے ہی انہوں نے حضرت مسیح

(۱) تاریخ احمدیت کثیر ص ۱۷۷

موجودگی صداقت کا تذکرہ شروع کر دیا۔ اہل حدیث گروہ نے انہیں روکنے کے لئے عبدالجبار غزنوی صاحب کو امرتسر منگوا یا انکی کوششوں کے باوجود حضرت مولانا صاحب کی توجہ حضور کی طرف بڑھتی چلی گئی اور بالآخر انہوں نے زمانے کے امام کو پہچان لیا۔ (حیات بقا پوری جلد اول ص ۶۷)

(۵)۔

ایک اور بزرگ جن کا اہلحدیث مسک سے تعلق تھا حضرت غلام رسول صاحب (آف جھوک) تھے۔ آپ بیان کرتے تھے کہ ۱۸۹۴ء میں جب سورج گمراہی اور چاند گمراہی ہوا۔ اس وقت میں لاہور میں ایک استاد سے حدیث پڑھا کرتا تھا علماء کی پریشانی اور گھبراہٹ نے میرے دل میں اثر کیا۔ مولانا لگ ڈر رہے تھے کہ اس سچے نشان کی وجہ سے لوگوں کی توجہ بڑی تیزی سے حضرت باقی سلسلہ احمدیہ کی طرف ہو گئی ان دنوں حافظ خد لکھو کے والے پتھری کا آپریشن کرانے کے لئے لاہور آئے ہوئے تھے۔ میں بھی انکی خدمت میں حاضر ہوا عوام نے ان سے دریافت کیا کہ یہ نشان آپ نے اپنی کتاب احوال الاخرۃ میں واضح طور پر لکھا ہے اور امام مہدی کے دعویٰ مرزا صاحب موجود ہیں اور اس نشان کو اپنا تائیدی گواہ قرار دے رہے ہیں آپ کا اس بارہ میں کیا خیال ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں بیمار اور سخت کمزور ہوں صحت کی دہشتی کے بعد کچھ کہہ سکوں گا البتہ اپنے بزرگ عبدالرحمن محمد اہلحدیث کو حضرت مرزا صاحب کی مخالفت سے روکنا اور حافظ خد لکھو کے کو قوت ہو گئے مگر اول حضرت اقدس کی سچائی کے بارے میں مطمئن ہو چکا تھا اور پھر اسے عرصہ بعد قادیان جا کر حضور کی بیعت کرنی اس طرح بہت سے سعادت مند لوگوں نے اس نشان کو دیکھ کر حضرت امام مہدی کو قبول کر لیا

چاند سورج بن گئے اسکی سچائی پر گواہ

جب مسیح وقت دنیا میں ہوئے جلوہ نما
چاند سورج بن گئے اسکی سچائی پر گواہ

ماہِ رمضان میں گمراہی کا نشان پورا ہوا
مہدی موعود کی پھیلی سچائی کی ضیاء
من اتھارہ سو جو رانوں کے میں یہ چمکا تھا نشان
گلشنِ اسلام کو حاصل ہوئی پھر سے بقا
اس نشان پر اک صدی پوری ہوئی ہے دوتو
ساری دنیا میں مسیحا کی ہے شہرت جا بجا

مہدی موعود کے اب تو ترانے ہر گھڑی
گو بختے ہیں اب فضا میں دمدم صبح و مسا
کاش دنیا کی کھلیں آنکھیں وہ دیکھیں ہتھاپ
ہو رہی ہے جس سے روشن سار عالم کی فضا

ہے دعا مومن کی یارب عالم اسلام پر

تیری رحمت کی چلے ہر دم سدا ٹھنڈی ہوا

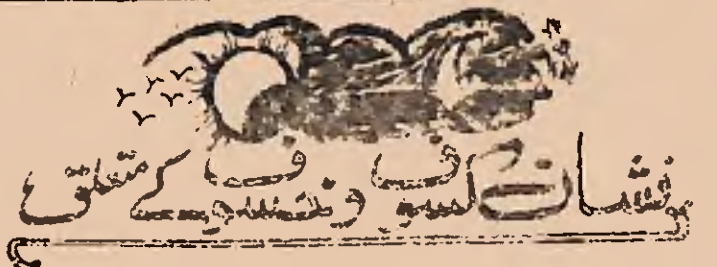
خواجہ عبدالمومن اوسوے ناروے

جلسہ یوم میلہ موعود

عہد یدارائے جماعت و مبلغین و مسلمین کو رام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ۲۳ مارچ کو جلسہ یوم میلہ موعود علیہ السلام منعقد کر کے دیگر تقابیر کے علاوہ اس سال نشان کسوف و خسوف کی صداقت پر بھی روشنی ڈالی جائے۔

ناظر و شہرت و تبلیغ قادیان

(۱) صاحب احمد جلد ۱ ص ۱۷۷



بعض مشرک کا ازالہ

از شہداء مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد پیرا شہر مدینہ منورہ حیدرآباد دکن

انبیاء اور مومنین کے مخالفین کا ہمیشہ یہ وطیرہ رہا ہے کہ جب بھی کوئی نشان دکھایا جائے تو اس سے منہ موڑ کر کئی قسم کے بہانے بناتے، مشرک و مشبہات پیدا کر کے حتیٰ کو دبانے کی کوشش کرتے اور اس کو دھوکہ اور فریب دیتے ہیں۔ چنانچہ جب حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں معجزہ نطق القلم ظہور ہوا تو مخالفین نے یہی روش اختیار کی جس کا اظہار قرآن مجید میں یوں کیا گیا ہے کہ

وَإِنْ يَرَوْا آيَةً يُعْرَضُوا وَيَقُولُوا لَحْمٌ مِّنْ أَشْجَارٍ (سورۃ القمر آیت ۳)

ترجمہ: اور اگر وہ کوئی نشان دیکھیں گے تو حضور و اعراسی کر جائیں گے اور کہیں گے کہ یہ محض ایک دھوکہ ہے جو ہمیشہ سے چھلانا ہے۔

یعنی ایسے فریب کی باتیں تو ہمیشہ ہی نبوت کے مدعی ہوتے چلے آئے ہیں۔ اور یہی واقعہ سیدنا حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ساتھ ہوا اور پورا ہے کہ جب سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے مسیح موعود اور مہدی مسعود ہونے کا دعویٰ فرمایا تو مسلمانوں نے اس کی طرف سے آپ کی تائید و مخالفت کی گئی۔ اس مخالفت کے وقت میں اللہ تعالیٰ نے جب آپ کی تقدیر اور زمانے کی تعیین کی تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق ۱۹۰۷ء میں رمضان کی مہینہ تاریخوں میں چاند گرہن اور سورج گرہن کا نشان ملا۔ فرمایا تو وہی لوگ جو پہلے حضور علیہ السلام سے یہ مطالبہ کرتے تھے کہ اگر آپ سچے ہیں تو ناہ رمضان میں کسوف و خسوف کا نشان ظاہر ہونا چاہیے اور جو سلاسل امام مہدی کی علامت کے طور پر انگریزوں کو نشان قرار دے رہے تھے اسے اس نشان سے منہ موڑ لیا اور کہنے لگے

کہ یہ تو مرزا صاحب کا اختراع اور دھوکہ ہے کسوف و خسوف کی کوئی ایسی پیشگوئی نہیں تھی اور دارقطنی کی جس حدیث کا حوالہ دیا جا رہا ہے وہ ایک ضعیف اور موضوع حدیث ہے اور اگر اس حدیث کو صحیح مان بھی لیں تو جو تاریخ اس میں بیان کی گئی ہے اس کے مطابق ہمیں نہیں لگتا۔ کیونکہ حدیث کے مطابق رمضان کی پہلی تاریخ کو چاند گرہن اور رمضان کی ۱۵ تاریخ کو سورج گرہن لگنا چاہیے تھا جبکہ یہ گرہن چاند کو رمضان کی ۱۳ تاریخ اور سورج کو رمضان کی ۲ تاریخ کو لگا ہے اور پھر ماہ رمضان میں چاند اور سورج گرہن کا واقعہ کوئی انوکھا نہیں کہ اسے نشان قرار دیا جائے کیونکہ اس طرح کے گرہن گزشتہ صدی میں اور بھی کئی دفعہ لگ چکے ہیں۔ اور بعض جھوٹے مدعیان کے وقت میں بھی ماہ رمضان کا عین تاریخوں میں چاند سورج کو گرہن لگ چکا ہے۔ اس لئے ۱۳۱۱ھ کا گرہن بھی مرزا صاحب کے لئے کوئی نشان صداقت قرار نہیں پایا۔ گویا اس عظیم الشان آسمانی نشان پر ہمارے مخالفین کو تین پہلوؤں سے اعتراض ہے۔ جسکی وضاحت ہم الگ الگ مختصراً کرتے ہیں۔ وباللہ التوفیق۔

پہلے ہم حدیث کی نسبت کا سہارے لیتے ہیں کہ روایت اَنْ لَمْ يَهْدِنَا آيَاتِنَا... الخ کو جو تھی مدینہ منورہ کے بلندیاں حدیث حضرت علی بن عمر بغدادی الدار قطنی (۲۰۶ھ تا ۲۸۸ھ مطابق ۶۹۸ء تا ۶۹۵ء) نے اپنی سنن دارقطنی باب منہ ملاء الخسوف والكسوف وھيتمھما میں درج فرمایا ہے۔ اس حدیث کے راویوں میں سے عربین شمر پر خاص طور پر جرح کی گئی ہے اور پھر دوسرے راوی جابر کے بارے میں بھی یہ کہہ کر اشتباہ پیدا کیا جاتا ہے کہ کئی جابر میں پتہ نہیں کرنا جابر سے کہ جابر جعلی اس سے مراد ہے تو اس کو چھوٹا

قرار دیا گیا ہے۔ اور یہ کہ دارقطنی کے حاشیہ التعلیق المعنی میں ان دونوں راویوں کو ضعیف قرار دیا گیا ہے اور پھر یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مخزن علی بن کئی ہیں یہ تعین نہیں ہو سکتی کہ اس سے مراد امام باقر ہی ہیں۔

یہ عجیب بات ہے کہ جب تک یہ نشان ظاہر نہیں ہوا تھا تب تک تو اس کے راویوں پر بھی جرح نہیں ہوتی تھی اور نہ اس حدیث کو ضعیف قرار دیا جاتا تھا۔ اور جب اس میں موجودہ پیشگوئی پوری ہو گئی تو فوراً اس کے راوی بھی جرح اور مشکوک ہو گئے اور حدیث بھی ضعیف قرار دی جانے لگی۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ ایسے مشکوک شخص عداوتی وجہ سے پیش کیے جا رہے ہیں ورنہ نیک نیتی، تقویٰ اور دین تہاری سے اس پر عور کرتے تو یہ اشتباہ خود ہی راجع ہو جاتا۔ کیونکہ عربین شمر پر جرح کر کے یہ کہنا کہ وہ جھوٹا راوی تھا اس سے ساری حدیث ہی جھوٹی ہے محض ایک شک ہے کیونکہ کبھی کا ذب بھی سچ بول لیتا ہے۔ اور جب نفس معنوت کے مطابق پیشگوئی کا ظہور ہوا تو ایک یقینی واقعہ کی صورت بن گئی۔ اور یہ ظاہر ہے کہ شک کے مقابل پر یقینی واقعہ اس حدیث کی صحت پر ایک قوی دلیل بن گیا اور اس بات کا یقینی ثبوت بن گیا کہ جس کے منہ سے یہ کلمات نکلے تھے اس نے سچ کہا تھا۔ محض ایک راوی کے چال چلن کو لے کر ساری حدیث کو ہی موضوع یا ضعیف ٹھہرانا محض ضد اور ہٹ دھرمی ہے۔

پھر حضرت علی بن عمر بغدادی الدار قطنی اس بلند پایہ کے محدث تھے کہ علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے اپنی کتاب تحفۃ الفکر میں ان کے حاشیہ میں ان کا یہ قول نقل کیا ہے کہ "ابن بغدادیہ یہ خیال نہ کرنا کہ میرا زندگی میں کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کوئی ایسی حدیث نہ آئے جس سے اس حدیث کی بیانیہ کذب ثابت ہو سکتی ہے" اور یہ کہنا کہ اس حدیث میں بعض راویوں پر محدثین نے جرح کیا ہے یہ تو ان سراسر حقائق سے ہے۔ کیونکہ یہ حدیث ایک پیشگوئی پر مشتمل تھی جو اپنے وقت پر پوری ہو گئی۔ پس جبکہ حدیث نے اپنی سماوی کتاب بنا کر کیا تو اس کی صحت میں کیا کلام ہے؟ (انجام بختم شد)

اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جو حدیث منسوخ کر سکتا ہے (ترجمہ) ایسے محدث کی بیان کردہ حدیث کو ایک راوی کی دوسرے موضوع قرار دینا خود اس حدیث کے اس قول کی تردید کے مترادف ہے۔ اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:-

اور یہ کہنا کہ اس حدیث میں بعض راویوں پر محدثین نے جرح کیا ہے یہ تو ان سراسر حقائق سے ہے۔ کیونکہ یہ حدیث ایک پیشگوئی پر مشتمل تھی جو اپنے وقت پر پوری ہو گئی۔ پس جبکہ حدیث نے اپنی سماوی کتاب بنا کر کیا تو اس کی صحت میں کیا کلام ہے؟ (انجام بختم شد)

اسی طرح آپ نے فرمایا:- "اول عذر یہ ہے کہ بعض راوی اس حدیث کے نقاد ہیں۔ اسے نہیں پورا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اگر درحقیقت بعض راوی مرتبہ اعتبار سے گرسے ہوئے تھے تو یہ اعتراض دارقطنی پر ہوگا کہ اس نے ایسی حدیث لکھ کر مسلمانوں کو کیوں دھوکا دیا؟ یعنی یہ حدیث اگر قابل اعتقاد نہیں تھی تو دارقطنی نے اپنی صحیح میں کیوں اس کو درج کیا؟ حالانکہ وہ اس مرتبہ کا آدمی ہے جو صحیح بخاری پر بھی نقاب کرتا ہے اور ان کی تنقید میں کسی کو ظلم نہیں اور اس کی تالیف کو ہزار سال سے زیادہ عرصہ گزر گیا ہے۔ مگر اب تک کسی عالم نے اس حدیث کو زیر بحث لاکر اس کو موضوع قرار نہیں دیا۔۔۔۔۔ اگر کسی نے اکابر محدثین میں اس حدیث کو موضوع ٹھہرایا ہے تو ان میں سے کسی حدیث کا نقل یا قول پریش تو کر دے جس میں لکھا ہو کہ یہ حدیث موضوع ہے۔"

(تحفۃ کوثر ص ۱۳۳) بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر مان لیا جائے کہ یہ حدیث سچ ہے تو بھی زیادہ سے زیادہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ قول امام باقرؑ کا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک اس کی سند نہیں پہنچتی۔ اس لئے اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول قرار نہیں دیا جاسکتا۔ یہ اعتراض

کہ نہ وہ اولاد کی عقل پر بھی شورش برتا ہے کہ جب ایک بات جو علم غیب پر مشتمل تھی اپنے وقت پر بعینہ پوری ہو جائے تو بصدق آیت کریمہ **فَلَا تَنْظُرُوْا عَلٰی عَنۡبِیِّہٖ اَحَدًا اِلَّا مِنْ اَرۡضِیۡنِیۡ** ص ۲۷۰ (۲۷) علم غیب کا اظہار تو اللہ تعالیٰ صرف اپنے رسول پر ہی کیا کرتا ہے اس لئے لازماً یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہی قرار پاتا ہے جو مصحفی غیب پر مشتمل ہے۔

علاوہ ازیں اہل بیت کا یہی طریق تھا کہ وہ روایت کو نام بنام آیت تک پہنچانا ضروری نہیں سمجھتے تھے اور ان کا یہ طریق محدثین کے نزدیک مشہور ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

”تیسرا یہ اعتراض پیش کیا جاتا ہے کہ یہ حدیث مرفوع متصل نہیں ہے۔ حرف امام باقر رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اہل بیت کا یہی طریق تھا کہ وہ بوجہ ایسی وجاہت ذاتی کے سلسلہ حدیث کو نام بنام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچانا ضروری نہیں سمجھتے تھے۔ ان کا یہ عادت شارع متعارف ہے۔ چنانچہ شیعہ مذہب میں صحابہ اس قسم کی حدیثیں موجود ہیں اور خود امام دارقطنی نے اس کو احادیث کے سلسلہ میں لکھا ہے۔“ (حقیقۃ الوحی ص ۲۳)

پھر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ کسوف و خسوف کی پیشگوئی کا انحصار صرف دارقطنی کی ایک روایت پر ہی نہیں ہے بلکہ سنی اور شیعہ دونوں فرقوں کی متعدد کتب میں اس پیشگوئی کا ذکر کیا گیا ہے۔ اگر یہ حدیث واقعی میں موضوع تھی تو پھر متعدد مستند کتابوں میں اس کا ذکر نہ ملتا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں درج ذیل کتب ملاحظہ ہوں (۱)۔ حج الکرامہ مصنفہ نواب صدیق حسن خان صاحب میں ص ۳۲۲ پر ماہ رمضان میں چاند سورج گرہن کا وقوع انہی بعینہ تاریخوں میں ہونے کا ذکر کیا گیا ہے اور لکھا ہے کہ اس روایت کو الجزیرا میں بن نعیم بن حاد اور ابوالمسن الخیری نے بیان کیا ہے۔ اسی طرح حافظ ابو بکر احمد بن الحسن اور ابن حاد نے بھی کثیر بن مرۃ الخفزی سے یہ بات بیان کی اور بیہقی نے بھی اور محمد بن علی نے بھی اس کو بیان کیا ہے۔

۲۔ دناوی حدیثہ حافظ ابن حجر مکی مصنفہ

علامہ شیخ احمد شہاب الدین حجر البیہقی مطبوعہ مصر ص ۲۳۰ (۲)۔ احوال الآخرۃ حافظ محمد لکھو کے ص ۲۳۰ مطبوعہ ۱۳۰۲ھ (۲)۔ عقائد الاسلام مصنفہ رانا عبد القادر صاحب محدث، دہلوی ص ۱۲۹۲ مطبوعہ ۱۲۹۲ھ (۵)۔ قیامت نامہ ناسی و علامت قیامت اردو مصنفہ حضرت شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی۔

(۶)۔ اترا ب الساترہ مصنفہ نواب صدیق حسن خان صاحب ص ۱۱۰۱ مطبوعہ ۱۱۰۱ھ (۷)۔ مکتوب امام ربانی مجدد الف ثانی جلد ۲ ص ۱۳۲ (۸)۔ آخری گت مصنفہ مولوی محمد رمضان حنفی مجتہبی مطبوعہ ۱۲۷۸ھ

(۹)۔ شیعہ اصحاب کی معتبر کتابیں بحوالہ اولاد جلد ۱۳ ص ۸۵ اور اکمال الدین مطبوعہ المطبعہ الحیدریہ۔ الخف ص ۶۱۵ علاوہ ازیں اس حدیث کی صحت کا ثبوت قرآن مجید سے بھی ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

فَاِذَا بَرِقَ الْبَرْقُ سَوَّءٌ وَخَفَّ الْقَمْرُ وَوَجَّعَ الشَّمْسُ وَالْقَمْرُ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ یَوْمَئِذٍ اِنَّ الْمَقْرَةَ (سورۃ القیامۃ: ۸ تا ۱۱)

یعنی جس وقت آنکھیں پتھر جانیں گی اور چاند گرہن ہوگا اور سورج اور چاند اکٹھے کئے جائیں گے (یعنی سورج کو بھی گرہن لگے گا) تب اس روز انسان کہے گا کہ بھاگنے کی جگہ کہاں ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ”آسمان نے رمضان کے کسوف و خسوف سے گواہی دی اور یہ گواہی نہ صرف سنیوں کی کتاب دارقطنی میں درج ہے بلکہ شیعہوں کی کتاب اکمال الدین نے بھی جو نہایت معتبر بھی جاتی ہے یہاں حدیث کسوف و خسوف کی مہدی موعود کی علامت لکھی ہے۔ مگر پھر بھی ان لوگوں نے صریح بے ایمانی سے اس حدیث کو بھی رد کر دیا ہے۔ کیا باوجود اتفاق دونوں فرقوں کے پھر بھی یہ حدیث صحیح نہیں؟“

(نزل المسیح ص ۲۸۵) اسی طرح فرمایا :- ”اس نشان کی تفصیل جیسا کہ کتب حدیث میں آل خیر السلیین

نذکر ہے یہ ہے کہ دارقطنی نے امام خدایت سے روایت کیا ہے۔۔۔۔۔ ایسا ہی بیہقی اور دوسرے محدثوں نے لکھا ہے اور صاحب زادہ مشرہب نے بھی بیان کیا ہے کہ یہ کسوف و خسوف رمضان میں ہوا (نجم الہدیٰ صفحہ ۱۱۶، ۱۱۸)

اور فرمایا :- ”ایک ایسی روایت سے انکار کرنا جو اور طریقوں سے بھی ثابت ہے اور خود قرآن آیت **جَمَعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرَ** میں اس کے ضمنوں کا مصدق ہے کیا یہی ایمان داری ہے؟“ (تحفہ گولڈیہ ص ۱۲۲ روحانی خزائن جلد ۱۷)

بیز فرمایا :- ”حسب اقرار شوکانی صاحب۔ مصنفہ کتاب (توضیح کسوف و خسوف کی پیشگوئی بلاشبہ رفع کے حکم میں ہے بلکہ یہ پیشگوئی مرفوع متصل حدیث سے بھی صہا درج قوی تر ہے کیونکہ اس نے اپنے وقوع سے اپنی سجائی آپ ظاہر کر دی اور قرآن شریف نے اس کے مننون کی تصدیق کی“ (تحفہ گولڈیہ ص ۱۹۲ روحانی خزائن جلد ۱۷)

دوسرا پہلا اعتراضات کا یہ ہے کہ کسوف و خسوف کی حدیث میں رمضان کی جو تاریخیں بیان کی گئی ہیں اس کے مطابق گرہن نہیں لگتا۔ کیونکہ حدیث کے الفاظ کے مطابق رمضان کی پہلی رات کو چاند گرہن اور رمضان کی پندرہ تاریخ کو سورج گرہن لگنا چاہیے تھا۔ جبکہ یہ گرہن چاند کو ۱۳ رمضان میں اور سورج کو ۲۸ رمضان میں لگنا اس قسم کا اعتراض کرنے والے دراصل عربی زبان اور علم ہیئت و جغرافیہ سے عموماً ناواقف ہوتے ہیں۔ کیونکہ حدیث میں یکسلف القمر کے الفاظ آئے ہیں۔ اور قمر عام طور پر تیسری رات کے بعد کے چاند کو کہا جاتا ہے چنانچہ لسان العرب اور اقرب الموارد وغیرہ لغت کی کتابوں میں یہی تعریف کی گئی ہے۔ بعض لوگ آیت کریمہ **وَالْقَمَرَ قَدْ رَآہُ مَنَارِلَ**۔۔۔۔۔ الایۃ سے یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ قمر کا لفظ شروع سے لے کر آخر تک کے چاند کو کہا جاتا ہے۔ لیکن انہیں یہ نہیں بھولنا چاہیے

کہ اگر یہ قمر کا لفظ چاند کے لئے بطور اسم جنس استعمال ہوتا ہے۔ لیکن اہل زبان عرب ابتدائی چاند کے لئے بھی قمر کا لفظ استعمال نہیں کرتے۔ خود قرآن مجید میں دوسری جگہ واضح طور پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے **یَسۡتَلُوْا لَیۡلَہٗمِّنَ الْاَہۡلِیۡہِ**۔۔۔۔۔ کہ وہ تجھ سے ابتدائی چاندوں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔ ورنہ خدا تعالیٰ یہاں پر **لَیۡلَہٗمِّنَ الْاَہۡلِیۡہِ** عن القمر بھی کہہ سکتا تھا۔ جبکہ قمر سے ابتدائی چاندوں کی وضاحت نہیں ہوتی اس لئے قمر کا لفظ استعمال کیا ہے۔ پس اگر اس حدیث میں واقعی رمضان کی پہلی تاریخ بیان کرنا مقصود تھا تو پھر عربی زبان کے مطابق یوں ہوتا۔ یکسلف الھلال لا ذلج لیلۃ۔ مگر قمر کا لفظ استعمال کر کے یہ بتلادیا گیا ہے کہ تین دن یا سات دن کے بعد کے چاند کو ہی گرہن ہوگا۔ اور علم ہیئت کی رو سے چاند گرہن کے لئے ہمیشہ چاند کی ۱۳-۱۲-۱۵ تاریخیں مقرر ہیں۔ انہی تاریخوں میں سے کسی ایک میں چاند گرہن ہوا کرتا ہے جبکہ سورج اور چاند کے درمیان زمین حاصل ہو جائے۔ اور تینوں ایک لائن میں ہوں اسی طرح سورج گرہن ہمیشہ چاند کی ۲۷-۲۸-۲۹ تاریخوں میں سے کسی ایک تاریخ کو ہوا کرتا ہے جبکہ زمین اور سورج کے درمیان چاند حاصل ہو جاتا ہے اور یہ بھی ایک لائن میں ہوتے ہیں پس قانون قدرت کے اس قاعدے کے خلاف کسی اور تاریخوں میں گرہن نہیں ہوا کرتے۔ چنانچہ اس کلی قاعدہ قانون قدرت کو نواب صدیق حسن خان صاحب نے بھی اپنی کتاب حج الکرامہ ص ۲۳۲ میں تسلیم کیا ہے۔ لیکن اس قاعدہ کلیتہ کے باوجود یہ اصرار کرنا کہ خارق عادت طور پر یہ گرہن اپنی مقررہ تاریخوں سے ہٹ کر پہلی رات اور پندرہ رمضان کو ہوں گے تبھی احد تکوناً منذ خلق السموات والارض کی بات پوری ہوگی یہ بھی محض ایجاد بندہ ہے کہ زبردستی قانون قدرت کو اپنے خیال سے تبدیل کرنے کی ذمہ داری کو شمش ہے۔ کیونکہ حدیث میں جو الفاظ لم تکوناً استعمال ہوئے ہیں۔ یہ دراصل آیتین سے متعلق ہیں۔ یعنی یہ دونوں آسمانوں اور زمین کی پیدائش سے کسی مدعی کے لئے ظاہر نہیں ہوئے۔ اگر کسوف و خسوف کا ذکرنا مقصود ہوتا کہ ایسے کسوف و خسوف آسمان و زمین کی پیدائش سے کے کراب تک اس رنگ میں ظاہر نہیں ہوئے ہوں گے تو وہاں پر مذکور کی خمیر تم نیکوناً ہونی چاہیے تھی

پھر یہ بھی عجیب بات ہے کہ اول تو پہلی رات کے چاند کو گرہن لگتا ہی نہیں کیونکہ اس وقت چاند اور سورج کے درمیان زمین کا حائل ہونا قانون قدرت کے منافی ہے۔ اور پھر پہلی رات کا چاند اس قدر باریک ہوتا ہے کہ اگر بشری حال اس کو گرہن لگن تسلیم ہی کر لیں تو یہ نشان نظر کسی کو آسکتا ہے۔ جبکہ عیدوں کے واقع پر ہی چاند نظر آئے یا نہ آنے کے بارے میں ہمیشہ اختلاف ہوتا ہے تو پھر گھنٹا ہوا ہلال تو دور بینا سے بھی نظر نہ آئے گا۔ تو پھر یہ صداقت کا نشان کیسے ثابت ہوگا پس نشان کے اپنے وقت پر پہنچتا ہو گا۔ کہ بعد فرض حق پوشی اور زندگی و دنیا کی غیر معقول وسوسہ پیدا کرنا کہاں کہاں دیا ستاری سے ہے اس کی مثال تو ایسی ہی ہے۔ جیسے کوئی بزرگ کسی بچی کے بارے میں یہ پیش گوئی کرے کہ یہ بڑا بڑا شخص بنے گا تو وہ بچہ بچہ ہی ہو جائے۔ یہ خدا کا حکم ہے کہ جب یہ لڑکی پیدا ہو تو بھی حاملہ ہونا چاہیے۔ کیونکہ پہلی خارق عادت سے اصل نشان ہے۔ سالانہ ہر شخص جانتا ہے کہ کہنے والے کا مقصد جو ان لڑکی کی رشادی کے بعد کہ پہلی رات ہے۔ اگر کوئی مولوی صاحب اس پر یہ کہنا شروع کر دیں کہ لڑکی کا لفظ تو جوان لڑکی کے لئے ہی استعمل نہیں ہوتا بلکہ چیدائش کے وقت پہلے دن کی بچی کو بھی لڑکی ہی کہا جاتا ہے۔ تو اب ایسے شخص کی عقل پر ماتم کرنے کے سوا اور کیا کیا جاسکتا ہے۔ یہی حال موجودہ زمانہ کے مجبور پسند علمبرداروں کا ہے اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

”حدیث میں چاند گرہن میں تمہرا لفظ آیا ہے۔ پس اگر یہ مقصود ہوتا کہ پہلی رات میں چاند گرہن ہو گا تو حدیث میں تمہرا لفظ نہ آتا۔ بلکہ ہلال کا لفظ آتا۔ کیونکہ کوئی شخص اہل لغت اور اہل زبان میں سے پہلی رات کے چاند پر تمہرا لفظ اطلاق نہیں کرتا۔ بلکہ وہ زمین پر نہ تکیب ہلال کے نام موعود ہوتا ہے۔۔۔ گویا یوں عبارت چاہیے تھی:-

ینکسف الھلال لازل کیلئذ۔ صاحب روحنا جانیے کہ یہ لفظ اس غایت کے ساتھ مولوی کہلاتے ہیں اب تک

یہ بھی خبر نہیں کہ پہلی رات کے چاند کو عربی زبان میں کیا کہتے ہیں۔ یہ خیال رہے کہ اسی حدیث میں جو یہ فقرہ ہے کہ لم تکوننا منذ خلق السماوات والارض اس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ خسوف کسوف بطور خارق ہوگا نہ ایسا خسوف کسوف جو منجھیں کے نزدیک معلوم و معروف ہے۔ یہ وہم بھی اس بات پر قطعی دلیل ہے کہ یہ لوگ علم عربی اور غلامی تدبر سے بالکل بے نصیب اور بے بہرہ ہیں۔ اس جگہ لم تکوننا کا لفظ آیتین سے متعلق ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ یہ دونوں نشان بجز مہدی کے پہلے اس سے اور کسی کو عطا نہیں کئے گئے۔ پس اس جگہ یہ کہاں سے سمجھا گیا کہ یہ کسوف خسوف خارق عادت ہوگا۔ بھلا اس میں وہ کونسا لفظ ہے جس سے خارق عادت سمجھا جائے اور جبکہ مطلوب صرف یہ بات تھی کہ ان تاریخوں میں کسوف خسوف رمضان میں ہونا کسی کے لئے اتفاق نہیں ہوا۔ صرف مہدی موعود کے لئے اتفاق ہوگا۔ تو پھر کیا حاجت تھی کہ خدا تعالیٰ نے اپنے قدیم نظام کے برخلاف چاند گرہن پہلی رات میں جبکہ خود چاند کا عدم ہوتا ہے کہ تا۔ خدا نے قدیم سے چاند گرہن کے لئے ۱۳، ۱۲، ۱۱ اور سورج گرہن کے لئے ۲۶، ۲۸، ۲۹ تاریخیں مقرر کر رکھی ہیں۔“

(انجام آتم ص ۳۳)

اسی طرح آپ نے فرمایا:-

”دارقطنی کی حدیث میں تو کہیں نہیں ہے کہ پہلے کسوف خسوف نہیں ہوا۔ بلکہ یہ تصریح سے الفاظ موجود ہیں کہ نشان کے طور پر یہ پہلے کسوف خسوف نہیں ہوا۔ کیونکہ لفظ تکوننا لفظ ماضی کے صیغہ کے ساتھ دارقطنی میں ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ ایسا نشان کسوف ظہور میں نہیں آیا۔ اور اگر یہ مطلب ہوتا کہ کسوف خسوف پہلے بھی

ظہور میں نہیں آیا تو لفظ تکوننا مذکور کے صیغہ سے چاہیے تھا کہ لم تکوننا جو ماضی کا صیغہ ہے جس سے تصریح معلوم ہوتی ہے کہ اس سے مراد آیتین ہے یعنی دو نشان۔“

(جس سے معرفت ص ۳۲۹)

تیسرے ہوا عرفات کا یہ ہے کہ ماہ رمضان میں مرزا صاحب سے پہلے کے زمانوں میں بھی کئی دفعہ چاند سورج کو ایک ساتھ گرہن لگ چکا ہے۔ اور بعض جھوٹے مدعیان نبوت کے ذہن میں بھی ایسا گرہن لگ چکا ہے۔ بلکہ ان جھوٹے مدعیان کے وقت میں یعنی رمضان کی ۱۲ تاریخ کو چاند گرہن اور ۱۸ تاریخ کو سورج گرہن بھی لگ چکا ہے۔ تو پھر مرزا صاحب کے لئے یہ خاص نشان کیسے بن گیا؟

ہمیں اس بات سے انکار نہیں کہ وقتاً فوقتاً رمضان کے چاند اور سورج کو گرہن لگتے رہتے ہیں۔ بلکہ علم ہیئت کا مطالعہ کرنے والے بتاتے ہیں کہ کم و بیش ہر بائیس سال میں ایک سال یا متواتر دو سال ایسے آتے ہیں جبکہ چاند اور سورج کو رمضان کے مہینے میں دنیا کے کسی نہ کسی حصے پر گرہن لگتا ہے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی میں جو نادر و نوح بات بیان کی گئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ اول مہدی ہونے کا مدعی موعود ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع ہو جیسا کہ الفاظ ایل لستید تیسرا کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ دوسرے چاند اور سورج کو مہینہ تاریخوں میں گرہن لگنا۔ تیسرے رمضان کا مہینہ ہونا۔ اور چوتھے یہ کہ وہ مدعی مہدویت ان گزہنوں کو اپنے لئے نشان ٹھہرائے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ کہہ کر تمہارا لفظ آدم سے لے کر ایزم تک کبھی کسی مدعی کے لئے پورے نہیں ہوئے۔ اور اس طرح لہذا تکوننا منذ خلق اللہ السماوات والارض کی پیشگوئی سے نہایت وضاحت کے ساتھ لوری ہو گئی۔ اور پھر اس مہین جگہ سے معین رمضان کی تاریخوں پر اور زنی گزہنوں کا نظر آنا بھی اس واقعہ کو نایاب بنا دیتا ہے۔ ورنہ مدعی کہیں ہو گے کہ کہیں اور لگے۔ تو یہ تو نشان

۳

صداقت قرار نہیں پاتا۔ خصوصاً جبکہ کسی جھوٹے مدعی نے اس قسم کے گرہن کو اپنی صداقت کا نشان نہیں ٹھہرایا۔ حالانکہ کسوف و خسوف کی یہ پیشگوئی ایک ہزار سال سے امت محمدیہ میں شائع متعارف اور مشہور ہے لیکن پھر بھی سوائے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام کے کسی اور شخص نے اس قسم کے گرہنوں کو اپنا نشان نہیں ٹھہرایا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس تعلق میں فرماتے ہیں:-

”ہمیں اس بات سے بحث نہیں کہ ان تاریخوں میں کسوف خسوف رمضان کے مہینے میں ابتدا سے دنیا سے آج تک کتنی مرتبہ واقع ہوا ہے۔ ہمارا مدعا صرف اس قدر ہے کہ جب سے نسل انسان دنیا میں آئی ہے نشان کے طور پر یہ کسوف خسوف صرف میرے زمانہ میں میرے لئے واقع ہوا ہے اور مجھ سے پہلے کسی کو یہ اتفاق نصیب نہیں ہوا کہ ایک طرف تو اس نے مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور دوسری طرف اس کے دعویٰ کے بعد رمضان کے مہینے میں مقرر کردہ تاریخوں میں کسوف خسوف بھی واقع ہو گیا ہو اور اس نے اس کسوف خسوف کو اپنے لئے ایک نشان ٹھہرایا ہو۔ اور دارقطنی کی حدیث میں یہ تو کہیں نہیں ہے کہ پہلے کسوف خسوف نہیں ہوا۔ ہاں یہ تصریح سے الفاظ موجود ہیں کہ نشان کے طور پر یہ پہلے کسوف خسوف نہیں ہوا۔۔۔۔۔ پس جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ پہلے ہی کئی دفعہ کسوف خسوف ہو چکا ہے اس کے ذہن پر بار نبوت ہے کہ وہ ایسے مدعی مہدویت کا پتہ ہے جس نے اس کسوف خسوف کو اپنے لئے نشان ٹھہرایا ہو۔ اور یہ نبوت یقینی اور قطعی ہے اور یہ صرف اسی صورت میں ہوگا کہ ایسے مدعی کی کوئی کتاب پیش کی جاسکے جس نے مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہو اور نیز یہ کہ

خوسف کوفہ جو رمضان میں داخل ہوا کی مقرر کردہ تاریخوں کے موافق ہوا ہے وہ میری سچائی کا نشان ہے غرض کوفہ خوسف خواہ ہزاروں مرتبہ ہوا اس سے بحث نہیں نشان کے طور پر ایک مدعی کے وقت صرف ایک دفعہ ہوا ہے۔ اور حدیث نے ایک مدعی مہدویت کے وقت میں اپنے مضمون کا وقوع ظاہر کر کے اپنی صحت اور سچائی کو ثابت کر دیا (چشمہ معرفت ص ۲۱۵)

ابو محمد کرم فہم طالع نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی عظیم پیشگوئی کی وقعت کو کم کرنے کے لئے بعض جھوٹے مدعیان نبوت کے وقت میں بھی گمراہیوں کے اجتماع ثابت کرنے کے لئے نقشہ پیش کئے ہیں۔ ان کی مثال تو ایسی ہی ہے جیسے کہتے ہیں مدعی گت اور گواہ چمت۔ جبکہ خود ایسے کسی مدعی نے بھی ایسے گمراہوں کو اپنے لئے نشان قرار نہیں دیا۔ اور اگر کسی نے نشان قرار دیا ہے تو ان کی اپنی کتاب سے اس کا ثبوت پیش کریں۔ ورنہ ان کی تمام تر کاوشیں سوائے مغالطہ اور فریب دہی کے اور کچھ نہیں ہیں۔ جس کا اصولی جواب ہم نے سطور بالا میں پیش کر دیا ہے۔

مثلاً بعض نے طریف (وفات ۵۷۶) ابو منصور عیسیٰ (۵۶۸ میں قتل ہوا) اور صالح (دعوی نبوت ۱۲۷) کے وقت میں چاند سورج کے گزرنے کا اجتماع لکھا ہے حالانکہ یہ لوگ مدعی مہدویت نہیں تھے بلکہ بعض نے صاحب شریعت نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور دوسروں نے بقول غیاثی علیہ السلام نبوت کے دعوے کئے تھے۔ لہذا یہ لوگ تو لہجہ دینا کی شرط سے باہر ہیں۔ اور دوسرے یہ لوگ کہیں بھی کوفہ و خوسف کو اپنا نشان نہیں ٹھہراتے۔ اگر کہیں ثبوت ہے تو پیش کریں۔ ورنہ خدا اور ہمت دہری جھوڑ دیں۔ تیسرے یہ بھی بار ثبوت ہمارے مخالفین کے ذمہ ہے۔ یہ کہ مذکورہ مدعیان نبوت کے وقت میں جو گزرنے لگے ہیں کیا وہ ان مقرر کردہ تاریخوں میں ان کے قیام سے نظر بھی آئے ہیں یا دینا کے کسی اور جھٹے میں ظاہر ہوئے ہیں؟ اگر وہ گزرنے لگے تو ان کے لئے نشان کیسے بن گئے؟ علاوہ ازیں چار مدعیان مزید ایسے ہیں

جن کے زمانہ پیمہ رمضان کے ہفتہ میں ۱۳ اور ۲۸ کو چاند سورج کو گزرنے لگا لیکن ان میں سے بھی کسی نے اسکو اپنا نشان نہیں ٹھہرایا۔ لہذا وہ بھی ان لہجہ دینا اپہتین کی شرط سے خارج ہو گئے۔ اور سچے مہدی کے لئے ہی یہ نشان صداقت قرار پایا۔

(۱) - ہامیم بن من اللہ بن حریر: ۲۱۳ھ مطابق ۹۲۶ء میں دعویٰ کیا اور ۲۲۶ھ مطابق ۹۳۱ء میں قتل ہوا۔ جھوٹا مدعی نبوت تھا۔ اس نے تین نازیہ منسوخ کیں اور صرف خیر اور مغرب کی نماز کو باقی رکھا۔ رمضان کے ۲۲ روز سے منسوخ کئے۔ حج منسوخ کر دیا۔ فرضیت طہارت و غسل منسوخ کر دیا۔ اس طرح وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اہمیت سے نکل کر مہدی بنا کا مصداق ہی نہیں رہا۔ اور نہ اس نے کوفہ و خوسف کو اپنی صداقت کا گواہ بنا یا اور نہ ہی اس کے کسی پیروکار نے۔

(۲) ابو الطیب احمد بن حسین الجعفی المعروف متنبی۔ (ولادت ۳۰۳ھ مطابق ۹۱۶ء وفات ۳۵۵ھ) ۳۲۵ھ (۹۳۷ء) میں دعویٰ نبوت کیا اور آخر کار تائب ہوا۔ اس کی توبہ ہی اس کے جھوٹے ہونے کا ثبوت ہے۔ اس کے زمانہ میں ۲۲۷ھ میں رمضان کی ۱۳ اور ۲۸ کو گزرنے ہوا۔ مگر اس کے داعیہ میں بھی نہیں آیا کہ یہ اسکی صداقت کے گواہ ہیں۔ اس لئے محض گزرنے لگنا کافی نہیں بلکہ دعویٰ مہدویت اور گزرنے کو اپنا نشان قرار دینا بھی شرط تھی جو مفقود ہے۔

(۳) میسر مدعی احمد بن عبداللہ شلم ہے (۶۵۸ تا ۷۰۷ء) ۷۰۷ھ مطابق ۱۲۶ء تا ۱۳۴ء (۷۸۹ء) میں دعویٰ مہدویت کیا۔

اس کے احوال میں ذکر ہے کہ "وأظہر التوبۃ من دعواہ أنہ المہدی" کہ مہدی ہونے سے اس نے توبہ کر لی۔ اور تواریخ میں یہ ذکر ہے کہ اپنے دعویٰ سے رجوع کرتے ہوئے اس نے کہا ہے کہ خدا اور رسول سے ہدایت اور ہمکلامی میرا داعیہ تھا۔ وہ مہدی نہیں ہوں جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کے

مطابق آخری زمانہ میں آنا تھا۔ یہی تو مہدی "یہدی الی الحق" کے معنوں میں ہوں۔ حق کی طرف بلانا ہوں۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو الدرر الکامنہ جلد اول) اس دعویٰ مہدویت سے توبہ کر لینا اس کو مہدینا کی شرط سے خارج کر دیتا ہے اور پھر اس کے احوال میں کہیں کوفہ و خوسف کے نشان کا ذکر نہیں۔ نہ خود دعویٰ کیا نہ ہی کسی پیروکار نے ایسا کوئی بیان دیا

(۴) - جو تھے مدعی ہیں سید محمد صاحب جو نپوری جو علاقہ اتر پردیش (بھارت) سے تعلق رکھتے تھے (ولادت ۸۲۷ھ مطابق ۱۴۲۴ء اور وفات ۹۱۰ھ مطابق ۱۵۰۵ء) روایات کے مطابق انہوں نے ۹۰۱ھ سے ۹۰۵ھ تک کے عرصہ کے دوران دعویٰ مہدویت کیا ان کے زمانہ میں بھی ۹۰۹ھ مطابق ۱۵۰۲ء میں رمضان کی ۱۳ اور ۲۸ کو چاند سورج گزرنے ہوئے لیکن کوئی شہادت ایسی نہیں ملتی کہ کسی انہوں نے اس کا ذکر کیا ہو اور کسی شیع نے بھی ان کے حق میں نشان کوفہ و خوسف کا ذکر نہیں کیا۔ اس طرح وہ بھی ان لہجہ دینا اپہتین کے نشان سے خارج ہو گئے۔

یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ بعض نادان یہ بھی کہتے ہیں کہ ۱۲۵ھ میں رمضان کے مقررہ تاریخوں میں امریکہ میں کوفہ و خوسف کا نشان ظاہر ہوا جبکہ وہاں پر مدعی ڈاکٹر ایگزیکٹر نادر دینی موجود تھا۔ تو کیا ہم اس کو سچا تسلیم کریں یہ بات محض مغالطہ دہی اور سادہ لوح

اللہم صلح أمة محمد صلی اللہ علیہ وسلم وأخیر دعوانا ان نعبدک والحمد للہ رب العالمین

مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے نہیں جاتی ہے جبکہ دعویٰ عیسائی تھا اور اُمت محمدیہ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے کوئی تعلق نہ تھا تو پھر وہ وہ مہدینا (ہمارے مہدی) کا مصداق کیونکر قرار پاسکتا تھا۔ علاوہ ازیں وہ خدا کے سچے پیغمبر محمدی کے مقابل پر مشابہت میں نہایت ذلت و رسوائی سے ہلاک ہو کر اسلام کی سچائی پر ہر تصدیق خیرت کر گیا اور ہمیشہ کے لئے نشان عبرت بن گیا جس کا اثر ہر دہائی وقت کے مشہور مفکرین و صحافیوں نے کیا کہ سچے سچ کے مقابلہ میں جھوٹا سچ دعویٰ ہلاک ہو گیا۔ تو پھر ایسے مرتجع عبرت شخصیت کو زیر بحث لانا سوائے کج بحثی کے اور کیا کہا جاسکتا ہے؟

سیدنا حضرت مسیح موعود مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کوفہ و خوسف کے اس عظیم نشان کے ظہور پر اپنا حلفیہ بیان اس طرح دیتے ہیں کہ: "میں خانہ کعبہ میں کھڑا ہو کر قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ نشان میری تصدیق کے لئے ہے نہ کسی ایسے شخص کی تصدیق کے لئے جس کی ابھی تکذیب نہیں ہوئی اور جس پر یہ شور تکذیب اور تفسیق نہیں پڑا۔ اور ایسا ہی میں خانہ کعبہ میں کھڑا ہو کر مشافہت کہہ سکتا ہوں کہ اس نشان سے صدیوں کی تعیین ہو گئی ہے کیونکہ جبکہ یہ نشان چودھویں صدی میں ایک شخص کی تصدیق کے لئے ظہور میں آیا تو متعین ہو گیا تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کے ظہور کے لئے چودھویں صدی ہی قرار دی تھی" (تحفہ گویشیہ ص ۱۲۳)

صدقۃ الفطر اور عید فقہ

صدقۃ الفطر جو نماز عید الفطر سے قبل ہر مسلمان مرد و عورت اور بچے کی طرف سے ادا کیا جانا لازمی ہے کی شرع ایک صاع (یعنی اٹھائی کلو غلہ) راجح الوقت یا اس کے مطابق رقم بنتی ہے۔ جنہیں استطاعت نہ ہو وہ نصف صاع بھی صدقۃ الفطر ادا کر سکتے ہیں۔

عید فقہ: یہ فقہ سیدنا حضرت آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کے زمانے میں ایک روپیہ ہرکانے والے کے لئے مقرر فرمایا تھا جو کہ اب روپیہ کی قیمت بہت گر گئی ہے۔ لہذا حسب استطاعت اس فقہ میں عمرہ قدر ہی اجاب چنہ ادا کر سکتے ہیں اور ایسی تمام رقم مرکز میں جمعوا لیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

پیشگوئی چاند سورج گرہن سائنس کی روشنی میں

از مخرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب بن صدر شعبہ فلکیات عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد (آندھرا پردیش)

سورج، چاند اور زمین کا نظام

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں انتہائی حسین انداز میں سورج، چاند اور زمین کے نظام کا ذکر فرمایا ہے۔ سورہ یسین کے وسط میں قرآن مجید کی یہ آیات آتی ہیں:-

سُبْحٰتِ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْبِتُ الْاَرْضَ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ ۝
وَ اٰیةٌ لَّهُمْ الْاَیْلُ الَّذِیْ یَسْلُخُ مِنْهُ النَّهَارُ فَ اِذَا هُمْ مُظْلَمُوْنَ ۝
وَ الشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۚ ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۝
وَ الْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰی عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِیْمِ ۝
لَا الشَّمْسُ یَنْبَغِیْ لَهَا اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الْاَیْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۚ وَ كُلٌّ مِّنْ فِیْ قَلْبِکَ یَسْبَحُوْنَ ۝
(سورہ یسین آیات ۳۷ تا ۴۱)

ان آیات کریمہ کا ترجمہ (از تفسیر صغیر ازبیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) حسب ذیل ہے:-

"پاک ہے وہ ذات جس نے ہر قسم کے جوڑے پیدا کئے ہیں۔ اُس سے بھی جس کو زمین اُگاتی ہے اور خود اُن کی جانوں میں سے بھی اور اُن چیزوں میں سے بھی جن کو وہ نہیں جانتے۔ اور اُن کے لئے رات میں بھی ایک بڑا نشان ہے جس میں سے کھینچ کر ہم دن نکال لیتے ہیں۔ جس کے بعد وہ اچانک اندھیرے میں رہ جاتے ہیں۔ اور سورج ایک مقررہ جگہ کی طرف چلا جا رہا ہے۔ یہ غالب اور علم والے خدا کا مقرر کردہ قانون ہے۔ اور چاند کو دیکھو کہ ہم نے اس کے لئے بھی مندرجہ مقرر کر چھوڑی ہیں یہاں تک کہ وہ اپنے سال کے دورے میں کسی وقت چاند کے قریب جا پہنچے (کیونکہ اگر ایسا ہو تو سارا نظام شمسی تباہ ہو جائے) اور نہ رات کو (یعنی چاند کو) طاقت ہے کہ وہ مسابقت کرتے ہوئے دن

کو (یعنی سورج کو) پھٹلے بلکہ یہ سب کے سب ایک مقررہ راستہ پر نہایت سہولت سے چلتے چلے جاتے ہیں"

مذکورہ بالا پانچ آیات میں سے پہلی آیت میں یہ عظیم الشان بنیادی حقیقت بیان کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جوڑے پیدا کئے ہیں۔ دوسری آیت میں رات اور دن کا ذکر ہے۔ جو زمین کی حرکت کا نتیجہ ہے۔ تیسری آیت میں سورج کی حرکت کا ذکر ہے۔ چوتھی آیت میں چاند کی حرکت کا ذکر ہے۔ اور پانچویں آیت میں سورج اور چاند اور رات دن کا اٹھ ذکر ہے۔

مشاہدات اور سائنس سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین اور چاند کا جوڑا ہے۔ دونوں ایک دوسرے کے گرد گھومتے ہیں اور ایک مہینہ میں ایک چکر پورا کرتے ہیں۔ پھر زمین اور چاند دونوں مل کر سورج کے ساتھ ایک جوڑا بنائے ہوئے ہیں۔ زمین اور چاند کا جوڑا سورج کے گرد گھومتا ہے اور ایک سال میں ایک چکر پورا کرتا ہے۔

زمین کی طرح دوسرے سیارے (PLANETS) بھی سورج کے گرد گھومتے ہیں۔ اور اپنے اپنے وقت میں سورج کے گرد ایک چکر پورا کرتے ہیں۔ پھر سورج اپنے تمام سیاروں کو مع اُن کے چاندوں کو لئے ہوتے مرکز کہکشاں کے گرد گھومتا ہے۔ اور ایک چکر کوئی بیس کروڑ سال میں پورا کرتا ہے۔ ہمارے سورج کی طرح بے شمار تارے کہکشاں (GALAXY) ہیں چکر اپنے اپنے وقت میں لگا رہے ہیں اور سُبْحٰتِ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا کا حسین نظارہ پیش کر رہے ہیں۔

گرہنوں کی وجوہات اور حدود

جیسا کہ قرآن مجید نے بتایا ہے سورج اور چاند اپنے حدود سے باہر نہیں جاتے سائنس اس کی وضاحت کرتی ہے۔

جب چاند زمین کے گرد گھومنے ہوئے سورج اور زمین کے درمیان اس طرح آجاتا ہے کہ سورج کی روشنی کو زمین پر پڑنے سے روک دیتا ہے تو سورج گرہن ہو جاتا ہے اور جب زمین، چاند اور سورج کے درمیان اس طرح آجاتی ہے کہ زمین کا سایہ چاند پر گرنا

بر نسبت سورج گرہن کے، کسی معین مقام سے چاند گرہن زیادہ نظر آتے ہیں۔

چاند کی حرکت کافی پیچیدہ ہے۔ چاند اور زمین کے درمیان فاصلے میں اور رفتار میں حدود کے اندر کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ کبھی چاند کی رفتار اول مہینے میں تیز ہوتی ہے اور کبھی مہینے کے آخری حصے میں تیز ہوتی ہے۔ سورج کے فاصلے اور رفتار میں بھی حدود کے اندر کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ لیکن سب کچھ حساب سے ہوتا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید نے فرمایا ہے:-

الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُجْسَبَانِ
(سورہ رحمن، آیت ۶)

فاصلہ اور رفتار میں کمی بیشی کا اثر گرہن کی تاریخوں پر پڑتا ہے۔ لہذا گرہن کی تاریخوں کے حدود مقرر ہیں:-

ہمیت داں مہینے کی ابتداء NEW MOON سے کرتے ہیں۔ جبکہ سورج اور چاند کے LONGITUDE ایک ہی ہوتے ہیں۔ اُس وقت چاند بالکل نظر نہیں آتا۔ لیکن ہجری قمری مہینے کی ابتداء اُس وقت سے ہوتی ہے جب چاند اس قدر بڑا ہو جاتا ہے کہ وہ نظر آسکتا ہے۔ لہذا ہمیت دانوں کی تاریخ میں اور ہجری تاریخ میں عموماً ایک روز کا فرق ہو جاتا ہے۔

اگر ہجری کیلنڈر کو استعمال کیا جائے تو چاند گرہن قمری مہینے کی ۱۳-۱۴-۱۵ تاریخوں میں سے کسی بھی ایک تاریخ کو ہو سکتا ہے۔ اور سورج گرہن ۲۷-۲۸-۲۹ تاریخوں میں سے کسی بھی ایک تاریخ کو ہو سکتا ہے۔

گرہن کی تاریخوں کا ذکر نواب صدیق حسن صاحب کی کتاب حَجَّجَ الْکَرَامَہ میں پایا جاتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:-

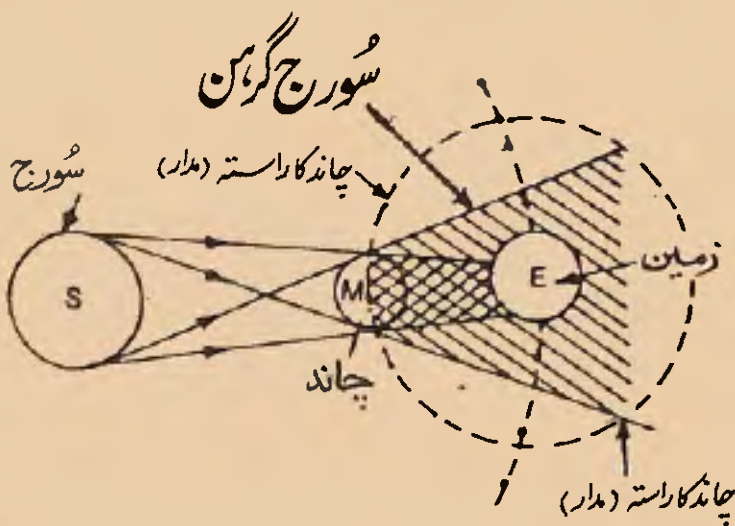
"گویم خسوفِ قمر نزد اہل نجوم

ہے تو چاند گرہن ہو جاتا ہے۔ (جیسا کہ ذیل میں دئے گئے نقشوں سے ظاہر ہے)

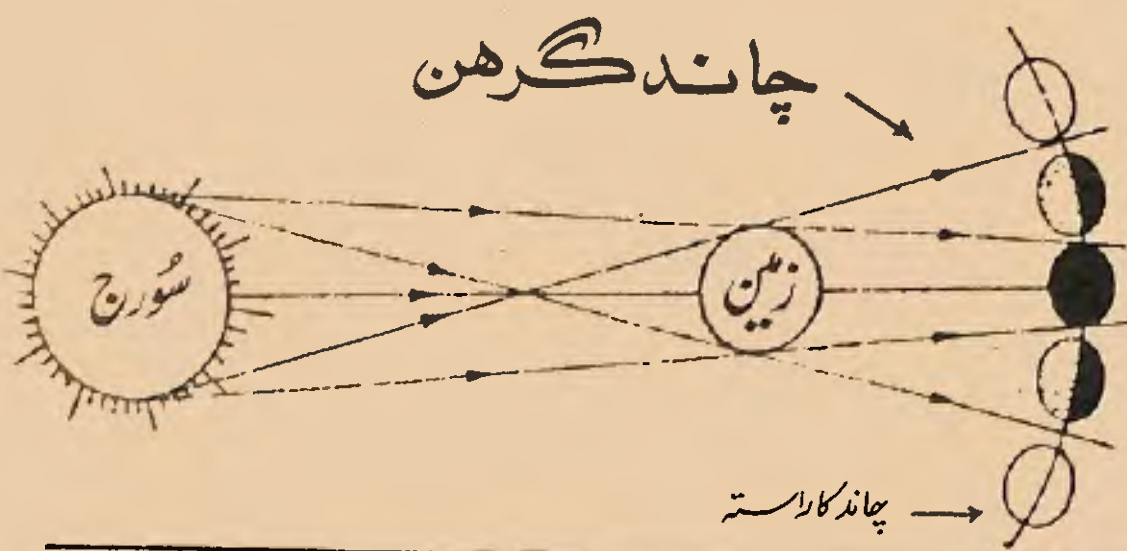
علم ہمیت کی اصطلاح میں چاند گرہن FULL MOON کے وقت ہوتا ہے اور سورج گرہن NEW MOON کے وقت۔ چاند گرہن کے وقت چاند مکمل نظر آتا ہے۔ اور سورج گرہن کے وقت چاند بالکل نظر نہیں آتا۔

گرہن ہونے کے لئے ضروری ہے کہ سورج چاند اور زمین تینوں ایک ہی لائن میں ہوں۔ یا قریب قریب ایک لائن میں ہوں۔ چاند اور زمین کے ایک دوسرے کے گرد گھومنے کی سطح میں اور دونوں کے سورج کے گرد گھومنے کی سطح میں کوئی پانچ ڈگری کا فرق ہے۔ اگر یہ فرق نہ ہوتا تو ہر مہینہ گرہن کی شرط پوری ہو جاتی۔ اور چاند گرہن اور سورج گرہن دونوں ہر مہینہ ہوتے۔ لیکن اس فرق کی وجہ سے ایک شمسی سال میں زیادہ سے زیادہ سات گرہن ہو سکتے ہیں۔ (جن میں سے چار یا پانچ سورج گرہن ہوتے ہیں۔ اور تین یا دو چاند گرہن ہوتے ہیں)۔ اور ایک شمسی سال میں کم سے کم دو گرہن ضرور ہوتے ہیں۔ اور یہ دونوں بھی سورج گرہن ہوتے ہیں۔

سورج گرہن کی تعداد چاند گرہن سے زیادہ ہوتی ہے۔ لیکن جب چاند کو گرہن لگتا ہے تو گرہن بہت وسیع علاقے سے نظر آتا ہے۔ اور سورج گرہن کم علاقے سے نظر آتا ہے۔ لہذا



چاند گرہن



تقابل شمسی برہمیت مخصوص میشود۔
در غیر تاریخ سیزدہم و چہار دہم
و پانزدہم اتفاق می افتد۔ و
پنجین کسوف شمسی برہمیت بر
شکل خاص در غیر تاریخ بست و
ہفت و بست و ہشت و بست
و نہم میشود۔“

(جج الکرامہ صفحہ ۳۲۲)

یعنی میں کہتا ہوں کہ اہل نجوم کے نزدیک
چاند گرہن، سورج کے مقابل آنے سے ایک
خاص حالت میں سوائے تیرہویں، چودھویں
اور پندرہویں اور اسی طرح سورج گرہن بھی
خاص شکل میں سوائے ستائیسویں، اٹھائیسویں
اور انتیسویں تاریخوں کے کبھی نہیں لگتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک عظیم الشان پیشگوئی

ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے آخری زمانے میں آنے والے مہدی
موجود کی شناخت کے لئے سورج گرہن چاند گرہن
کے بارے میں ایک عظیم الشان پیشگوئی فرمائی تھی۔
حضرت علی بن عمر البغدادی الدارقطنی
(۳۰۶ھ تا ۳۸۵ھ مطابق ۶۹۱ تا ۶۹۹ء)
بلند پایہ محدث گزرے ہیں۔ وہ اپنی سنن
دارقطنی میں حضرت امام باقر محمد بن علی
رحمۃ اللہ علیہ کی روایت سے یہ حدیث درج کرتے
ہیں۔

إِنَّ لِمَهْدِينَا آيَاتِينَ لَمْ تَكُنَا
مُنْذُ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
يَنْكَسِفُ الْقَمَرَ لِأَوَّلِ لَيْلَةٍ
مِنْ رَمَضَانَ وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ
فِي النَّصْفِ مِنْهُ وَلَمْ تَكُنَا
مُنْذُ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ -

(سنن دارقطنی جلد اول ص ۱۸۵)

مطبع انصاری دہلی

یعنی ہمارے مہدی کے لئے دو نشان مقرر ہیں۔ اور
جب سے کہ آسمان اور زمین پیدا ہوئے ہیں یہ
نشان کسی اور مامور کے حق میں ظاہر نہیں ہوئے۔ ان
میں سے ایک یہ ہے کہ مہدی موجود کے زمانے میں
رمضان کے مہینے میں چاند کو (اس کی مقررہ راتوں
میں سے) اولے رات کو گرہن لگے گا۔ اور سورج
کو (اس کے مقرر کردہ دنوں میں سے) درمیان میں
گرہن لگے گا۔ اور یہ ایسے نشان ہیں کہ جب سے
کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا، کبھی کسی
مامور کے لئے ظاہر نہیں ہوئے۔

اس حدیث شریف میں یہ بتایا گیا ہے کہ
چاند گرہن اول رات میں ہوگا اور سورج گرہن
درمیان میں۔ لہذا چاند گرہن کے لئے تیرہویں رمضان
اور سورج گرہن کے لئے اٹھائیسویں رمضان مقرر ہوئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ عظیم الشان
پیشگوئی ہمارے زمانے میں ایمان افروز رنگ میں
پوری ہوئی ہے۔ بانی احمدیہ مسلم جماعت حضرت
مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے
علم پاکر ۱۸۹۱ء میں یہ اعلان فرمایا کہ آپ ہی وہ
مسیح موعود اور مہدی موعود ہیں جن کے ذریعہ
اسلام کی نشاۃ ثانیہ مقرر ہے۔ اور ۱۸۹۲ء مطابق
۱۳۱۱ھ کو رمضان کے مہینے میں مقررہ تاریخوں
میں چاند اور سورج کو گرہن لگے۔ چاند گرہن ۱۳
رمضان المبارک کی ابتدائی رات ۲۱ مارچ کو ہوا۔
اور سورج گرہن ۲۸ رمضان المبارک بروز جمعہ
المبارک ۶ اپریل کو ہوا۔ دونوں گرہن قادیان
سے نظر آئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
نے ان گرہنوں کو بڑی تمدی کے ساتھ اپنی صداقت
کے نشان کے طور پر پیش فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی اس عظیم الشان پیشگوئی کے پورا ہونے
پر بہت خوشی کا اظہار فرمایا۔ الحمد للہ۔

۱۸۹۲ء کے گرہنوں کی تفصیل کے لئے
دیکھیں۔

THE NAUTICAL ALMANAC
LONDON 1894.

یہ کتاب انگلستان کی
ROYAL GREENWICH OBSERVATORY
CAMBRIDGE U.K. میں موجود ہے۔

ہندوستان کے اخبار
THE CIVIL AND MILITARY GAZETTE
LAHORE نے اپنے ۱۷ اپریل ۱۸۹۲ء کے
اخبار میں ۶ اپریل کے سورج گرہن کا اس طرح ذکر
کیا تھا۔

“THE ECLIPSE WAS
PERFECTLY OBSERVED
AT LAHORE YESTERDAY
BETWEEN 7-30 AND
9-30 A.M. WHILE IT
LASTED THE SUNLIGHT
WAS SO MUCH REDU-
CED AS TO REMIND
ONE OF THE PLEASANT
SUNSHINE ONLY OF
AN ENGLISH SUMMER'S
DAY.”

یعنی گرہن کامل طور پر لاہور سے کل شاہدہ کیا گیا۔ صبح
ساڑھے سات بجے اور ساڑھے نو بجے کے درمیان۔
جب تک گرہن رہا سورج کی روشنی اس قدر کم ہوگئی
تھی کہ انگلستان کے موسم گرما کی سورج کی خوشگوار
روشنی یاد آگئی۔

اعترافات کے جوابات

یہ اعتراف کیا جاتا ہے کہ حدیث شریف میں
اول رات کا ذکر ہے لہذا چاند گرہن یکم رمضان
کو ہونا چاہیے۔ جیسا کہ بیان کیا گیا ہے یکم رمضان

کو گرہن ہونا تاویزِ نچسہ کے خلاف ہے۔ لہذا
اول لیلۃ سے مراد چاند کی تیرہویں تاریخ ہے
ذکر پہلی تاریخ۔ یہ اس طرح بھی ثابت ہے کہ
حدیث شریف میں قمر کا لفظ استعمال ہوا
سے۔ نہ کہ ہلال کا۔ پہلی۔ دوسری اور تیسری
تاریخ کا چاند عربی زبان میں ہلال کہلاتا ہے۔
پچھٹی تاریخ سے آخر تک وہ قمر کہلاتا ہے۔
(آئرب الموارد)

اللہ تعالیٰ نے اول لیلۃ کے الفاظ
کو ایک اور رنگ میں بھی پورا کیا ہے۔
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی
کتاب نور الحق حصہ دوم میں الدارقطنی
کی حدیث کا ترجمہ اس طرح فرمایا ہے۔

”ہمارے مہدی کے لئے دو نشان
ہیں۔ وہ کبھی نہیں ہوئے۔ یعنی کبھی
کسی دوسرے کے لئے نہیں ہوئے
جب سے کہ زمین آسمان پیدا کیا گیا۔
اور وہ یہ ہے کہ رمضان کی رات
کے اول میں ہی چاند کو گرہن لگتا
شروع ہوگا۔ اور اسی مہینے کے
نصف باقی میں سورج گرہن ہوگا۔“

چنانچہ ۱۳۱۱ھ میں ۱۳ رمضان المبارک کو جو
چاند گرہن ہوا وہ رات کے شروع ہوتے
ہی ہو گیا۔ INDIAN STANDARD
TIME کے مطابق شام کو چھ بج کر چونتیس
منٹ پر چاند طلوع ہوا اور چھ بج کر چھپن منٹ
پر چاند گرہن شروع ہوا اور رات کے آٹھ
بج کر چھپن منٹ تک جاری رہا۔ اس
طرح اول لیلۃ کے الفاظ ایسے ایمان افروز
رنگ میں پورے ہوئے کہ انکار کی گنجائش
نہیں ہے۔

ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ سورج گرہن
چاند گرہن رمضان میں کئی دفعہ ہوئے ہیں۔ لہذا
۱۳۱۱ھ (۱۸۹۲ء) کے گرہن کو اہمیت نہیں
دی جاسکتی۔ یہ درست ہے کہ دقیقاً وقتاً
رمضان کے مہینے میں دونوں گرہن ہوتے ہیں
لیکن حدیث شریف میں معین تاریخوں کا ذکر
ہے۔ اور مدعی کا موجود ہونا ضروری شرط
ہے۔ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
کے الفاظ سے یہ مراد نہیں کہ ان تاریخوں میں
گرہن پہلے کبھی نہیں ہوئے۔ بلکہ یہ مراد ہے
کہ ایسے نشان کبھی کسی مدعی کے لئے ظاہر
نہیں ہوئے تھے۔ إِنَّ لِمَهْدِينَا
میں لام انادیت کا ہے۔ جس سے ظاہر
ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام
ان دونوں نشانوں سے فائدہ اٹھائیں گے۔
خاکسار نے جو تحقیق اپنے ساتھ
ہمیت دان DR. GOSWAMI
MOHAN BALLABH

کے ساتھ کی ہے اس سے ہمیں یہ معلوم ہوا
ہے کہ کم و بیش ہر ۲۲ سال میں ایک

سال یا مسلسل دو سال ایسے آتے ہیں جب کہ
چاند اور سورج دونوں کو رمضان کے مہینے
میں کسی نہ کسی جگہ گرہن لگتے ہیں۔ یہ ضروری
نہیں ہوتا کہ ایک ہی مقام پر دونوں گرہن
نظر آئیں۔ کسی معین جگہ سے معین تاریخوں
میں دونوں گرہنوں کا نظر آنا اس واقعہ کو
کافی نایاب بنا دیتا ہے۔ (تفصیل کے لئے
دیکھیں ریویو آف ریلیجنس جون ۱۹۹۲ء)
ایسا صدیوں میں ایک دفعہ ہوتا ہے۔ ہماری
تحقیق کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے وصال سے لے کر اب تک ۱۰۹ دفعہ
سورج گرہن، چاند گرہن دونوں رمضان
کے مہینے میں ہوئے ہیں۔ لیکن ان میں سے
صرف تین یا چار دفعہ ہی ایسا ہوا کہ ۱۳
رمضان اور ۲۸ رمضان کی تاریخوں میں یہ
گرہن قادیان سے نظر آسکتے تھے۔

مزید ایمان افروز بات یہ ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سے
لے کر اب تک صرف ۱۸۹۲ء ہی ایک
ایسا سال تھا جب کہ نہ صرف ۱۳ اور ۲۸
رمضان کو قادیان پر گرہن ہوئے بلکہ اول
لیلۃ کی پیشگوئی کے الفاظ اس طرح بھی
پورے ہوئے کہ چاند گرہن قادیان میں
رات کے شروع ہوتے ہی ہو گیا۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ
سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ
سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَآلِ مُحَمَّدٍ -

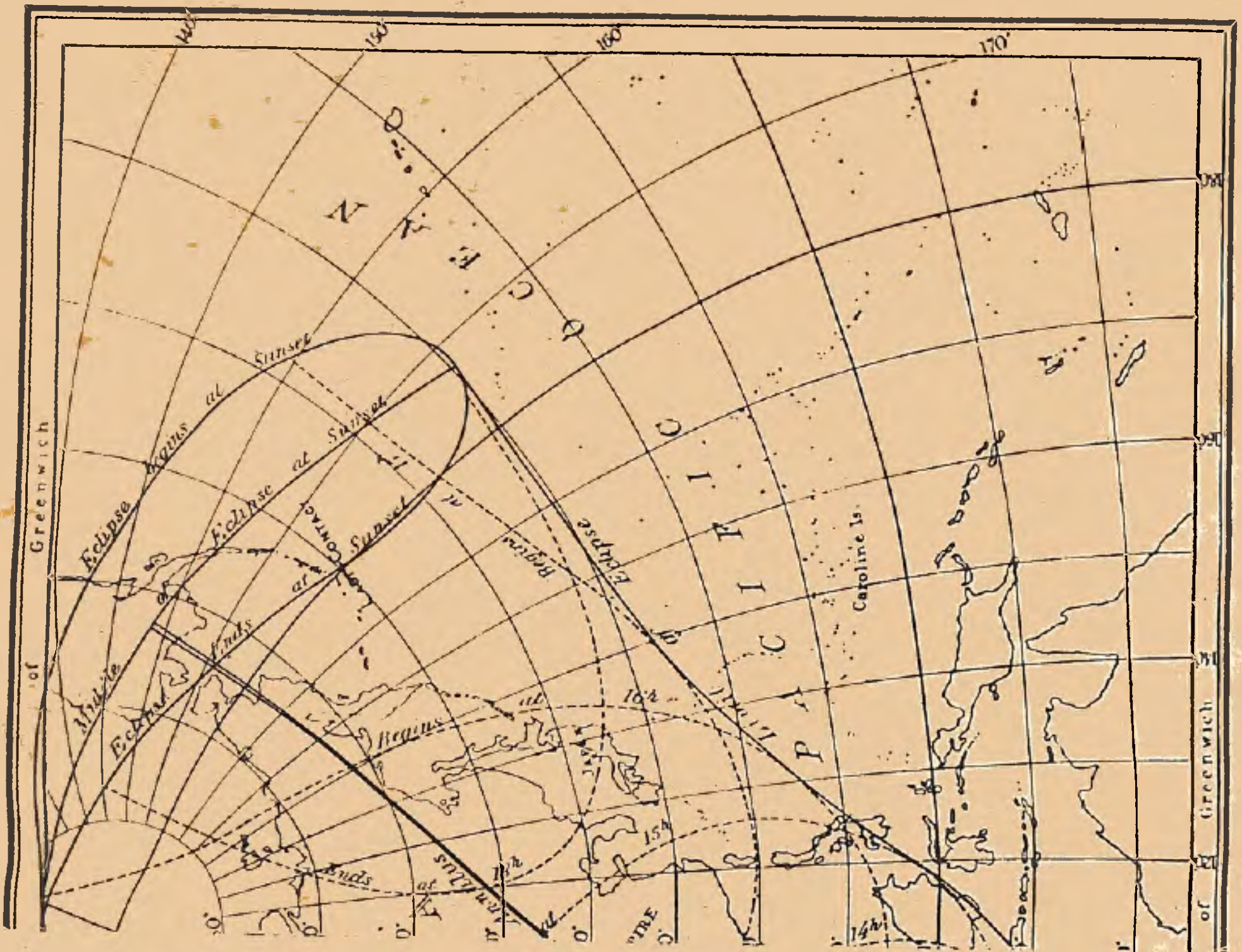
الغرض سیدنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی پیشگوئی بڑی باریکیوں کے ساتھ، بڑی
لطفات کے ساتھ، حسن و جمال کے ساتھ
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں
پوری ہوگئی۔

ہمارا تو یہ حال ہے کہ کئی دفعہ ہم یکم رمضان
کا تین بھی قطعی طور پر قبل از وقت نہیں
کر سکتے۔ اور چاند دیکھنے کے بعد اس کا تین
ہوتا ہے۔ گرہن کی تاریخوں کا تعلق اس بات
سے بھی ہے کہ کس روز چاند نظر آیا۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ عظیم
الشان معجزہ ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ
سے علم پاکر تیرہ سو سال بعد ہونے والے
گرہنوں کی صحیح تاریخیں بتا دیں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا
وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى
آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا
مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ -

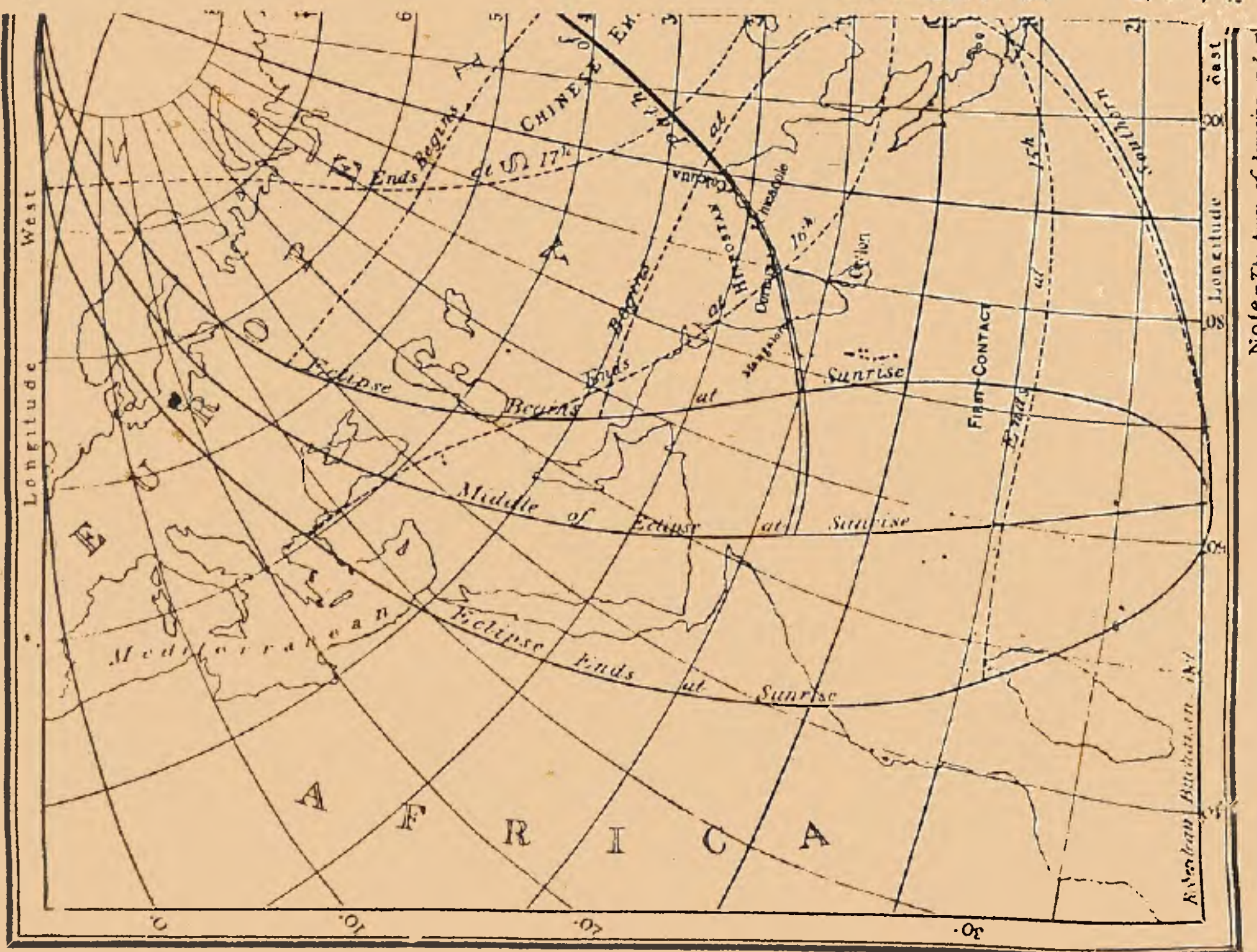
The Map given in the Nautical Almanac and Astronomical Ephemeris, London for the year 1894 for the Meridian of the Royal Observatory at Greenwich, published by the Lords Commissioners of the Admiralty shows that the Solar Eclipse ocured in 1894 was visible in India also.

ANNULAR ECLIPSE OF APRIL 04 1894.



Time as expressed in Greenwich Mean Time

ANNULAR ECLIPSE



Note - The hours of beginning and end

As given in Nautical Almanac

The Map of the Solar Eclipse occurred in 1895, which was visible in the western side of the world.

PATH OF THE MOON'S PENUMBRA
UPON THE SURFACE OF THE EARTH, DURING
THE PARTIAL ECLIPSE OF THE SUN,
MARCH 25, 1895.

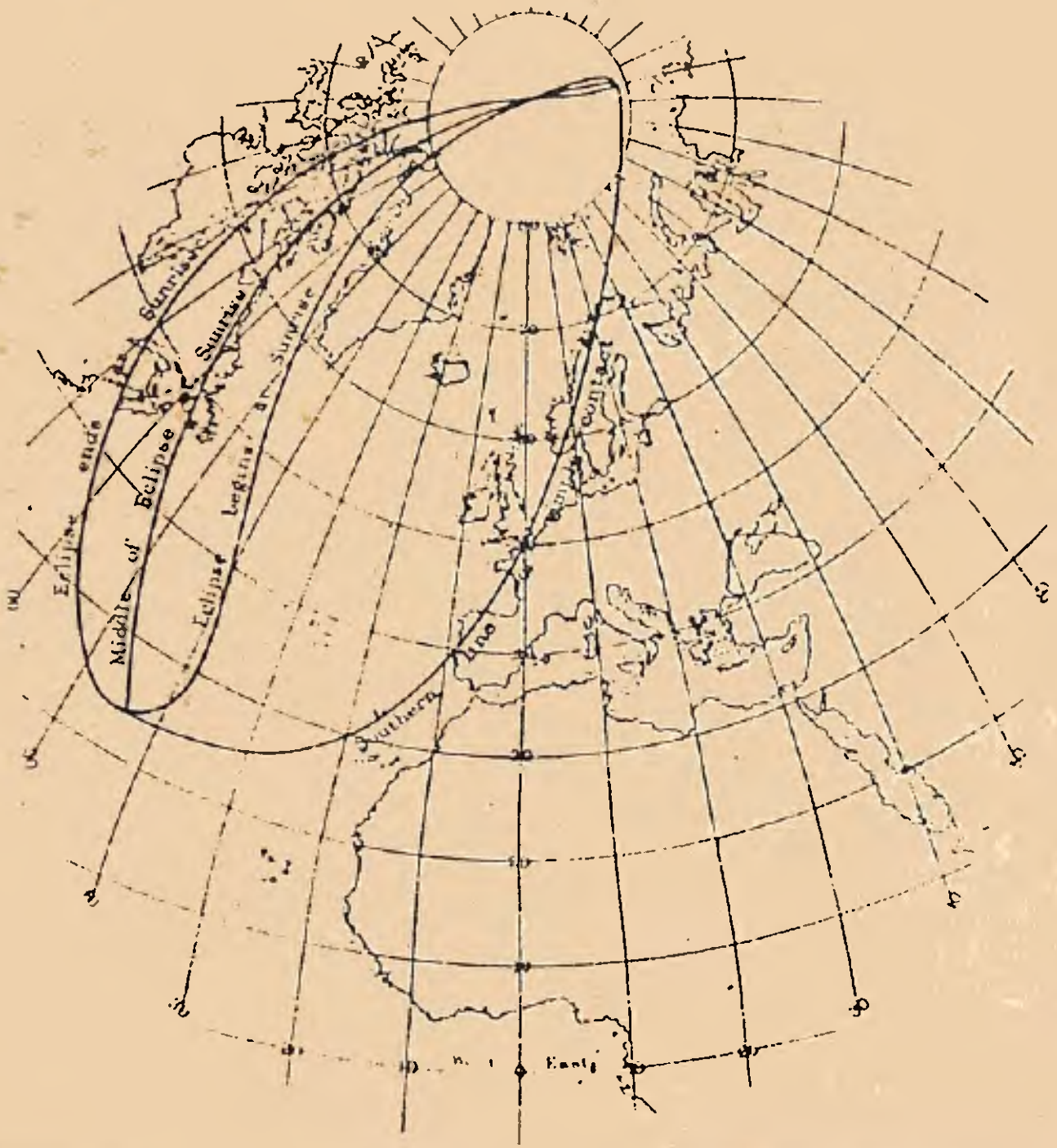
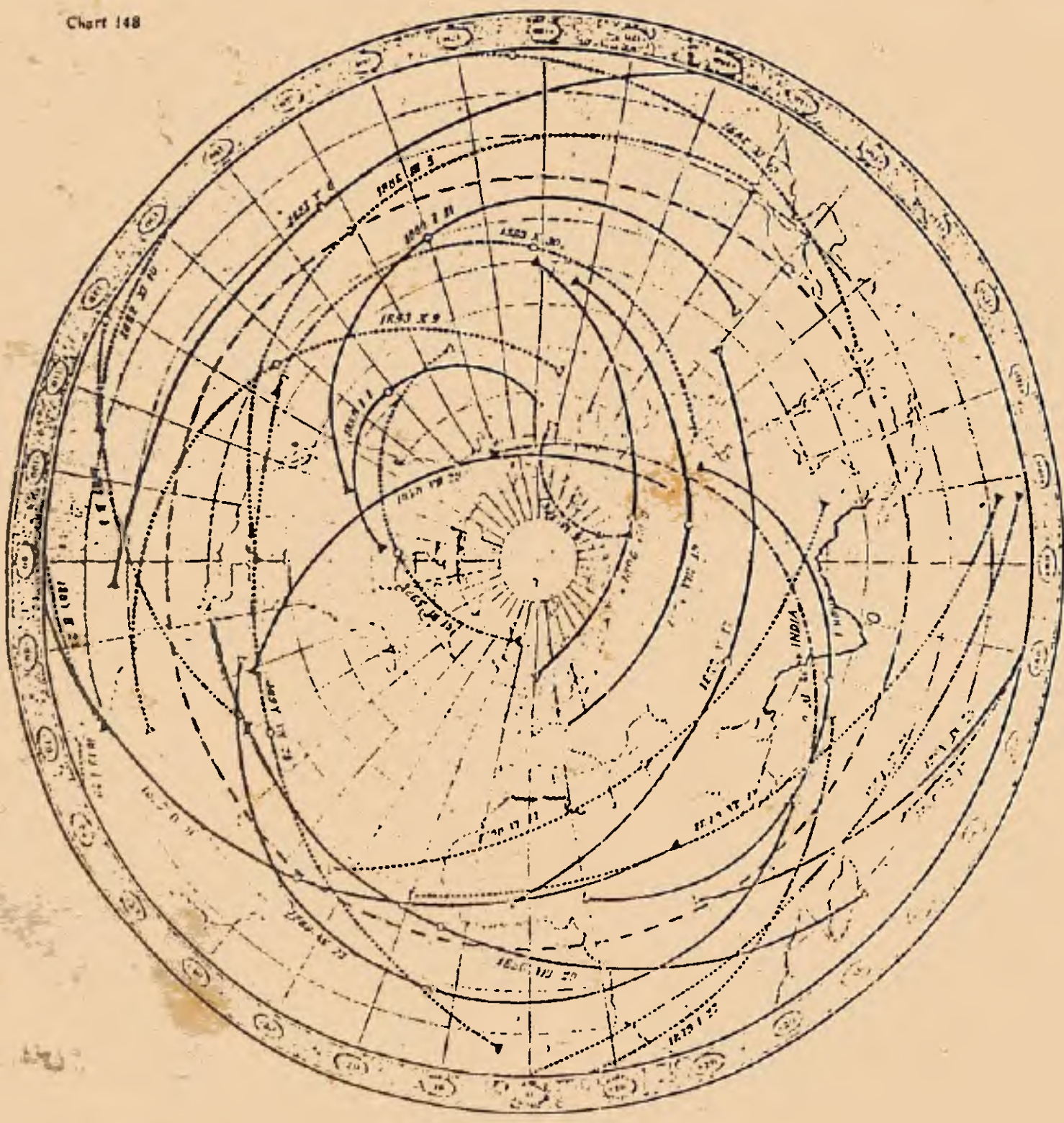


Chart 148



— totale
- - - - - partielle
- - - - - annulante

Greswain Datum

• Aufgangspunkt
• Mittagspunkt
• Untergangspunkt

(1877 II 16 bis 1896 I 22)

The Map given in Canon Der Fisternisse by Hifrath Prof Th. Rittler von Oppolzer shows that the Solar Eclipse occurred in 1894 was visible in India also.

ایک صدی پہلے

قادیان انق پر حیرت انگیز نشان کسوف و خسوف

مکرم محمد اعظم الکیر صاحب۔ ریلوے پاکستان

عظیم الشان پیشگوئی۔

آج سے ایک صدی پہلے قادیان و اراکان کے انق پر ایک حیرت انگیز نشان آسمانی کا ظہور ہوا۔ وہی نشان جس کا ذکر پرانے صحیفوں میں بھی ہے اور سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریباً چوبیس سو سال پہلے فرمایا۔

ان لم یهدینا آياتین
لم نکتون من ذلک خلق
السموات والارض
یکسف القمر لاول
لیلۃ من رمضان
وتکسف الشمس فی
النصف منه وکف
تکون من ذلک خلق اللہ
السموات والارض

(سنن دارقطنی مطبوعہ قاہرہ طبع ۱۹۶۶ء) یعنی ہمارے مہدی کے لئے در نشان مقرر ہیں اور جب سے آسمان اور زمین پیدا ہوئے ہیں یہ نشان اس طرز پر ظاہر نہیں ہوئے چاند کو ماہ رمضان میں (اس کی مقررہ تاریخوں یعنی ۱۳-۱۴ اور ۱۵ میں سے پہلے رات کو گرہن لگے گا جبکہ اسکا رمضان میں سورج کو (اس کی مقررہ تاریخوں یعنی ۲۷-۲۸ اور ۲۹ میں سے) درمیانی تاریخ کو گرہن لگے گا۔ جب سے خدا تعالیٰ نے آسمان و زمین پیدا کئے ہیں یہ دونوں نشان ظاہر نہیں ہوئے۔

انق قادیان پر ظہور

یہ کسوف و خسوف قادیان و اراکان کے انق پر ۱۳۱۱ھ مطابق ۱۸۹۲ء کے رمضان المبارک کی ۱۳ اور ۲۸ تاریخ کو ظاہر ہوئے۔ الف۔ چاند گرہن ۱۳ اور رمضان مطابق ۱۴ تاریخ بروز چہار شنبہ (بدھ) بروقت ۷ سے ۹ بجے شام ظاہر ہوا۔

ب۔ سورج گرہن ۲۸ رمضان مطابق ۱۶ اپریل بروز جمعہ بروقت ۶ سے ۱۱ بجے دن ظاہر ہوا۔ چاند اور سورج کو گرہن لگنا تو فنی قدر ممکنہ کا حصہ ہے۔ جب بھی ایک دوسرے کے گرد چکر لگاتے ہوئے چاند اور زمین کا چوڑا سورج کے گرد اس حالت میں آجائے کہ زمینوں ایک لائن میں ہوں تو چاند یا سورج کا گرہن ظاہر ہوتا ہے۔ زمین و درمیان میں ہو تو اس کا سایہ چاند پر پڑنے سے ہوئے چاند گرہن ظاہر کرتا ہے اور جب چاند درمیان میں ہو تو اہل زمین کے لئے سورج کا ایک حصہ نظر نہیں آتا اور اسے سورج گرہن کہتے ہیں۔ سائنس اور مشاہدات کی رو سے دنیا بھر کے ہیئت دالوں کا اتفاق ہے کہ چاند گرہن چاند کی طرف ۱۳-۱۴ اور ۱۵ تاریخ کو لگتا ہے جب کہ سورج گرہن چاند کی ۲۷-۲۸ اور ۲۹ تاریخ کو ہیں لگنا ممکن ہے۔ اس وقت ستاروں کے خلاف کبھی کوئی گرہن نہیں لگا اور ہمیشہ ایسا ہی ہوتا رہے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چودہ صدیوں میں ایک سو سے زائد مرتبہ چاند اور سورج کو رمضان میں گرہن لگا مگر حیرت انگیز بات یہ ہے کہ ۱۸۹۲ء میں یہ ٹھیک انہی تاریخوں پر لگا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تھیں۔ حالانکہ دنیا جانتی ہے کہ چاند کا آغاز زمین پہلی تاریخ معلوم کرنا ہی کتنا شواہد سے پرزنی از وقت گرہن کے معین تاریخیں بیان کر دینا کس قدر حیرت انگیز ہے!

حیرت انگیز نشانے

حدیث نبوی کے مطابق یہ کسوف و خسوف آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کے روحانی فرزند جلیل مہدی مہمود کی صداقت پر گواہی کے لئے مقررہ تاریخوں پر ظاہر ہونا مقرر تھے۔ چنانچہ ۱۸۹۱ء میں سرزمین قادیان پر حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ العارۃ والسلام نے سیرج مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ آپ کی تکذیب و تکفیر پر گواہی کی ضرورت پڑی تو ۱۸۹۲ء میں یہ عظیم آسمانی گواہ ظاہر ہو گیا۔ ایسا واقعہ کہ ایک طرف کوئی مذہبی مہدویت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع میں علیہ اسلام کا نوع بلند کر رہا ہو اور دوسری طرف تکذیب و تکفیر پر اس کی تائید میں بطور نشان آسمانی ماہ رمضان کی مقررہ تاریخوں پر کسوف و خسوف ظاہر ہوا، زمین و آسمان کی تخلیق سے اب تک کبھی نہیں ہوا۔ حضرت مہدی معبود علیہ العارۃ والسلام فرماتے ہیں۔

” چونکہ اس گرہن کے وقت میں مہدی معبود ہونے کا دعویٰ کوئی زمین پر بجز میر سے نہیں تھے اور نہ کسی نے میری طرح اس گرہن کو اپنی مہدویت کا نشان قرار دیا۔ کہ صد ہا اشتہار اور رسالے اردو اور فارسی اور عربی میں دنیا میں شائع کئے اس لئے یہ نشان آسمانی میر سے لئے متعین نہیں۔“

(حقیقۃ الہامی ص ۱۹۵) اسی طرز آپ فرماتے ہیں۔ ” ہمیں اس بات سے بخت نہیں کہ ان تاریخوں میں کسوف و خسوف رمضان کے مہینہ میں ابتداء دنیا سے آج تک کتنی مرتبہ واقع ہوا ہے ہمارا دعویٰ صرف اس قدر ہے

کہ جب سے اہل انسان دنیا میں آئی ہے، نشان کے ظہور پر یہ کسوف و خسوف صرف میر سے زیادہ میں میر کے لئے واقع ہوا ہے۔ مجھے یہ یقین کسی کو یہ اتفاق نصیب نہیں ہوا کہ ایک طرف تو اس نے مہدی معبود ہونے کا دعویٰ کیا ہو اور دوسری طرف اس کے دعویٰ کے بعد رمضان کے مہینہ میں مقرر کردہ تاریخوں میں کسوف و خسوف بھی واقع ہو گیا ہو اور اس نے اسے کسوف و خسوف کو اپنے لئے ایک نشان ٹھہرایا ہو۔ عرض صرف کسوف و خسوف خواہ ہزاروں مرتبہ ہوا اس سے بحث نہیں۔ نشان کے ظہور پر ایک مذہبی کے وقت صرف ایک دفعہ ہوا ہے۔“

(چشمہ معرفت ص ۲۱۵)

انق قادیان پر ظہور کے شواہد

جہاں تک ۱۸۹۲ء یا ۱۳۱۱ھ کے رمضان میں ظاہر ہونے والے کسوف و خسوف کا انق قادیان پر ظاہر ہونے کا تعلق ہے، اس سلسلہ میں چند امور انتہائی اہم ہیں۔ ۱۔ حضرت مہدی مولود علیہ العارۃ والسلام نے کئی اخبارات و رسالوں کے حوالہ جات کے ساتھ فوراً اس نشان کے ظاہر ہونے کا اعلان فرمایا۔ مثلاً ۱۸۹۲ء کی شائع فرمودہ کتاب نور الحق حصہ دوم اسی نشان کے تذکرہ پر مشتمل ہے اس کتاب میں ایک عربی قصیدہ میں فرماتے ہیں۔

” میری قوم امیران شان
رمضان میں ظاہر ہوا۔ خدایے
رحمان اور جبرائیل و جبرائیل سے
بس اگر توجہ سے تو ہمارے
دب کی آیات کو پڑھا اور وہ
آیت ہے کہ کسف القمر اور
ظلم سے آگے ہوا، پھر حدیث
ال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قرآن
شریف کا آیت کی شرح
میں یہ ہمارے بچا اور
حبیب کا کلام ہے۔ بس
اس کی طرف توجہ ہو اور ادنیٰ
لوگوں کا ذر چھوڑ دے۔“

آپ نے ایسا ذکر اردو عربی فارسی زبان میں بصورت نظم و متعدد کتب میں درج فرمایا ہے۔

۲۔ اہم اخبارات میں سے انگریزی اخبار رسول اینڈ ٹریڈ گزٹ ہايت ۱۸۹۴ء اور اخبار سراج الاخبار ہايت ۱۸۹۴ء میں مذکورہ تاریخوں پر اسی حلقہ قرین پر کسوف و خسوف کا نظر آتا درج ہے۔ اسی طرح کئی مختلفانہ کتب و تحریرات میں بھی ۱۳ اور ۲۸ رمضان کو کسوف و خسوف لگنے کا ذکر محفوظ ہے۔

۳۔ حضرت باقی سلسلہ صدیہ کے ارشاد پر ۲۸ رمضان المبارک کو سورج گرہن لگنے پر قادیان کی مسجد مبارک کی چھت پر سنت نبوی کے مطابق نماز کسوف و خسوف باجماعت ادا کی گئی جس کے معاً بعد ایک بزرگ حضرت میر محمد احسن صاحب امر وہی نے چار صفحات کا ایک اشتہار اسے نشان کے ظاہر ہوئے کے متعلق شائع کیا اور امت محمدیہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پوری ہوئے پر مبارکباد دی۔

۴۔ چاند سورج گرہن پر ایک انتہائی قابل قدر کتاب CANON OF ECLIPSES ہے جس میں آئین نامہ فلکیات پر مفسر J.R. VAN NEPHEW نے ۱۶۰۰ء میں نقشہ جات کی ۱۰۰ سے زائد تصویریں ۱۳۰ سال کے آٹھ ہزار سورج گرہن اور ۵۰۰ چاند گرہن کی تفصیل درج کی ہے۔ غیر معمولی یا خارق عادت کے پتوں پر اسی کتاب میں بہت قیمتی بیان ہے جس کی مطابقت ۱۸۹۲ء کے کسوف و خسوف کا نقشہ دیا گیا ہے اور یہ قادیان کے افق پر دیکھا جا سکتا تھا۔

۵۔ NAUTICAL ALMANAC ہايت ۱۸۹۴ء میں دیئے گئے نقشہ کے مطابق یہ کسوف و خسوف قادیان کے افق پر دیکھا جا سکتا تھا۔

۶۔ معروف سکالر محترم پروفیسر ڈاکٹر حافظ صالح محمد الدین صاحب سابق صدر شعبہ فلکیات عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد نے لمبی ریسرچ کے بعد بیان کیا کہ:

”کسی معین جگہ سے رمضان کی تاریخوں میں دو گرہنوں کا نظر آنا اس واقعہ کو ثابت بنا رہتا ہے۔ ۱۹۹۲ء کے گرہن کا دوسرے گرہنوں سے موازنہ

کرنا بہت ایسا انداز ہے۔ محترم پروفیسر صاحب موضوع نے ۱۸۹۴ء کے کسوف و خسوف کو افق قادیان سے ظاہر ہونا بیان فرمایا ہے۔ (برق قادیان ۱۰ اکتوبر ۱۹۹۱ء صفحہ اول)

۷۔ محترم پروفیسر صاحب موضوع کی درخواست پر حکومت ہندوستان کے ادارہ:

Meteorological Department postal Astronomical Centre کے رائے دہندگان نے تحقیق کے بعد بتایا کہ صرف ۱۸۹۴ء کے مائی والے گرہن قادیان سے مشورہ کردہ تاریخوں میں نظر آ سکتے تھے۔ ان شواہد سے عیاں ہے کہ ۱۸۹۲ء یا ۱۳۱۱ھ کے رمضان المبارک کے ۱۳ اور ۲۸ تاریخ کو ظاہر ہونے والے چاند اور سورج گرہن افق قادیان پر ظاہر ہوئے جہاں ایک مری مریخ اس نشان کے ظہور کے لئے خدا نے قادر کے حضور دعاؤں میں مصروف تھا۔

نشان کا پس منظر

فروری ۱۸۹۲ء میں حضرت مرزا غلام احمد اوداہانی علیہ الصلوٰۃ والسلام مہدی مہر نے اپنی شہرہ آفاق تصنیف نور الحق کا حصہ اول شائع فرمایا۔ اس میں اپنے خلاف ردانہوں فقہہ تکفیر و تکذیب پر آپ نے ایک حضور فریاد کیا ہے۔

”لے خدا کیا میں تیری طرف سے نہیں! اس وقت نعت تکفیر کی کثرت ہو گئی۔ چنانچہ بَيِّنَاتٌ بَيْنَ يَدَيْهِمْ قَوْمًا مَا يَخْفَىٰ ذَاتُهَا عَلَيْهِمْ قَالُوا لَنْ نَبْرَأَ لَكَ خَلْقًا تَوَّابِينَ“

لے خدا تو آسمان سے میرے لئے نہرت نازل فرما اور نصیبت کے وقت اپنے بندے کا مدد کے لئے آ۔

دو روز افق حصہ اول مطبوعہ زور ۱۸۹۴ء اس فریاد میں جس نشان کے ظہور کے لئے فریاد ہے اس کا ذکر کرتے ہیں:

”مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے میری تصدیق کے لئے آسمان پر یہ نشان ظاہر کیا ہے اور اس وقت ظاہر کیا ہے جب کہ مولیوں نے

میرا نام دجال اور کذاب اور کافر لگا کر رکھا تھا یہ وہی نشان ہے جسکی نسبت آج سے بیس برس پہلے برائین اجوبہ میں وعدہ دیا گیا تھا اور وہ یہ ہے۔

قُلْ عِنْدِي شَهِادَاتٌ مِّنْ اللَّهِ فَقُلْ إِنَّكُمْ مُّسَلِّمُونَ“

یعنی ان کو کہہ دے کہ میرے پاس خدا کی ایک گواہی ہے کیا تم اسے قبول کر دے یا نہیں؟ یاد رہے کہ اگرچہ میری تصدیق کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے بہت گواہیاں ہیں اور ایک سو سے زیادہ پیشگوئی ہے جو پوری ہو چکی ہیں جن کے لاکھوں انسان گواہ ہیں مگر اس الہام میں اسی پیشگوئی کا ذکر بعض تخصیص کے لئے ہے یعنی مجھے یہ نشان دیا گیا ہے جو آدم سے لے کر اس وقت تک کسی کو نہیں دیا گیا غرض میں خانہ کعبہ میں کھڑا ہو کر قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ نشان میری تصدیق کے لئے ہے۔“

اسی طرح ایک الہام ہے:

”قُلْ نَبِيٌّ أَنزَلَ عَلَيْنَا آيَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ يَلِينُ“

تمہارے لئے آسمان سے نشانات نازل کریں گے۔

انتظار و شوق دیدار کی مثال

افق قادیان پر ۱۸۹۴ء کے غیر معمولی کسوف و خسوف کے انتظار میں رہیں گے۔ بے تاب تھیں۔ اس کو قریب تر محسوس کرنے کے لئے حضرت مرزا ایوب بیگ صاحب آف کلاں اور ان کے بھائی کا بیان دیکھیں۔

”رمضان کے مہینہ میں چاند اور سورج کو گرہن لگنے کی پیشگوئی دار فطرت وغیرہ احادیث میں مذکور ہے۔ مہدی بیباں ہوتی ہے۔ مارچ ۱۸۹۴ء میں پہلے چاند اور رمضان میں گھنٹا بے باک اس رمضان میں سورج کو گرہن لگنے کے دن قریب آئے تو دونوں نے اپنی اس ارادہ سے کہ حضرت مسیح مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ یہ نشان دیکھیں اور کسوف لگے گا اور ان کی

تجدرات کی شام کو لاہور سے روانہ ہو کر قریباً گیا۔ بچے رات بھر اٹھے۔ اگلے دن علی الصبح (۶ مارچ ۱۸۹۴ء بروز جمعہ کو) گرہن لگنا تھا آندھی چل رہی تھی۔ بادل گر جتے اور بجلی لگتی تھی۔ سہا مخالف تھی اور مٹی آنکھوں میں پڑتی تھی۔ عدم جلی طرح نہیں اٹھتے تھے اور راستہ صرف بجلی کے چمکنے سے نظر آتا تھا۔ ساتھ آپ کے اہل وطن دوست مولوی عبدالعسی صاحب بھی تھے۔ سب نے ارادہ کیا کہ خواہ کچھ بھی ہو راتوں رات قادیان پہنچنا ہے۔ چنانچہ تینوں نے راستہ میں کھڑے ہو کر نہایت تضرع سے دعا کی کہ لے اللہ! جو زمین و آسمان کا قادر مطلق خدا ہے! ہم تیرے عاجز بندے ہیں۔ تیرے رخ کی زیارت کے لئے جاتے ہیں اور ہم پر رحم فرما، ہمارے لئے راستہ آسان کر دے، اور اس بار مخالف کو دور کر! ابھی آخری لفظ دنا کا منہ میں ہی تھا کہ ہوائے رخ بدلا اور بجائے سامنے کے پشت کی طرف سے چلنے لگی اور عمد منفرین گئی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہوا میں اڑتے جا رہے ہیں۔ تھوڑی دیر میں نہر پر پہنچ گئے۔ اس جگہ کچھ بونڈا باندی شروع ہوئی۔ نہر کے پاس ایک کوٹھا تھا۔ اس میں داخل ہو گئے۔ ان ایام میں گودا سپور کے ضلع کی اکثر سڑکوں پر ڈکیتی کی وارداتیں ہوتی تھیں دیا سٹائی جیل کے دیکھا تو کوٹھا خالی تھا اور اس میں دو اُپلے اور ایک موٹی اینٹ پڑی تھی۔ ہر ایک نے ایک ایک سر ہانے رکھی اور زمین پر گئے کچھ دیر بعد آنکھ کھلی، دیکھا تو ستارے نکلے ہوئے تھے اور آسمان صاف تھا اور بادل اور آندھی کا نام و نشان نہ تھا۔

چنانچہ پھر روانہ ہوئے اور سحری حضرت کے دسترخوان پر کھانی نماز کسوف سے صبح حضرت آندھی کے ساتھ کسوف کی نماز پڑھی جو کہ حضرت مولوی میر محمد احسن صاحب امر وہی نے مسجد مبارک

کی چھت پر پڑھائی۔ قریباً تین گھنٹے یہ نماز وغیرہ جاری رہی۔ کئی دوستوں نے شیشے پر سیاہی لگائی ہوئی تھی جس میں سے وہ گہرا لکھنے میں مشغول تھے۔ ایسی خفیف سی سیاہی شیشے پر شروع ہوئی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سامنے لگا کہ سورج کو گرہن لگ گیا ہے۔ آپ نے اس شیشے میں سے دیکھا تو نہایت ہی خفیف سی سیاہی معلوم ہوتی ہے۔ حضور نے انظار افسوس کرتے ہوئے فرمایا کہ اس گرہن کو ہم نے تو دیکھ لیا، مگر یہ ایسا خفیف ہے کہ عوام کی نظر سے اوچھل رہ جائے گا اور اس طرح ایک عظیم الشان پیشگوئی کا نشان مشتبہ ہو جائے گا حضور نے کئی بار اس کا ذکر کیا تھوڑی دیر بعد سیاہی بڑھتی شروع ہو گئی تھی کہ آدھاب کا زیادہ حصہ تاریک ہو گیا۔ تب حضور نے فرمایا کہ ہم نے آج خواب میں پیاز دیکھا تھا۔ اس کی تعبیر غم ہوتی ہے۔ سورج شروع میں سیاہی کے خفیف رہنے سے ظہور میں آیا۔

(اصحاب احمد جلد اول ص ۸۱-۸۰)

اسی طرح کے ذوق و شوق اور قلبی انتظار کی حالت میں پنجابی زبان کے معروف ادیب و شاعر حضرت مولوی محمد دلپنڈیر صاحب جو بہت ساری کتب اور پنجابی زبان میں تفسیر لکھنے کی دہر سے بہت مشہور ہیں۔ اس آسمانی نشان کے انتظام میں تھے اور نشان ظاہر ہوتے ہی قادیان پہنچے اور بیعت کر لی۔ آپ فرماتے ہیں۔

"۱۸۹۲ء میں کسوف خسوف کو دیکھ کر جو حضرت امام مہدی کا خاص نشان تھا۔ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کیا تھا"

(بھیرو کی تاریخ احمدیت از فضل الرحمن بسمل صاحب ص ۱۱)

بے مثال آسمانی نشان اور ایک جلیق

بندگان خدا! وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس نشان کی عظمت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ساری دنیا پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انتہائی غیر معمولی اور

حیرت انگیز پیشگوئی کا پورا ہونا روشن ہو رہا ہے۔ تخلیق ارض و سما سے اب تک اس بے مثل و بے مثال آسمانی نشان پر غور تو کریں۔

۱۔ چودہ صدیوں میں بیسویں صدیان مہدویت ہوئے جن کے احوال مختلف کتب میں محفوظ ہیں ان میں سے کوئی ایک مدعی ایسا نہیں ہے جس کی تاثیر و تصدیق کے لئے مقررہ تاریخوں پر کسوف و خسوف بطور نشان ظاہر ہوئے۔

حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سلسلہ میں ایک تاریخی جلیق دیتے ہوئے فرمایا۔

"کیا تم اس کی نظیر پہلے زمانوں میں سے کسی زمانہ میں پیش کر سکتے ہو؟ کیا تم کسی کتاب میں پڑھتے ہو کہ کسی شخص نے دعویٰ کیا کہ میں خدا کی طرف سے ہوں اور پھر اس کے زمانہ میں رمضان میں چاند اور سورج گرہن ہوا جیسا کہ اب تم نے دیکھا۔ پس اگر پہنچتے ہو تو بیان کرو اور تمہیں ایک ہزار روپے انعام ملے گا۔ اگر ایسا کر دکھاؤ۔ پس ثابت کرو اور یہ انعام ملے گا۔ اور میں خدا تعالیٰ کو اس عہد پر گواہ ٹھہراتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو اور خدا سب گواہوں سے بہتر ہے۔"

(نور الحق حصہ دوم۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ ص ۲۱۲)

روئے زمین پر بسنے والا کوئی شخص آج تک اس جلیق کو قبول نہیں کر سکا اور ہم تحری سے کہتے ہیں کہ نہ ہی کوئی قیامت تک قبول کر سکتا ہے۔

۲۔ افریقہ قادیان پر ظاہر ہونے والا یہ نشان علم میت کی روشنی میں مرتبین عرب سے شروع ہوا اور بہت سے ملکوں میں دیکھا جاسکتا تھا۔ اس سے اگلے سال ۱۸۹۵ء مطابق ۱۳۱۳ھ میں یہی کسوف و خسوف دوبارہ ظاہر ہوئے۔ مگر امریکہ و یورپ میں تاہم اس دفعہ چاند و سورج کے گرہن والے دنوں کی تاریخیں قادیان میں ۱۳۱۳ و ۲۸ ہی تھیں۔

افسوس صد افسوس ان نام نہاد دینی راہنماؤں اور مولویوں پر جو مکرار دعوام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ اس حیرت انگیز پیش گوئی

کے پورا ہونے پر حزن مسرت مانا کی بجائے حدیث نبوی کو ہی۔

ضعیف و غریب قرار دینے پر زور لگا رہے ہیں۔ ایسے تمام اعتراضات کے جواب میں حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"یہ حدیث ایک پیشگوئی پر مشتمل تھی جو اپنے وقت پر پوری ہو گئی پس جب کہ حدیث نے اپنی سچائی کو آپ ظاہر کر دیا تو اس کی صحت میں کیا کلام ہے۔۔۔۔۔ اس حدیث کو تو کسی شخص نے دشمنی وار نہیں دیا اور اہل سنت اور شیعہ دونوں میں پائی جاتی ہے اور اہل حدیث خوب جانتے ہیں کہ محدثین کا فتویٰ قطعی طور پر کسی حدیث کے صدق یا کذب کا مدار نہیں ٹھہر سکتا" (انجام آتم ۲۹۴)

اسی طرح فرمایا۔

"اگر کسی نے اکابر محدثین میں سے اس حدیث کو موضوع ٹھہرایا ہے تو ان سب میں سے کسی حدیث کا قول پیش تو کرو جس نے لکھا ہو کہ یہ حدیث موضوع ہے۔ اگر کسی جلیل الشان محدث کی کتاب سے اس حدیث کا موضوع ہونا ثابت کر سکو تو ہم فی الفور ایک سو روپیہ بطور انعام تمہاری نذر کریں گے جس طرح چاہو امانتاً پہلے جمع کرالو۔"

(تحفہ گوڑویہ ص ۲۵ طبع دوم)

۳۔ بعض لوگ نبی اول کیلئے من رمضان سے مراد چاند کی پہلی تاریخ کو گرہن لگنا بیان کرتے ہیں اول تو قانون قدرت کے خلاف ممکن نہیں کیونکہ لَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا دوسرے لگ بھی جائے تو دیکھئے گا کون پہلی کا چاند تو ایسے ہی آتنا پتو ما دکھائی دیتا ہے کہ بسا اوقات نظر ہی نہیں آتا۔

گرہن کے وقت چاند یا سورج کا کوئی حصہ لگ نہیں ہوتا بلکہ جزوی طور پر نظر نہ آنے کی حالت کو گرہن کہتے ہیں اس حوالہ سے ۱۳- ۱۴ اور ۱۵ تاریخ کے چاند کے سوا باقی پہلے جزوی طور پر دکھائی نہیں دیتے اس لئے معقول بات یہی ہے کہ گرہن انہی تاریخوں میں لگے جن میں کوئی حصہ

چاند اوچھل نہیں ہوتا اسباب لوگوں کو پتہ بھی لگ سکے۔

پھر نبی اول کیلئے کا مفہوم اول شب بھی تو ہو سکتا ہے کہ لوگ سوئے نہیں ہوں گے اور شروع ہوتے ہی یعنی اول شب گرہن ظاہر ہو گا۔ عملاً ایسا ہی واقع ہوا۔ اسی طرح سورج کی نسبت فِي النِّصْفِ مِنْهُ سے مراد نصف النہار کے وقت گرہن لگنا مراد لیا جاسکتا ہے جیسا کہ واقعہ بھی ظہور میں آیا۔

قبول حق کی دعوت

رمضان کی مقررہ تاریخوں میں افریقہ قادیان پر کسوف و خسوف ایسا حیرت انگیز نشان صداقت ہے کہ مہدی موعود کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کرنے کے علاوہ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلَّهِ كُنُوزٌ لَا يُخْفِيهَا إِلَّا مَنْ ارْتَضَىٰ مِنْ رُسُلٍ يَكْفُرُونَ کے مطابق خدا کے قادر کی ہستی پر یقین ہے قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت اس بے نشان کی چہرہ نمائی بھی تو ہے اسی طرح محبوب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر برہان قاطع ہے کیونکہ لَا يُظْهِرُ غَيْبَهُ أَحَدًا إِلَّا مَنْ ارْتَضَىٰ مِنْ رُسُلٍ يَكْفُرُونَ یعنی کسی رسول پر غیب کی بات خدا کے علم الغیوب ہی کھولتا ہے۔

پس اے روئے زمین کے رہنے والے تمام انسانو! زندہ خدا اور زندہ رسول کے بیان کردہ اس زندہ جاوید نشان آسمانی کی گواہی سے مہدی موعود علیہ السلام کو قبول کرو جسکی آواز ایک صدی سے فضا میں گونج رہی ہے "مجھے خدا تعالیٰ کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دے گا گئی ہے کہ میں اسکی طرف سے مسیح موعود اور مہدی موعود اور اندرونی و بیرونی اختلافات کا حکم ہوں" (الرئیس ص ۱۱)

آج مصنوعی سیاروں اور ڈش اینٹن کی مدد سے دنیا کے تمام براعظموں میں مسلسل اعلان ہو رہا ہے کہ مختلف مذاہب میں بیان لیکن زمین و آسمان کی تخلیق سے اب تک بے مثل و بے مثال آسمانی نشان کسوف و خسوف ظاہر ہو چکا ہے۔

یاد رہے کہ ۸۱ تو آچکا یہ راز تم کو شمس و قمر کا بتا چکا ۱۲۵ سالک سے لاکھوں سال کا خدا اس نشان کے ظاہر ہونے کی منادی کر رہے ہیں جس سے ہادی مہدی کی صداقت نظر افسوس ہے جس کے سننے کے کان ہوں سفیہ انتم عواصوت السماء جاء راجعاً بارجع نیز نشو از زمین امام کا مگر۔

نماز مہدی موعود علیہ السلام کی عمر الفصال

مقدس مذہبی کتب میں اس کا ایمان افروز تذکرہ

از مکرم چوہدری خورشید احمد صاحب برہمکار درویش قادیان

آخری زمانے (کلجنگ) میں مبعوث ہوئے
وہ موعود اقوام عالم کی آمد کا اشارہ
انیسویں صدی عیسوی کے آخری حصہ ہی میں
کہا گیا تھا۔ اور اقوام عالم نے ان تمام علامات
کو وسیع پیمانے پر نشر کیا۔ جو اس موعود کی
سچائی کے لئے ان کا مذہبی کتب و شریعت
میں پائی جاتی تھیں۔ ان علامات میں سے ایک
عظیم الشان علامت چاند و سورج گرہن کا
اہلی نشان تھا۔ جو اس موعود کی صداقت
ظاہر کرنے کے لئے مقدرہ شرائط کے ساتھ
آسمان پر نمودار ہونا تھا۔

اس منظر موعود اقوام کو درود نزاری
مسیح۔ سلطان مسیح موعود ہندی۔ معبود۔
سکہ کلکی آواز۔ بودھ میتریا۔ آج اس
وغیرہ ناموں سے پکارے گئے۔ لیکن حقیقت
کی رو سے بقول ہندوت پنڈت بھوانا ناٹھ علیہ تمام
نام ایک ہی شخصیت کے ہوں گے۔
رسول یک سالہ ۱۱۳۱ھ مطابق ۱۹۱۸ء آباد
یہ۔ بی بھارت) گویا اس کا ظہور فی سال
۱۱۳۱ھ کے مذہب میں ہوا۔

بسیار کہ حدیث نبویؐ وقت کے صحابہ کرام
احیائیت۔ الخ ردا علی منکر
باب صفحہ ۳۰۰ راجع الخیرین و کسوف
و خسوف مطبوعہ مطبعہ فاروقی (پہلی) میں
حضرت امام مہدی علیہ السلام کی صداقت
سے متعلق ایک نایاب قسم کے چاند و سورج
گرہن کا ذکر پایا جا تا ہے۔ ایسا بھارت
کے قدیم ترجمہ ہند و دھرم کی کتب و
شروح میں اور دیگر مذاہب کی کتب میں بھی
اس موعود عالم شخصیت کی سچائی ظاہر کرنے
کے لئے ایک اہمیت اہم گرہن کا ذکر ملتا ہے

پیشگوئی چاند و سورج گرہن اور آسمانی شریعت
مذکورہ بالا اسلامی کتب و شروح میں
حضرت امام مہدیؑ آخر زمان کی صداقت ظاہر
کرنے کے لئے چاند و سورج گرہن کا تذکرہ پایا
جا تا ہے۔

۱۔ مکتب دار فطنی بلوچہ ۱۸۸۱ء باب
صفحة صدقۃ الخسوف و الكسوف و خسوف
مطبوعہ مطبعہ فاروقی۔ مہلی۔ از علامہ محدث
حضرت علی بن عمر بغدادی (۱۸۳۲ھ قریباً)

۲۸۵ھ و ۹۱۸ھ تا ۹۹۵ھ) راوی
حدیث حضرت امام باقرؑ خاندان نبوت
کے درخشاں ستارے بشیرہ حضرت کے
پانچویں امام حضرت علیؑ کو م اللہ وجہ آپ
کے پردادا حضرت رسول خداؐ سے منعم اللہ علی
اللہ علیہ وسلم آپ کے پرانا تھے۔
حضرت محدث علی بن عمر بغدادی نے
حدیث رات ثلثینا ایتینا۔ الخ کو
اپنی سنن الاراقظنی میں احادیث کے سلسلہ
میں لکھا ہے اور الاراقظنی میں مزید احادیث
کے بارے میں بڑے وثوق اور اہمیت قیاسی
سے فرماتے ہیں کہ

”اے ابن بغدادی! یہ مت خیال کرو کہ
کوئی شخص حضرت علیؑ کے موعود ہونے
کی طرف کوئی جھوٹی حدیث منسوب
کرے گا ہے جبکہ کیا زندہ ہوں؟
(قول نخبہ الفکر صفحہ ۱۷۱ حاشیہ)
ترجمہ: یقیناً ہمارے مہدی کے لئے وہ
نشان مقدر ہیں کہ جب سے زمین و آسمان
کی تخلیق ہوئی یہ نشان ہمیں اور ماہور
من اللہ کے وقت اس کی سچائی ظاہر کرنے
کے لئے ہمیں ظاہر نہیں ہوئے۔ ان میں سے
ایک یہ ہے کہ ماہ رمضان میں خسوف کا
راتوں میں سے پہلی رات کو چاند کو اور
اسی ۱۵ رمضان میں کسوف کی تاریخوں
میں سے درمیانی تاریخ کو سورج کو گرہن
ہوگا۔“

یہ تو کہ یہ کسوف و خسوف ماہ رمضان
اور اس کی ۱۰ رات و معینہ تاریخوں اور
مہدی کی شرط کے ساتھ مشروط ہے۔
یہذا یہ شرائط اس گرہن کو بظہر بظاہر
ہیں۔ غالباً یہی سبب ہے کہ مذہب کتب
میں اس گرہن کی پیشگوئی کی گئی ہے۔ وہی
قسم کے عام گرہنوں کا ذکر مذہبی کتب میں
نہیں ملتا۔

۳۔ مکتوبات امام ربانی مجدد الف
ثانی جلد ۱ ص ۱۳۳
۴۔ الفتاویٰ الحدیثیہ مطبوعہ
مسر۔ مصنفہ حافظ ابن حجر۔ مصنفہ
سلامہ شیخ احمد شہاب الدین احمد ابن حجر
الہیثمی۔

۲۔ آخری گت مصنفہ مولوی محمد
رمضان حنفی۔ مکتبہ فی مطبوعہ ۱۳۴۸ھ
۳۔ عقائد الاسلام۔ مصنفہ
مولوی عبدالحق صاحب دہلی۔ مطبوعہ
۱۲۹۳ھ۔ ۱۳۱۳ھ۔ ۱۳۲۰ھ۔
۶۔ احوال الاخرہ۔ حافظ محمد حنفی
مطبوعہ ۱۳۳۰ھ۔ ص ۳۳
تیسریں جن سب توین سورج گرہن میں اس سے
اندر ماہ رمضان کے لئے روایت ہے
اسی طرح آخری گت میں درج ہے کہ
”کبھی ہیں کہ اس سال رمضان میں
سورج چاند کی گہن دونوں سہیں
پہلی تیسویں چاند کا گہن ہو
ستا تیسویں گہن سورج کا ہو“

ان دونوں اشعار میں سورج گرہن
کی تاریخ ۲۸ رمضان کی بجائے ۲۷ رمضان
لکھی گئی ہے جو سب سے زیادہ حدیث
شریف میں تکلف اللہ فی التمدین
صفحہ کے الفاظ آئے ہیں کہ سورج کو جمع
رمضان کے مہینہ میں اس کے غورہ گرہن
کے دنوں میں سے (۲۷-۲۸-۲۹) درمیان
دن یعنی ۲۸ رمضان کو گرہن ہوگا۔
۷۔ صحیح التکرار۔ فی آثار
القیامۃ۔ ص ۳۰۰۔ مصنفہ نواب
صدیق حس خاں صاحب مطبوعہ ۱۲۹۱ھ
۸۔ قیامت نامہ فارسی۔ (علامہ ابن
قیامت اردو) مصنفہ شاہ رفیع الدین
محدث دہلوی۔

۹۔ تصدیق ظہور مہدی۔ مکتبہ اردو
فیروز آباد۔ لاہوری۔
۱۰۔ حکمت باغ۔ ۱۹۱۹ھ مطبوعہ
دار المعارف حیدرآباد از مولوی
الوجہ احمد عباسی۔ لندن مجلس اشاعت
العلوم حیدرآباد۔ بھارت۔
۱۱۔ احوال الدین۔ ص ۱۳۰ حدیث
رات ثلثینا ایتینا۔ الخ
کے بعد لکھا ہے کہ یہ پیشگوئی ہندوستان
اور دیگر ملک میں عام طور پر شائع ہو
سکتی ہے۔
۱۲۔ عمار الاولیاء۔ جلد ۱ ص ۱۵۸
اس کتاب کی بارہم ۱۵۳۰ھ پر ظہور

امام مہدی علیہ السلام اور چاند و سورج گرہن
کی بحث کے بعد لکھا ہے بروئے روایت حضرت
ابی عبد اللہؑ
قال یسورج قائمنا اھل البیت
یوم الجمعة۔

ہمارا مہدی جمعہ کے روز ظاہر ہوگا۔
۱۳۔ رسالہ ترقیوں۔ مصنفہ صدیق
دیندار جن بشیشور سد ۳۸ (اردو)
۱۴۔ سرو دن۔ مکتبہ شائع کنندہ
محمد افضل شریف بیخ اسلام۔ مطبوعہ ۱۳۴۸
نومبر ۱۹۶۳ء یہ دونوں رسالے ترقیوں و
سرو دن لکھی زبان میں ہیں۔ لکھا ہے کہ
چاند و سورج گرہن ایک ہی مہینہ (رمضان)
میں ایک ہی نیکیش میں ہوگا۔ ص ۱۶
۱۵۔ اقرب الساعۃ۔ ص ۱۰۶
مکتبہ از نواب نور الحسن خان صاحب مطبوعہ
۱۳۴۰ھ۔

۱۶۔ مختصر تذکرہ قرظی۔ مکتبہ از
القطب الربانی شیخ عبدالوہاب شاعر علی گرہن
کی تفصیل دیتے ہوئے لکھا ہے کہ ”رات
الثلاثی تنکسف قرظی فی رمضان
یقیناً ماہ رمضان میں سورج کو دو دفعہ گرہن
ہوگا۔“

۱۷۔ اربعین فی احوال المہدیؑ
مصنفہ مولوی محمد اسماعیل شہید۔ دہلی۔
۱۸۔ آثار محشر۔ ص ۹ مطبوعہ ۱۸۶۹ھ
اس کتاب میں اس خاص گرہن کے بارے
میں لکھا ہے کہ

پیشتر اس ماجرہ کے امام
ہوگا جو اس سال میں ماہ صیام
اس میں ماہ و مہر کا لے با و خوف
ہوگا واقع یک خسوف و یک کسوف
ال علقۃ انان! اس انقلاب انگیز
واقعہ سے بچی جو ماہ رمضان اس سال
آئے گا اس میں چاند کا گرہن اور اسی
رمضان میں سورج کا گرہن واقع ہوگا۔
۱۹۔ المہدی فی الاسلام۔ مصنفہ سید
حن بصری مورخ؛
یہ کتاب جامع عثمانیہ حیدرآباد (بھارت)
میں موجود ہے۔

۲۰۔ ولی کامل شیخ محمد عبدالعزیز برہمکاری
مقتانی کی الہامی پیشگوئی ہے
”دوسرا غاشی ہمیری دو قرآن خواہد بود
از بے مہری و دجال نشان خواہد بود“
۱۳۱۱ھ میں مہدی اور دجال کے لئے
چاند و سورج گرہن دو نشان آسمان
پر ظاہر ہوں گے۔“

۲۱۔ حنفیہ بیان جناب احمد خاں صاحب
(برہمکاری) دلبر عبدالخالق خاں صاحب خانی۔
خاکوانی۔ مقتانی۔ ان کی شہادت ہے کہ
یہ بیت ولی کامل ملتان کے پچاس سال قبل

از مہدی الہام ربانی فرمایا تھا؟ ماخوذ اخبار
بدر قادیان۔ جلد شانزہمہ ص ۱۸ مارچ
۱۹۷۷ء

۲۱۔ قصیدہ مہدی بنیم۔ از مولوی خواجہ
عبد العزیز شملوی۔

۲۲۔ دیوان فارسی۔ از حضرت نعمت اللہ
دلی رحمۃ اللہ علیہ۔

۲۳۔ فارسی ادب۔ در عمدتاتاریان
مصنفہ پروفیسر براؤن۔

۲۴۔ پیکر شہین کیٹارگ۔ زفر نست
اسماء ادبا و فارسی مصنفہ ریو صاحب۔

۲۵۔ تذکرہ مجمع الفصحاء۔ مصنفہ رضا
قلی خان صاحب۔ بعنوان ”در انہار بعضے
از رموزات و کاشفات بر سبیل کنایات“
(بحوالہ کاشف مغالط قادیانی فی ردّ نشان
آسمانی۔ مولفہ چوہدری محمد حسین صاحبہ لاہور)
دیوان فارسی پر تنقید۔ از سر ایدوڈ
براؤن۔ پروفیسر کیمبرج یونیورسٹی۔ اصل متوطن
انگلیڈ۔ یہ ۱۸۹۷ء میں بھی رعکاسے
چار میل دور) بہا ثبوت کے مرکز گئے تھے۔ وہاں
کے مجاہدوں سے نقل قصیدہ ”مہدی بنیم“ حاصل
کی گئی۔ براؤن صاحب مستشرقین یورپ میں
سے چوٹی کے ادیب فارسی علم و ادب اور تاریخ
پر سند مانے جاتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:
”آپ (نعمت اللہ دلی) کی اپنے خاص رنگ
کی تمام نظائیں جو آپ نے الہامی انداز میں لکھی
ہیں ان کا ابھی تک لوگوں پر ایک خاص اثر
ہے۔۔۔۔۔ آپ عام طور پر رفتہ آخر
زمان اور ظہور امام مہدی کے متعلق پیش گوئیوں
وغیرہ لکھتے ہیں۔۔۔۔۔ بحوالہ کاشف مغالطہ۔
فی ردّ نشان آسمانی ص ۱۳۷۔“

دیوان فارسی میں مندرجہ قصیدہ ”مہدی
بنیم“ میں لکھا ہے کہ
آ۔ ح۔ م۔ دال سے خوانم
نام آن نامدار سے بنیم
مہدی وقت دعویٰ دوراں
ہر دوراں شہسوار سے بنیم
ماہ را بود سیاہ سے نگرم
مہر را دلفگار سے بنیم
میں مہدی آخر زمان اور عیسیٰ دوراں
ہر دو صفات کے حامل شہسوار کو دیکھ
رہا ہوں۔۔۔۔۔ اس امام عالی تبار کا نام احمد
دیکھ رہا ہوں۔۔۔۔۔ وہ میں چاند کو گرہن سے
سیاہ کاکھ دیکھتا ہوں۔ اور سورج کو گرہن
سے دل شکافتہ دیکھتا ہوں۔“

مہدی آخر زمان حضرت احمد علیہ السلام
کی سچائی کے لئے کامل چاند گرہن اور کامل
سورج گرہن میں ایک خاص صورت اور مجرب
یہ بتایا گیا ہے کہ سورج کے قلبی حصہ میں
گرہن کا اثر نمایاں ہوگا۔ جسے ”دلفگار“
کے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے یہ گرہن سورج

گرہن کی چار اقسام میں سے
ANNUAL TOTAL قسم کا بتایا
گیا ہے۔ جو کامل (TOTAL) اور
انولر (ANNUAR) کے درمیان
کی قسم ہے۔ جو سب سے زیادہ نادر و
نایاب ہے۔ اور اس کے ساتھ مہدی
و عیسیٰ کی صفات کے ساتھ ہموار احمد
کی موجودگی حقیقت میں اس قسم کے گرہن
کو عدم انحال بنا دیتا ہے۔
مخصوص چاند و سورج گرہن۔
قرآن مجید کی روشنی میں: قرآن مجید
میں چاند و سورج گرہن کے ایک خاص نشان
کی پیش گوئی فرمائی گئی ہے۔ چنانچہ قرآن
پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
وَحَسْبُ الْقَمَرِ وَالشَّمْسِ
وَالْقَمَرِ وَالشَّمْسِ وَالْقَمَرِ
وَالشَّمْسِ وَالْقَمَرِ
ترجمہ: سورج و چاند ہی
چاند کو گرہن لگے گا۔ اور اس گرہن میں
سورج بھی چاند کے ساتھ شامل ہوگا۔
اس وقت انسان کہے گا اب میں بھاگ
کر کہاں جا سکتا ہوں۔
گو یا امام مہدی کی سچائی کے لئے آسمان
پر چاند و سورج گرہن کا نشان برپا ہونے
پر کسی انسان کے لئے سوائے تسلیم کرنے
کے کوئی چارہ نہ ہوگا۔
یہودی کتب اور گرہن اہل بائبل
مقدس میں لکھا ہے کہ:
(۱)۔ ”بابل کی بابت بارنبوت جو
یسعیانہ بن اموص نے رویا میں پایا۔
”آسمان کے ستارے اور کوکب بے
نور ہو جائیں گے اور سورج طلوع آتے
ہوتے تاریک ہو جائے گا۔ اور چاند
اپنی روشنی نہ دیکھ سکے (یسعیانہ باب ۱۳)
آیت ۱۷۔“
(۲)۔ ”خداوند کا دن انفصال کی
دادی میں آہنچا۔ سورج اور چاند تاریک
ہو جائیں گے۔ اور ستاروں کا چمکنا
بند ہو جائیگا۔“
(یو۔ ایل باب ۳۳ آیت ۱۷۔ ۱۸)
(۳)۔ ”وہ دانی ایل تو اپنی راہ
چلا جا کہ یہ باقی آخر وقت تک بند
و سز مہر رہیں گے اور بہت لوگ پاک
کئے جائیں اور سفید کئے جائیں گے۔
لیکن شر بر شرارت کرتے رہیں گے۔
اور شریروں میں سے کوئی نہ سمجھے گا۔
پیر دانشمند سمجھیں گے۔ اور جس وقت
دانی قربانی موقوف کی جائے گی اور
بت تڑپے جائیں گے۔ (اور وہ
اُجڑنے والی کردہ چیز نصب کی جائے
گی۔“

ہر ایک ہزار دو سو سے دن ہوں گے۔
مبارک وہ جو ایک ہزار تین سو بنیس
روز تک انتظار کرتا ہے۔ پر تو اپنی راہ
لے جب تک کہ مدت پوری نہ ہو۔“
(دانی ایل باب ۱۷ آیت ۱۷۔ ۱۸)
وضاحت: شرارت موسویہ کی دائی
قربانی اسلامی شریعت کے آنے پر
منسوخ ہوگئی۔ اس نام پرستی کی بجائے
توحید قائم ہوئی۔ جبکہ خان کعبہ اور دیگر
مجاہد میں رکھے گئے بت فتح مکہ پر اور
پورے عرب کا بڑا بت طائف کا۔ ۱۱۷۰ء
میں ہٹا دیئے گئے۔ پس سوختی قربانی
اور مورتیوں کے بنائے جانے کا مد نظر
۱۱۷۰ء + ۹ یعنی ۱۱۷۹ء کے بعد
لیکن ۱۱۷۳ء ہجری سے پہلے اس
خاص گرہن کا وقوع میں آنا منقرض تھا۔
(۱۱۷۰ء و ۱۱۷۳ء دونوں سینچا
میں مزید پیش گوئیاں بھی پائی جاتی ہیں)
۲۔ سورج طلوع ہوتے ہوتے تاریک
ہو جائے گا۔ (یسعیانہ) اس سے مراد
ہے کہ سورج کو طلوع ہونے کے کچھ دیر
بعد جلوہ ہی گرہن لگے گا۔
۳۔ ستاروں کا چمکنا۔ انفصال کی
دادی مذہبی اصطلاح میں علماء کو نجوم فلک
سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ جب چاند و سورج گرہن
کے نشان کے بعد حتی و باطل میں تفریق تمیز کرانے
والا حکم و عدل ظاہر ہوگا۔ تو اس وقت کے
بے نور علماء کی بجائے وہی موجود حکم و عدل
فیصلہ کیا کرے گا۔ اور روحانی نور سے
عاری طبقہ مولویاں و علماء زمرہ اشرار
میں شامل ہونگے۔ کیونکہ وہ حکم و عدل
کے اشد ترین مخالف ہوں گے۔
عیسائی اُمت اور گرہن:۔ عیسائیوں کی
دوسری مذہبی مقدس کتاب انجیل ہے
اس میں حضرت مسیح کی بروز یاری رنگ میں
آمد کی اشارت دیتے ہوئے لکھا ہے کہ:
”و اور فوراً ان دنوں کی مصیبت کے
بعد سورج تاریک ہو جائے گا اور چاند
اپنی روشنی نہ دے گا اور ستارے آسمان
سے گرہن گئے۔۔۔۔۔ (متی باب ۲۴)
آیت ۲۹ تا ۳۱ مرقس ۱۳۔ ۸: ۱۰۔
لوقا ۲۱۔ ۲۵۔ ۲۸)
جب حضرت مسیح نبی حقیقت کے روپ
میں آدم بن کر تشریف لائیں گے تو
ان کی سچائی ظاہر کرنے کے لئے آسمان
پر چاند و سورج کو گرہن لگے گا حضرت
دانی ایل کے مطابق تاریخ خاص گرہن ۱۱۷۹ء
کے بعد واقع ہوگا۔
ہندو لٹریچر اور گرہن:۔ اہل ہنود کی
خالص مذہبی مقدس کتب ”رگ وید“ ”سام وید“
اور ”تھرو وید“ میں ایک خاص گرہن اور

خاص شخصیت کے ظہور کا حال لکھا ہوا ہے
تینوں ویدوں کے منتروں کے الفاظ بالکل
ایک جیسے ہیں۔
ترجمہ سام وید ”پور و آرچک۔ ادھیائے
۳۔ کھنڈت منتروں ۲۔ از پیارے
نال زمیندار برو۔ تھا۔ ضلع علیگڑھ۔ یوپی
۱۔ ”تھرہ سیاح (سیاہ) (گرہن کا چاند)
انسومتی کے سینہ میں دس ہزار کے ساتھ
جو اس کے اور گردھے بڑھ کر فرق ہو گیا۔
۲۔ اندر نے اپنی قوت کے ساتھ جب کہ
وہ بانپ رہا تھا۔ اس کی خواہش کی۔ بہادر
دل بادشاہ نے اپنے ہتھیار رکھ دیئے۔
۳۔ اس پرانے نے جوان چاند کو نیند
سے بیدار کیا۔ اور یہ چاند اپنی مذہور
راہ کو بہت سوں کے ساتھ ہو کر اس کے
ارد گرد میں طے کر رہا ہے۔ خدا کی اعلیٰ
تعمدتی کو اس کی عظمت کے ساتھ دیکھو جو
شخص کل مر گیا تو وہ آج زندہ ہے۔“
(سام وید باب چہارم۔ فصل اول پر یا فلک
۳۶۔ مطبعہ ودیا مانگر پریس برہم پور
۱۸۹۷ء۔)
”رگ وید“ ”مندل“ ”سوکت“ ”منتروں“
”۱۵۔ ترجمہ از عبدالحق دویار تھی۔
”مکرشن چندر (سیاہ چاند) انشومتی میں
جا ٹھہرا۔ سہزار کے ساتھ اندر قدرت کے
ساتھ محافظت کیا گیا ہے۔ بہادر دل نے فتح
کا نعرہ بلند کرتے ہوئے ہتھیاروں کو بے
رکھ دیا۔“ ”منتروں“۔
”وہ میں نے دور فاصلے پر چاند کو متحرک دیکھا
انشومتی کے ڈھلوان کنارے پر ایک سیاہ
بادل کی مانند جو پانی میں ڈوب گیا۔“ ”منتروں“
”وہ پھر کرہ (چاند) نے انشومتی سے روشنی
پا کر اپنے جسم کو اختیار کر لیا۔ اور اندر نے
برہمنی کے ساتھ مشترک قوموں کو جو اس
کے خلاف آئی تھیں۔ فتح کر لیا۔“ ”منتروں“
(بحوالہ میثاق البنین ص ۱۲۳ حصہ اول)
”تھرو وید“ ”مندل“ ”سوکت“ ”۱۳۔
”منتروں“ ”۹۔ کے الفاظ بھی ”رگ وید“ ”سام
وید“ جیسے ہیں۔
”و نہاحت ۱۔ بعض پیشگوئیاں بار بار
ظہور میں آیا کرتی ہیں۔ ویدوں میں پائی
جانے والی مندرجہ بالا پیشگوئی ایک بار
”سہزار والے نبی حضرت محمد مصطفیٰ
علیہ السلام کی صداقت ظاہر کرنے
کے لئے ”شوق القمر“ کے روپ میں ظہور میں
آئی۔ جبکہ فتح مکہ کے موقع پر لڑائی نے
اپنے ہتھیار پر سے رکھ دیئے تھے۔ اور اس
وقت آپ بادشاہ بھی تھے۔ دوسری
بار آپ کی لبت ثانیہ یعنی آخری زمانے
میں احمد کے وقت میں اس کا ظہور مندرجہ
جو کہ آپ کے کامل متبع روحانی فسر زندہ

دائمی عالمگیر اور کامل شریعت قرآن مجید کے حامل ہوں گے۔ وہ احمد لہجہ جنگ کے گونہ کہ دل نعت سے جیت لے گا۔

مبجھن بہا تھا سورہ اس :- شعرا و کرام میں بہا تھا سورہ اس کا مقام تمام شعرا سے ہے سورج کا سانا گیا ہے۔ جب کہ باقی ہے شعرا کو ستاروں سے تشبیہ دی گئی ہے۔ متفقہ طور پر آپ کو کرشنر بہت تسلیم کیا گیا ہے۔

”علم غیب جاننے والے کو کوئی (کوئی) کہا جاتا ہے۔ جس کا خدا سے قرینی تعلق ہو۔ جو خدا کو ایسی طرح جانتا ہو (تراشش اور آخری رسول صلوات از وید پرکاش M.A)۔

لغت کی رو سے کوئی - برعصا خدا اگلا پچھلا سب جاننے والا کو کہا جاتا ہے۔

(پرچندر کوش ص ۱۱)

بہا تھا سورہ اس نے اپنے بھجنوں میں کھکی اوتار حضرت کرشنر جی کی لغت شانینہ میں ان کا سجائی کا آسمانی نشان چاند سورج گرہن بتایا ہے جو ایک خاص یوگ کے نتیجے میں ۱۸۹۲ء کے بعد وقوع میں آئے گا۔

بجھن اے من و میرج کیوں نہ دھرم و ایک)۔

یوگنادر اون کا بیدا مشیونی جنم دھرم پورہ پچھم اتر دکشن چلنا دس پال پیر سے اکال مزو جگن پاپن ویا پے پر جا بہت مرے دشت دشت کو ایسا کہا میں جیسے کیت جرس چندر سورج کو راہو گر سے مرتب بہت بڑے کمانی بھگون تھے پر کٹھ ہوں اس سادھا کرے ایک سپر نوسو سے اور ایسا یوگ پڑے سپرورش تک سنت یوگ بیتے دھرم کا میں سورن بھولی پرتھوی پر بھولی نئی جگہ شا پیر سے سورہ اس یہ ہر کی لیلنا نارسے نہیں ٹرے اے من دھرم کیوں نہ دھرم

ترجمہ :- اس دنیا میں راون کے بیٹے سگما د جیسے ظالم ویا پی صفات لوگ بار بار پیدا ہوتے ہیں گے۔ اس زمانے میں مشرق مغرب شمال جنوب چاروں اطراف میں توہ پڑے گا۔

(۲) :- دنیا میں بنایا ہے وقت مومت سے پہلے کے لوگ بہت بڑی تعداد میں مارے جایا کریں گے۔ پتھر پر بد کردار اور دشت لوگ دوسرے بد اطوار۔ بد کردار ظالم اور شریر لوگوں کو بڑوں پر باد اور ہلاک کیا کریں گے۔ جیسے

کھیرے پتنگے جل مرتے ہیں۔

(۱) :- چاند اور سورج کو راتوں پیز کر کھانیا۔ (چاند و سورج کو کامل گرہن ہوگا) اص ویر میں موتا موتی بہت ہوگی۔ اس وقت کل یوگ کے اوتار کرشنر جی سمبوش ہو کر لوگوں کی اصلاح کر رہے ہوں گے۔

(۴) :- ایسا یوگ (اجتماع اجرام فلکی و گرہن) ایک ہزار نو سو ست و تالیس بجری (۱۸۹۲ء) گذر جانے کے بعد واقع ہوگا۔ ایک ہزار سال سنت بیک گذرنے کے بعد تک سمیع دھرم کی میل خوب پھیلے پھولے اور پھیلے گی؟

(۵) :- اس زمانہ میں سونے کے بھول زمین پر اپنی سدا بہار شان دکھاتے رہیں گے۔ اور دنیا کی دوبارہ نئے سرے سے کھیا پیدت ہو جائے گی۔ بہا تھا سورہ اس جی کہتے ہیں کہ یہ باقیں قادر مطلق عالم الغیب خدا کا لیلنا (کرمت و معجزہ) ہیں۔ جو نائنے سے میں نہیں مل سکتیں۔ پس اے دل ! تو صبر کر ! کہ یہ باتیں اپنے وقت پر بلاشبہ ضرور پوری ہو کر رہیں گی۔

نوٹ :- اعداد پر مشتمل پیشگوئیوں کے اصول کے مطابق بہا تھا سورہ اس کی پیشگوئی بابت گرہن کا ظہور ۱۸۹۲ء کے بعد لیکن ۱۹۰۰ء (ع ۲۰۰۰ برس) سے کم عرصہ میں ہوگا۔

(اصول ملاحظہ ہو۔ تراشش اور آخری رسول صلوات۔ مہمان۔ زید پرکاش M.A ویدک سنسکرت)

۲۔ سونے کے بھول۔ ہندوستان کی رو سے ہندوستان کی روحانی طاقت سے استعارہ ہے۔

رشتہ برہمن عا ۹ عا ۱ علی بحوالہ میشاق النہیلین (حد اقل ص ۱۱) یعنی کل یوگ میں بروز کرشنر جی حضرت احمد کے پیروکار رو جانبات سے معمور ہوں گے۔ وہ دور ننگ کہلانے کا ستہ ہوگا۔

یسکھ لٹریچر اور گرہن :- شری گرد گرتھ مراد جب آد میں لکھا ہے کہ : بلکہ ہمیں سب ملن بہت یوگن کا میں کوہ نہہ کنگ جی ڈنگ پرتھوول پونڈر جیہہ زسولئے شری جوناک مہا عک ۲۵۰۵

۲۵۰۶ گور میت پر لیس۔ امرتسر۔ گورو گرتھ صاحب کا یہ بیٹر امرتسر کی لاہور پری قادیان میں موجود ہے) :- ہمہ کلنگ کے زمانہ میں بل والے طاقتور (لوگ و بلاک) پھیل کیپٹ اور دعو کا فریب سے کام لیا کریں گے۔ لیکن طاقتور پائیس میں میں میل ملاپ اور

عدم المثال کرہن کا نشان ۱۸۹۲ء کو وقوع میں آیا جب کہ چاند کو ۱۳۰ ہزار رمضان المبارک ۱۳۱۲ ہجری بروز جمعرات بمطابق ۱۳ مارچ ۱۸۹۲ء کو کامل گرہن ۲۲ گھنٹے ہوا۔ یہ ہولی کا دن تھا۔ جو ہندوؤں کیلئے عید کا تہوار ہوتا ہے۔

سورج گرہن ۲۸ رمضان المبارک ۱۳۱۲ ہجری بروز جمعہ الوداع بمطابق ۶ اپریل ۱۸۹۲ء کو کامل گرہن ۲ گھنٹے ہوا۔ جمعہ الوداع مسلمانوں کے لئے چھوٹی عید کا دن ہوتا ہے۔

یہ نادر و نایاب قسم کا ضوف و کسوف قادیان۔ پنجاب۔ بھارت اور ایشیا کے کئی دوسرے ممالک میں بخوبی دیکھا گیا۔ اور اگلے سال ۱۳۱۳ء (۱۸۹۵ء) میں دوبارہ یہ نشان گرہن کرہ ارض کے مغربی ممالک امریکہ وغیرہ میں دکھائی دیا۔ قدرت نے تمام کائنات کو کھلی اوتار احمد علیہ السلام کی سجائی ثابت کرنے کے لئے سفر کر دیا۔ ۱۳۱۳ء و ۱۳۱۴ء دونوں قمری سالوں میں قادیان۔ بھارت میں رمضان المبارک کی ۱۳ مارچ ۲۸ تاریخیں تعین دونوں متصلہ سالوں میں گرہن کی تاریخوں کا ایک ہونا ہی قدرت خداوندی کی بہت بڑی کرمت ہے۔

اے اقوام عالم ! آپ سب کا موعود و مہمورد آچکا۔ اپنی عاقبت سنوارنے اور قرب الہی پانے کے لئے اسے قبول کریں۔ اس موعود کے بعد آپ کے خیالات کے مطابق کوئی موعود نہیں آئے گا۔

اب میر لید اوروں کا ہے انتظار کیا توہ کر دو کہ جینے کا ہے اعتبار کیا

درخواست دعا

محترمہ سیدہ امۃ الغدوس بیگم صاحبہ مدارجہ اہل اللہ بھارت بیگم محترم صاحبہ مزادیم احمد صاحبہ ناطرا علی دامیر جماعت احمدیہ قادیان کی آنکھ کا کامیاب آپریشن حیدرآباد میں ۲۴ فروری کو ہوا تھا کی عرصہ بعد آنکھ میں پریشانی تکلیف اور کئی جسی کی وجہ سے دوبارہ ہسپتال میں داخل ہونا پڑا۔ اتفاقاً کونے پر موصوفہ گھر آگئیں۔ اب دو روز سے آنکھ میں کچھ جلن سی محسوس ہوا رہی ہے۔

احباب جماعت سے محترمہ موصوفہ کی شفائے کاملہ دعا جلد کے لئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے موصوفہ کو صحت و سلامت والی درازی بخشا فرمائے۔

(ادامہ)

عیدم النظر نشان کسوف و خسوف سائنسدانوں کی نظر میں

حجی موہن ولہ۔ صالح محمد اللہ دین۔ شعبہ فلکیات عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد

نوٹ: یہ تحقیقی مقالہ نیشنل سمپوزیم پنجابک منقذہ سردی ۱۹۹۲ء بمقام کلکتہ میں پیش کیا گیا تھا!

ترجمہ: بلال احمد شمیم قادیان

FREQUENCY OF ECLIPSES IN THE MONTH OF RAMAZAN

SALEH MOHAMMED ALLADIN AND G. MOHAN BALLABH

Centre of Advanced Study in Astronomy, Osmania Univeristy, Hyderabad-500 007

Abstract : Astronomy has its contact with various branches of science on one hand and religion on the other. The present paper has been motivated by a prophecy found in Islamic literature according to which lunar and solar eclipses on particular dates of Ramazan will serve as signs for a great Religious Reformer. It is found that in a period of about 22 years, we generally have two consecutive years in which both lunar and solar eclipses occur in the month of Ramazan over some part of the world or the other. But the occurrence of both the eclipses on the specified dates of Ramazan from a given place is quite rare.

The study of the frequency of eclipses dates back to ancient times. The ancient Babylonians noted that eclipses occur in the same sequence after a period of about 18 years; known as the Saros. The sequence of eclipses recurs after 18 years and 10 and 1/3 days or 11 and 1/3 days depending upon the number of leap years these contain. This period corresponds to nearly 243 lunations (a lunation is the interval between one new moon to the next new moon and nearly 242 draconic months (a draconic month is the time taken by the moon to go from one node to the same node again). Resonance between these two periods produces the Saros period, after which the moon and the sun return very nearly to the same relative position. It also turns out that this interval is nearly equal to 239 anomalistic months (an anomalistic month is the interval between moon's two successive crossing of the perigee)

We appreciate the statement made by Professor Das Gupta in the Inaugural Session that astronomy is a link between science and spirituality. We have been motivated to study the frequency of the eclipses in the month of Ramazan by a well known prophecy found in Islamic literature according to which lunar and solar eclipses on particular dates of Ramazan would serve as signs of a great Religious Reformer. Darqutani, an eminent authority on Hadees, i.e. Sayings of the Holy Prophet Muhammad (may peace and blessing of God be on him), who lived from 918 to 995 of the Christian Era (C.E.) had recorded that the Holy Prophet (peace and blessing of God be on him) said :

"For our Mahdi (Spiritual Reformer) there are two signs which have never appeared before since the creation of the heavens and the earth, namely, the moon will be eclipsed in the first night in Ramazan (i.e. on the first of the nights on which lunar eclipses can occur) and the sun will be eclipsed on the middle day of Ramazan (i.e. on the middle one of the days on which solar eclipse can occur); and these signs have not appeared since the creation of the heavens and the earth."

There are prophecies in other religions also that eclipses will serve as signs for a great

spiritual reformer (1).

A lunar eclipse occurs at full moon and a solar eclipse at new moon. The month of the Islamic Calendar begins with the sighting of the lunar crescent and not from the new moon as given in astronomical almanacs. Hence the dates of the Islamic Calendar may differ from place to place. If the Hijri Calendar is used, the dates on which a lunar eclipse can occur are 13, 14, and 15; and the dates on which a solar eclipse can occur are 27, 28, and 29 (2). The prophecy thus requires that the lunar eclipse should occur on the 13th Ramazan and the solar eclipse on the 28th Ramazan.

Hazrat Mirza Ghulam Ahmad, the Holy Founder of the Ahmadiyya Muslim community (peace be on him) claimed to be the Promised Divine Reformer in the year 1891 in Qadian, Punjab, on the basis of Divine revelations which he received. The prophesied eclipses in 1894 and he declared on oath that the lunar and solar eclipses were Divine Signs for him. The lunar and solar eclipses both occurred in the month of Ramazan on the specified dates at Qadian in 1894 (1411 Hijri).

It should be noted that the prophecy does not say that lunar and solar eclipses never occurred on the specified dates of Ramazan in the past, but it does clearly say that such eclipses never occurred earlier as Signs. Nevertheless it is of interest to study how rare is the occurrence of the lunar and solar eclipses on the specified dates.

We have investigated the following questions :-

- How often do lunar and solar eclipses both occur in Ramazan ?
- How often do these eclipses occur on the specified dates of Ramazan at Qadian (75° 23' E, 31° 49' N) ?

We have studied the eclipses of the two centuries 1800-2000. We used Prof. T.R. von Oppolzer's Canon of Eclipses (3) to obtain the lunar and solar eclipses that occurred in Ramazan. The Moon Tracker and the Sun Tracker Software of Zephyr Services (4) were used to obtain maps indicating the regions from which eclipses could be seen. The times of the new moon preceding Ramazan were

خلاصہ علم فلکیات کا تعلق ایک طرف جہاں سائنس کے مختلف شعبہ جات سے ہے

وہاں دوسری طرف مذہبی عقائد سے بھی ہے۔ اسلامی کتب میں یہ پیشگوئی درج ہے کہ ماہ رمضان کی مخصوص تاریخوں میں کسوف و خسوف کا وقوع پذیر ہونا ایک عظیم روحانی مصلح کے ظہور کے نشان کے طور پر ہوگا۔ مشاہدہ میں آیا ہے کہ تقریباً بائیس سال کے عرصے کے بعد لگاتار دو سالوں میں دنیا کے کسی نہ کسی حصہ میں ماہ رمضان میں سورج اور چاند کو گرہن لگتا ہے۔ لیکن ماہ رمضان کی مقررہ تاریخوں میں سورج اور چاند دونوں کو گرہن لگنے کا واقعہ شاذ و نادر ہی ظہور میں آتا ہے۔

زمانہ قدیم سے ہی اس بات کی تحقیق جاری ہے

کہ کسوف و خسوف کی تکرار کتنے عرصہ بعد ظاہر ہوتی ہے۔ اہل بابل نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ تقریباً ۱۸ سال بعد سورج اور چاند کا گرہن دوبارہ پہلے والی ترتیب میں ظاہر ہوتا ہے۔ ایسا تقریباً ۱۸ سال پہلے ۱۰ دن بعد اور سال کیسے کی صورت میں ۱۸ سال پہلے ۱۱ دن بعد ہوتا ہے۔ یہ عرصہ ۲۳۳ قمری مہینوں کے برابر ہوتا ہے۔ سمپوزیم کی افتتاحی تقریب میں پروفیسر داس گپتا نے بہت خوب کہا ہے کہ سائنس اور مذہب کے درمیان علم فلکیات رابطہ پیدا کرتا ہے۔ رمضان کے مہینوں میں کسوف و خسوف کی تکرار کی تحقیق کرنے کی تحریک ہمیں اسلامی کتب میں موجود اس پیشگوئی سے ہوئی کہ ماہ رمضان کی مخصوص تاریخوں میں کسوف و خسوف کا ظاہر ہونا ایک عظیم روحانی مصلح الزمان کے ظہور کے نشان کے طور پر ہوگا۔ ایک معتبر محدث دارقطنی (۹۱۸-۹۵۵) سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

"ہمارے مہدی کے لئے دو نشان مقرر ہیں۔

اور جب سے زمین اور آسمان پیدا ہوئے ہیں یہ

نشان کسی اور امور کے حق میں ظاہر نہیں ہوئے

ان میں سے ایک یہ ہے کہ مہدی موجود کے

زمانے میں چاند کو (اس کی مقررہ راتوں میں سے)

اولی رات کو گرہن لگے گا اور سورج کو (اس کے

مقرر کردہ دنوں میں سے) درمیان میں گرہن لگے

گا۔ اور یہ نشان ایسے ہیں کہ جب سے اللہ تعالیٰ

نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا کبھی کسی امور کے

لئے ظاہر نہیں ہوئے"

دوسرے مذہب میں بھی ایسی پیشگوئیاں موجود ہیں

جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسوف و خسوف ایک روحانی

مصلح کی سچائی کے نشان کے طور پر ظاہر ہوں گے۔

چاند گرہن چودھویں کے چاند کے دن اور سورج گرہن

چاند کی پہلی رات کو لگتا ہے۔ اسلامی قمری مہینہ ہلال

taken from the U.S. Naval Observatory Circulars (5). These were used to estimate the dates of Ramazan at eclipses at Qadian.

Our results are given in Table 1. It may be noted from the Table that in a period of about 22 years, we generally have two consecutive years in which both lunar and solar eclipses occur in the month of Ramazan over some part of the earth or the other. In the two centuries 1800-2000 C.E., both lunar and solar eclipses occurred in the month of Ramazan 17 times. Out of these, 9 times neither the lunar eclise nor the solar eclipse was visible from Qadian, 6 times the lunar eclipse was visible but the solar eclipse was not visible. Once the solar eclipse was visible but the lunar eclipse was not visible. Only in the year 1894, both the eclipses were visible from Qadian and these also occurred at Qadian on the prophesied dates.

Our study thus shows that although eclipses are phenomena that occur frequently, the occurrence of lunar and solar eclipses on the

specified dates of the Islamic Calendar at a specified place on the Earth is quite a rare event. The Holy Prophet (peace and blessings of God be on him) made such a marvelous prophecy which was exactly fulfilled in our age.

References

1. Saleh Mohammed Alladin, The Review of Religions (London) Vol. 86 No. 11, November 1989, pp. 3-24.
2. Saleh Mohammed Alladin and G. Mohan Ballabh, Mahavisva (Calcutta) Vol. 2 No. 1, 1989, pp. 8-11.
3. T. R. Von Oppolzer, Cannon of Eclipses, Dover Publications, New York, 1962.
4. The Moon Tracker and the Sun Tracker Software of Zephyr Services, 1900 Murray Ave, Dept. A, Pittsburgh, Pa 15217, U. S. A.
5. U. S. Naval Observatory Circulars No. 112 (dated April 8, 1966) and No. 119 (dated February 23, 1968).

کے ظاہر ہونے پر شروع ہوتا ہے زکوة اسی دن سے جو کہ فلکیاتی تقویم میں بتائی گئی ہلال کے ظہور کی تاریخ ہے۔ لہذا اسلامی مہینہ کی تاریخوں میں خطہ ارض کے اعتبار سے فرق ہو سکتا ہے۔ ہجری قمری تقویم کے مطابق ۱۳-۱۴-۱۵ ایسے سے کسی بھی تاریخ کو چاند گرہن اور ۲۴-۲۸-۲۹ میں سے کسی بھی تاریخ کو سورج گرہن لگ سکتا ہے۔ یہ پیشگوئی کے مطابق چاند گرہن رمضان کی ۱۳ تاریخ کو اور سورج گرہن ۲۸ تاریخ کو لگنا قرار پاتا ہے۔

خالگیر جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے ۱۸۹۱ء میں اللہ تعالیٰ سے اہام پاکر سورج موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا۔ ۱۸۹۳ء (۱۳۱۱ھ ق) میں دارقطنی کی مروی حدیث کے مطابق ماہ رمضان کی مقرر شدہ تاریخوں میں جب سورج اور چاند گرہن لگا تو آپ نے خدا کی قسم کھا کر یہ دعویٰ کیا کہ یہ دونوں گرہن میری سچائی کے نشان کے طور پر ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ بات قابل غور ہے کہ پیشگوئی میں یہ نہیں کہا گیا کہ ماضی میں ماہ رمضان کی مقررہ تاریخوں میں کبھی گرہن نہیں لگا بلکہ واضح طور پر یہ بیان کیا گیا ہے کہ ایسے گرہن کبھی کسی ماہ میں اللہ کی سچائی کی تائید میں ظاہر نہیں ہوئے۔

اس سلسلہ میں ہم نے درج ذیل امور کی تحقیق کی ہے:

- (۱) ماہ رمضان میں کسوف خسوف کتنی مرتبہ ہوئے؟
- (۲) قادیان (75° 23' E, 31° 49' N) میں ماہ رمضان میں کسوف خسوف کتنی مرتبہ ظاہر ہوئے؟

ہم نے ۱۸ ویں اور ۲۰ ویں صدی کے درمیان ظاہر ہونے والے گرہنوں کا جائزہ لیا جس کا نقشہ ساتھ ہی دیا جا رہا ہے۔ ہم نے ماہ رمضان میں ظاہر ہونے والے کسوف خسوف کی تعداد معلوم کرنے کے لیے پروڈیوسرٹی اور دون اپولزر کی Canon of Eclipses (3) سے استفادہ کیا۔ اور یہ دیکھنے کے لئے کہ دنیا کے کس حصہ میں کسوف خسوف صاف طور پر دکھائی دیئے۔ ہم نے The Moon Tracker and the Sun Tracker Software of Zephyr Services (4) سے مدد لی۔ اور قادیان میں رمضان کی تاریخوں کی تعیین کے لئے U.S. Naval Observatory Circulars (5) سے استفادہ کیا۔

اس نقشہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ تقریباً ۲۲ سال کے عرصہ کے بعد دنیا کے کسی نہ کسی حصہ میں لگاتار دو سال ماہ رمضان میں سورج اور چاند گرہن لگتا ہے۔ ۱۸ ویں اور ۲۰ ویں صدی کے عرصہ میں ۱۴ بار ماہ رمضان میں یہ واقعہ پیش آیا۔ اس میں ۹ مرتبہ قادیان سے کوئی بھی گرہن دکھائی نہیں دیا۔ ۶ مرتبہ صرف چاند گرہن دکھائی دیا مگر سورج گرہن نظر نہیں آیا۔ ایک مرتبہ سورج گرہن دکھائی دیا مگر چاند گرہن نظر نہیں آیا۔ صرف ۱۸۹۳ء میں ہی سورج اور چاند گرہن دونوں قادیان سے دکھائی دیئے جو کہ پیشگوئی کے مطابق مقررہ تاریخوں میں ظاہر ہوئے۔ مشاہدہ سے یہ بات واضح طور پر عیاں ہوتی ہے کہ اگرچہ گرہن لگنا ایک عام سی بات ہے اور اکثر یہ واقعہ ہوتا رہتا ہے لیکن سورج اور چاند دونوں کو زمین کے ایک مخصوص خطہ میں اور اسلامی مہینہ کی لئے یہ ہوا لگھا گیا ہے اصل ۱۳۱۱ھ ہے۔

FREQUENCY OF ECLIPSES IN THE MONTH OF RAMAZAN

47

Table 1.

Pairs of Eclipses Occurring in the Month of Ramazan During 1800-2000 C.E.

S. No.	Eclipse Date & type	Date & time (IST) of New Moon Preceding Ramazan Month	First Ramazan at Qadian after sun set	Whether visible From Qadian	Hijri Date of Eclipse if Visible
1.	1807 Nov 15 L P Nov 29 S T	1807 Oct 31 05 : 56		No No	
2.	1808 Nov 03 L T Nov 18 S P	1808 Oct 19 22 : 11		No No	
3.	1829 Mar 20 L P Apr 24 S T	1829 Mar 05 18 : 17	Mar 06	Yes No	1244, 15 R
4.	1830 Mar 09 L T Mar 24 S P	1830 Feb 23 10 : 19	Feb 24	Yes No	1245, 14 R
5.	1851 Jul 13 L P Jul 28 S T	1851 Jun 29 11 : 54		No No	
6.	1872 Nov 15 L P Nov 30 S P	1872 Nov 01 10 : 57		No No	
7.	1873 Nov 04 L T Nov 20 S P	1873 Oct 21 16 : 25	Oct 22	Yes No	1290, 14 R
8.	1894 Mar 21 L P Apr 06 S T (A)	1894 Mar 07 19 : 47	Mar 09	Yes Yes	1311, 13 R 1311, 28 R
9.	1895 Mar 11 L T Mar 26 S P	1895 Feb 24 22 : 12		No No	
10.	1916 Jul 14 L P Jul 30 S A	1916 Jun 30 16 : 13		No No	
11.	1917 Jul 05 L T Jul 19 S P	1917 Jun 19 18 : 31	Jun 21	Yes No	1335, 14 R
12.	1937 Nov 18 L P Dec 02 S A	1937 Nov 03 09 : 45		No No	
13.	1938 Nov 07 L T Nov 22 S P	1938 Oct 23 14 : 11	Oct 24	Yes No	1357, 15 R
14.	1959 Mar 25 L P Apr 08 S	1959 Mar 09 16 : 21	Mar 10	Yes No	1378, 15 R
15.	1960 Mar 13 L T Mar 27 S P	1960 Feb 26 11 : 44		No No	
16.	1981 Jul 17 L P Jul 31 S T	1981 Jul 02 00 : 33	Jul 03	No Yes	1401, 28 R
17.	1982 Jul 06 L T Jul 20 S P	1982 Jun 21 17 : 22		No No	

Abbreviations : L : Lunar ; S : Solar ; T : Total ; P : Partial ; A : Annular ; R : Ramazan

✽ مقررہ تاریخوں میں گرہن لگنے کا واقعہ شاذ کے طور پر ہی ظہور میں آتا ہے۔ اس لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عظیم الشان پیشگوئی ہمارے دور میں بڑی شان کے ساتھ پوری ہو گئی۔

خسوف و کسوف کے نشان کا اندازہ پہنچاؤ

تعمیراتی محکمہ سیکرٹری جنرل احمد رضا سولنگروی صدر جماعت اسلامی پاکستان پورہ بہار

خبر اتوار کی طرف سے نازل ہونے والے مامور جو معمولی بشر نظر آتے ہیں۔ مگر درحقیقت وہ اپنے اندر ایک امتیاز رکھتے ہیں اور انسان کامل ہوتے ہیں۔ اور چونکہ انسان کا منظر اتم تمام عالم کا ہوتا ہے اس لئے تمام عالم اس کی طرف وقتاً فوقتاً کھینچا جاتا ہے۔ وہ روحانی عالم کا ایک عنکبوت ہوتا ہے اور تمام عالم اس کی تار میں ہوتی ہیں۔

(برکات الیقین ص ۲۳ حاشیہ طبع چہارم ۱۹۲۲ء) اس لئے ایسے نادر روزگار شخصیتوں کے پیر فرشتہ صفت لوگ سجدے کریں۔ اور طوفان نوح کے ذریعہ لکڑی بن فریق کر چیتے جائیں ہتک کرنے کا ارادہ کرنے والے اصحاب قبیل تباہ کر دیئے جائیں تمام دشمنان اتر آکر ان کی نفسوں کا انقطاع ہو جائے تو کوئی تعجب نہیں نیز ان ہی کے لئے زمین و آسمان کے پیمانے نظام تبدیل کر دیئے جائیں اور ان کی جگہ نئی زمین اور نیا آسمان بنا دیئے جائیں۔ چاند تاریک ہو جائے اور سورج روشنی دینا چھوڑ دے تو ہرگز کوئی تعجب نہ ہوگا۔

چنانچہ امر واقعہ یہ ہے کہ ایسی ہستی (جس کے متعلق حدیث قدسی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر تجھے میدا نہ کرتا تو یہ زمین و آسمان بھی پیدا نہ کرتا) نے اپنے ایک نائب کے لئے پیار سے (مہار) لفظ مترجم کے استعمال کے ساتھ فرمایا تھا کہ اس کے لئے ایک امتیازی آسمانی نشان ظاہر ہوگا۔ چنانچہ اس نائب (امام مہر) نے بڑی درد مندی کے ساتھ فرمایا: (ترجمہ از عربی عبارت)

ممدار قطنی نے امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ ہمارے ہمدی کے در نشان ہیں جب سے کہ زمین و آسمان پیدا کیے گئے کبھی ظہور میں نہیں آئے یعنی یہ کہ قمر کی پہلی رات تین اس کی تین راتوں میں سے جو خسوف کے لئے مقرر ہیں خسوف ہوگا اور سورج کے تین دنوں میں سے جو اس کے کسوف کے لئے مقرر ہیں بیچ کے دن میں کسوف ہوگا۔ اور یہ بھی اسی

رمضان میں ہر دو گنا..... اور یہ بھی جانا چاہیے کہ قرآن شریف ص ۱۰ کسوف و خسوف کے نشان کو قرب قیامت کے نشانوں میں سے لکھا ہے اور اگر تو چاہے تو اس آیت کو پڑھ کہ بَرَقَ الْبُصُورُ خُفِيفٌ الْقَدَمُ وَ جَمَعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرَ اور یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ یہ نشان قیامت کے واقعات میں سے ہے کیونکہ میں خسوف اور کسوف کا اس جگہ ذکر ہے وہ اس دنیوی پیدائش پر موقوف ہے جو یہ کہ خوف کسوف اوضاع مقررہ منظمہ سے پیدا ہوتا ہے اور اوقات معینہ اور ایام معلومہ میں اس کا ظہور ہوتا ہے اور خسوف کسوف میں یہ امر ضروری ہے کہ آفتاب اور قمر بعد اس کے کہ اس حالت سے باہر آدیں اپنی پہلی حالت کی طرف رجوع کریں۔ مگر وہ نشان جو قیامت کے قائم ہونے کے وقت ظہور میں آئیں گے وہ اس وقت ظاہر ہوں گے جب کہ دنیا کا سلسلہ بکلی درہم برہم ہو جائے گا کیونکہ وہ ایسی حالتیں ہیں کہ ان کے بعد دنیا نہیں رہے گی اور نہ اہل دنیا رہیں گے اور کسوف و خسوف اس دنیا کے نظام سے تعلق رکھتے ہیں اور ابتداء سے اس میں بنائے گئے ہیں پس ثابت ہوا کہ وہ کسوف و خسوف جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے وہ قیامت کے لئے آثار مقدمہ ہیں نہ یہ کہ قیامت کے قائم ہوجانے کی علامتیں ہیں۔ (ترجمہ المدنی ص ۱۱)

سچ ہے کہ جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور ملتی نہیں وہ بات خدائی ہی تو ہے چنانچہ ۱۸۹۲ء میں مشرقی کوریا میں اور پھر ۱۸۹۵ء میں مغربی کوریا میں یہ موعود آسمانی نشان اس موعود جلدی کے لئے ظاہر ہوا جس نے کہا: وہ عجیب ایسا نشان دیا گیا ہے جو آدم سے پہلے اس وقت تک کسی کو نہیں دیا گیا فرشتوں میں خانہ کعبہ میں کھڑے ہو

کر قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ نشان میری تصدیق کے لئے ہے۔ (ترجمہ کوریا ص ۱۱۲) بہر حال یہ ایک آسمانی نشان تھا ہی اور آسمان کی طرف دیکھنے کے لئے اوپر کی طرف آن نظر ڈالی جاتی ہے۔ چنانچہ اہل بعیرت نے نیز سعادت مندوں نے اسے دیکھا اور امتداد دینا ہی کہا مگر:

”جس کی گردن کے پیچھے بہت بڑا بیوڑا ہو اور اس وجہ سے وہ ہمیشہ زمین کی طرف جھکا رہے آسمان کی طرف نظر نہ اٹھائے آسمانی انوار سے محروم۔“

(ضمیمہ برائین احمدیہ جلد پنجم ص ۱۱۱) (بے اور بلعم باعور کی طرح آخلاق الی الارض) (الاعراف ص ۲۳ آیت ۱۷) کی ادا ظاہر کرے تو وہ بعد کیسے خطرہ سے بچ سکتا ہے۔ کیونکہ جو بد نصیب حقیقی معافیت کے عمارت سے کنارہ کرتا ہے اسے لازمی طور پر دردوں کی درندگی کا شکار بھی ہونا پڑتا ہے اور اخلاقی الارض ہونے سے یہ ”ارض“ اسے سکون تو کیا دیتا ہے بلکہ دابۃ من الارض (النمل ص ۸۳) آیت ۸۳ کے لئے آفت جان بن جائیں گے۔ اس طرح خدا کے مامور کے لئے آسمانی اور زمین کے نشان دونوں ظاہر ہو جانے پر اسے متاثر ہونے سے کسی کو مفر نہیں۔

آسمان میرے لئے تو نے بنایا اک گواہ چاند اور سورج ہر لمحہ میرے لئے تارکب تار تو نے طاغون کو بھی بھیجا میری نصرت کیلئے تا وہ پورے ہوں نشان جو ہیں سچا کی کا ملوہ اتفاق کی بات ہے کہ خسوف و کسوف کے اس نشان کو ظاہر ہو چکے پر اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک سو سال گذر چکے ہیں اور اس سو سال کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ خسوف و کسوف کے نشان کے ظہور کے بعد طاغون کا ظہور (انذار) نشان بڑے ہولناک طرز پر ظاہر ہوا۔ خصوصاً ان لوگوں کے لئے جنہوں نے اس آسمانی نشان سے اعراض کیا۔ اور اعراض و انکار کی نوعیت عجیبی طور پر در طرح کی تعبیر (اولیٰ حضرت

امام ہمدی کے دعویٰ کی صداقت کے لئے کسوف و خسوف کے نشان کا مطالعہ کرنے والے حضرت واسطیاب کا اظہار کرتے ہوئے امد (دوم) ص ۱۱۱ سے اس حدیث کا اور بزرگان سلف کی بیٹ گمبوں کے وجود کا انکار کرتے ہوئے۔ چنانچہ اولیٰ قسم کے منکرین میں سے ایک کا نمونہ ایک گجراتی مولوی نے پیش کیا۔ واقعوں

تہ کہ: عد ایک مخالف مولوی جو غالباً جرات کار ہے والا قہا ہمیشہ لوگوں سے کہتا رہتا تھا کہ مرزا صاحب کے دعویٰ سے بالکل دھوکا نہ کھانا۔ حدیثوں میں صاف لکھا ہے کہ ہمدی کی علامت یہ ہے کہ اس کے زمانہ میں سورج اور چاند کو رمضان کے مہینہ میں گرہن لگے گا۔ جب تک یہ پیش گوئی پوری نہ ہو اور سورج اور چاند کو رمضان کے مہینہ میں گرہن نہ لگے۔ ان کے دعویٰ کو ہرگز سچا نہیں سمجھا جاسکتا۔ اتفاق کی بات ہے وہ اہل زندہ ہی تھا کہ سورج اور چاند کے گرہن کی پیش گوئی پوری ہو گئی اس کے ہمسائے میں ایک احمدی رہتا تھا اس نے سنایا کہ جب سورج کو گرہن لگا تو اس نے گھبراہٹ میں اپنے مکان کی چھت پر چڑھ کر ٹہننا شروع کر دیا وہ ٹہلتا جاتا تھا اور کہتا جاتا تھا ”میں لوگ گمراہ ہوں گے۔“ ”میں لوگ گمراہ ہوں گے۔“ یعنی اب لوگ گمراہ ہوجائیں گے اس نے یہ نہ سمجھا کہ جب پیش گوئی پوری ہو گئی ہے تو لوگ حضرت مرزا صاحب کو مان کر ہدایت پائیں گے گمراہ نہیں ہوں گے۔“

(منقول از تفسیر کبیر جلد پنجم ص ۱۱۱) اور (دوم) دوسرے قسم کے منکرین کی مثال اس کے لئے ہے جو غفٹاک تخریب کی شکل میں سامنے آتی ہے۔ یعنی وہ حدیث ز خسوف و کسوف) اور وہ شہادتیں جہاں جہاں تھیں انہیں یا تو نکال دیا گیا یا ایسی کتابوں کی اشاعت روک دی گئی اور اس طرح ان کے وجود سے ہی انکار کر دینا ان کے نزدیک آسان ہو گیا یہ اس لئے کہ شہدے بانس اور نہ بے بانس ہی خدا تعالیٰ کے مامور صرف بشیر ہی نہیں بلکہ اس کے ساتھ نذیر (بقرہ ص ۱۲) آیت غل) بھی ہوتے ہیں چنانچہ اس موعود آسمانی نشان کے انکار کرنے پر طاعون کے اندازہ نشان کا شکار بننا پڑا۔ اس اندازہ نشان کا کسی قدر علم تاریخ احمدیہ

جلد سوم کے مطالعہ سے ہو سکتا ہے مگر طاعون کا یہ اندازہ نشانِ موسیٰ کے پرنے واقعہ کے طور پر پیچھے رکھ نہیں گیا ہے۔ بلکہ اب سنہ ۱۹۹۵ء میں جب کہ اس آسمانی نشان پر ہماری جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے روم اور جنتی منار ہی ہے یہ اندازہ اندازہ دوبارہ ظہور کے لئے تیار ہے۔ اور خوفِ وکسوف سے نلحق ہونے والا یہ طاعون کا نشان پھر ظاہر ہوگا۔ اور دلچسپ بات یہ ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کو ۱۳ مارچ ۱۹۰۷ء کو اہام میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتایا جا چکا ہے کہ یہ یورپ اور دوسرے عیسائی ملکوں میں ایک قسم کی طاعون پھیلے گا جو بہت ہی مہفت ہوگی۔

تذکرہ ملکِ طبع دوم اہام ۱۱۵۳ھ میں اس اندازہ پیشگوئی پر غور کرنے سے یہ بھی نتیجہ نکلتا ہے کہ یہ نشان عالمگیر ہوگا اور وہ وقت ظہور بھی آچکا ہے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ عالمگیر کے اماموں نے اسے کوئی کریش فرما دیا ہے۔ چنانچہ حضرت مہناہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث نے ۸ جولائی ۱۹۶۷ء کو وائٹور ورتھ ٹاؤن ہال لندن میں مغربی اقوام کو ایک پیغام دیا تھا جس میں خوفِ وکسوف کے نشان کا تفصیل ذکر کے بعد فرمایا۔

”مورج اور چاند کی شہادت توینا کر چکا۔ اب آئیے زمین کی آواز سنیں وہ کیا کہتی ہے..... باقی سلسلہ احمدیہ نے پانچ عالمگیر تباہیوں کی خبر دی ہے..... (دو عالمگیر جنگوں کے ذکر کے بعد فرمایا) اسلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک تیسری جنگ کی بھی خبر دی ہے جو پہلی دونوں جنگوں سے زیادہ تباہ کن ہوگی۔ دونوں مخالف گروہ ایسے اچانک طور پر ایک دوسرے سے ٹکرائیں گے کہ ہر شخص خود بخود رو جائے گا آسمان سے موت اور تباہی کی مازش ہوگی اور خوفناک شعلے زمین کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے۔ نہ تو تہذیب کا قصر عظیم زمین پر آئے گا۔ دونوں متضاد گروہ یعنی روس اور اس کے ساتھی اور امریکہ اور اس کے دوست ہر دو تباہ ہو جائیں گے۔ اور ان کا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ یہ پیشہ واپس واپس حیرت اور استعجاب سے دم بخود اور شمشیر درہ جا لیں گے۔ روس کے باشندے نسبتاً جلد اس

تباہی سے نجات یا ملیں گے اور بڑی وضاحت سے یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ اس ملک کی آبادی پھر بلند ہی بڑھے گی اور وہ اپنے خالق کی طرف رجوع کرے گی اور ان میں کثرت سے اسلام پھیلے گا اور وہ قوم جو زمین سے خدا کا نام اور آسمان سے اس کا وجود مٹانے کی سستی بگھا رہی ہے وہی قوم اپنی گمراہی کو جان لے گی اور حلقہ بگوش اسلام ہو کر اللہ تعالیٰ کی توحید پر پختگی سے قائم ہو جائے گی۔

مثلاً آپ اسے ایک افسانہ سمجھیں مگر وہ جو اس تیسری عالمگیر تباہی سے بچ نکلے گا اور زندہ رہے گا وہ دیکھیں گے کہ یہ خدا کی باتیں ہیں اور اس قادر و توانا کی باتیں ہیں جو ہمیشہ پوری ہی ہوتی ہیں کوفت طاقت انہیں روک نہیں سکتی۔

پس تیسری عالمگیر تباہی کی انتہا اسلام کے عالمگیر غلبہ اور اقتدار کی ابتدا ہوگی اور اس کے بعد تیسری سرعت کے ساتھ اسلام سبھی دنیا میں پھیلنا شروع ہوگا اور لوگ بڑی تعداد میں اسلام قبول کر لیں گے۔ اور یہ جان لیں گے کہ صرف اسلام ہی ایک سچا مذہب ہے اور یہ کہ انسان کچھ نجات صرف محمد رسول اللہ کے پیغام کے ذریعہ ہو سکتا ہے۔

اس کا پیغام اور ایک طرف انبیا و رسالت کا پیغام قادر پانی عالمگیر تباہی میں ایک قسم کی طاعون بھی شامل ہے چنانچہ حضرت مرزا ظاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابعیہ اللہ نے خلافت سے قبل ہی اندازہ لگاتے ہوئے فرمایا تھا کہ۔

”و طاعون کی حیثیت عذاب کے ایک کڑی کی نہیں رہتی بلکہ بارات خود ایک سلسلہ عذاب کے ساتھ آئے گا۔ جو کڑیوں پر مشتمل ہے جسے مزید برآں..... طاعون کا جلوہ نما تھا کا دوسرا دور قریب آچکا ہے اور بعید نہیں کہ آئندہ چند سال میں یہ ظاہر ہو جائے اور ۳۰۰۰ عیسوی تک ایک ہولناک عالمگیر وبا کی شکل اختیار کر جائے۔“ (ملفوظات قادیان رابعہ باب ۱۹ ص ۱۹۷)

۶۲۔ ”ممنون لبغوان حوادث طبعی یا عذاب الہی“ ایک اور موقع پر حضرت امام جماعت نے مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

”آج دنیا بہت ہی زیادہ خوف زدہ ہے اور جس کے متعلق بعض پیشگوئیوں سے حلقہ ہوتا ہے کہ ۱۹۹۵ء تک یہ بڑے پیمانے پر مغربی عیسائی خودی کو ہلاک کرے گا۔ لاطاخون ایڈز AIDS کی شکل میں ہوگی۔ ناقص اور AIDS کی بیماری کا تعارف یہ ہے کہ AIDS کی بیماری کے جراثیم انسان کے خون کے اندر دفاعی نظام میں جا کر بیٹھ جاتے ہیں اور نظام دفاع قبضہ کر لیتے ہیں پس جس نظام دفاع کو خدا تعالیٰ نے بیماریوں پر قابو پانے کے لئے بنایا تھا خود بیماریوں کی آماجگاہ بن جاتا ہے اور اپنے خلاف وہ حرکت کر نہیں سکتا۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۸ مارچ ۱۹۹۱ء) (۱۱ اپریل ۱۹۹۱ء) (خطبہ کا بخیر اور نظام بہان نو ص ۳۲۷ مطبوعہ ریلوے) مکرر فرمایا:

”یہ خدائی انتقام ہے اور AIDS کے ذریعہ اس انتقام کی داغ بیل

ڈالی جا چکی ہے اور وہ بدن اس کے خطرات بڑھ رہے ہیں لیکن جہاں تک میرا اندازہ ہے یہ بیماری انبار اس صدی کے آخر پر آخری دو تین سالوں میں تیزی کے ساتھ پھیلے گی اور بہت بڑے پیمانے پر ان مجرموں کو ہلاک کرے گی۔“ (خطبہ جمعہ فرمودہ مئی ۱۹۹۳ء مطبوعہ ریلوے) (۱۰ جون ۱۹۹۳ء ص ۷ کام علی) حضرت امام مہدی نے بت فرمایا ہے۔

”لا تغضبوا مولیٰ و تلووا و اتقوا و کخالف خود و اعلى الاذقان القصور لیکن الی نور العباد و الشخص و تدعو کما الی الایمان (نور الحق ص ۱۱۷) ترجمہ: اپنے مولیٰ کو غصہ مت دلاؤ اور توبہ کرو اور تقویٰ اختیار کرو اور ڈرنے والوں کی طرح اپنی غلطیوں پر گرو۔ چنانچہ ہمیں ہر امت کی طرف رہنمائی کرتے اور سورج نہیں ایمان کی طرف بڑھا ہے۔ اور حضرت امام نے بت فرمایا ہے۔“

”احمدیہ کے ساتھ طاعون کے امتیازی مسو کا نشان بہ حال قائم رہے گا اور ایک دفعہ فرج و فوج لوگ احمدیت میں داخل ہو گئے۔ خدا کے ایسا ہی میرا دل ہی ہے کہ ایسا ہوگا ماشاء اللہ حول ولاقوة الابلات العلیٰ الغنیم۔ (الفرقان رابعہ ص ۷۳)

پیشگوئی کسوف و خسوف بحوالہ سنن دارقطنی

دوستو یہ پیشگوئی ہے رسول پاک کی یہ لکھا ہے اس میں جب امام مہدی آئیں گے جب زمانہ آخری میں ہوگا مہدی کا ظہور تیرہویں رمضان کو تمہارات خف القمر ہو چکا یہ بھی نشان ظاہر ہے کسوف و خسوف کسوف و خسوف کے گروہ ہیں اور ہر سال امام مہدی آچکے قسم ہے ذات پاک کی ہر مذہب میں ظاہر ہوئے امام مہدی علیہ السلام امام مہدی کا گروہ دیکھنا کون و مکان

پوچھتا ہے اب مہدی مسکروں سے بار بار آئیو آچکا ہے اب ہے کس کا راستہ ظاہر ٹھوڑا احمد مہدی درویش قادیان

۱۹۹۷ء میں ہوئی ہے

اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور کا عکس

ذیل میں اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور (THE CIVIL AND MILITARY GAZETTE LAHORE) مطبوعہ مارچ اپریل ۱۸۹۴ء کے اس صفحے کا عکس شائع کیا جا رہا ہے جس میں اخبار مذکور نے سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے دور میں سورج چاند گرہن لگنے کی خبر شائع کی۔

The Civil & Military Gazette LAHORE
APRIL 7, 1894

THE CIVIL AND MILITARY GAZETTE

LAHORE:—APRIL 7, 1894.

LORD ROSEBERY'S PROSPECTS.

Tact is no doubt a very useful gift, but it is quite possible for a statesman to have too much of it. Indeed it is probable that the possession is more pleasant to the owner than useful to his party or conducive to his continuance in power. This is the rock from which Lord Rosebery must either warily slide or to avoid shipwreck. For tact is the art of making people think that you agree with them more completely than is really the case, or that you sympathise with their claims and wishes more than it is quite discreet to say, or that you esteem and like them better than you really do. And very probably at first the man who produces these impressions does gain the good wishes and the support of many who would otherwise not have spoken for him, or voted for him. Yet the strength given to a statesman by such methods as these is for the most part only temporary. For, however much the man in power may desire to conciliate others, he must act sooner or later, and he is sure to do more or less than is expected of him. It is of the essence of tact to smooth objections without confuting opinions, or removing prejudices, and to obtain support by raising expectations that are never fulfilled. Besides a great portion of the efforts of the man of tact are devoted to making people imagine that he is personally much more inclined to agree with them, or to like them than is in fact the case. By degrees the expectations raised are disappointed, as it is impossible to conceal his true feeling, especially if that feeling is one of indifference or contempt. Thus he is gradually surrounded by a number of men who are disappointed, and a still larger and more dangerous company of those who are secretly of opinion that they have been slighted or insulted.

The really great man has little need of tact. He leads by force of character and, which is perhaps much the same thing, by strength of will, and he gathers round him a following who are attracted and subdued by that gift of personal influence which is so powerful and so difficult to define. We mean such an influence as John Henry Newman exercised at Oxford, or, in a greater sphere, Mr. Gladstone exercised in politics. In the case of the late Prime Minister this force was marvellously exhibited. We have been told, and our own experience confirms the fact, that it was impossible to resist the magic of his eloquence, or the charm of his company, and that opponents often felt it difficult to retain a mental attitude of opposition and criticism while they listened to the speeches which were not so much exhibitions of oratory as revelations of a great and prevailing personal character. If those who regarded Mr. Gladstone's policy as disastrous, and his influence as injurious, felt this charm, we cannot wonder that his followers were devoted to him, a devotion which has only been paralleled by that

with which Mr. Gladstone was wont to surround his cause. A Ministry of making things pleasant all round will not last long, unless Lord Rosebery depended on the gifts and talents of soft speech and judicious compromise, which are so useful to an arbitrator, they would scarcely be found sufficient to sustain even the most superior person in the office of Prime Minister. Events move quickly, men come and go with wonderful rapidity, and it is not impossible that a Minister, of whom all men say all kinds of good things should, like an irrecoverable position of respectable mediocrity—some even now predict that Lord Rosebery is more likely to end his career as a Duke than as Premier.

BY THE WAY.

Sir Dennis Fitzpatrick will give a dinner party on Tuesday, the 10th, to meet Sir Meredith and Lady Plowden.

Sir Dennis Fitzpatrick has accepted a *namah* of Rs. 500 presented by His Highness the Rajah of Faridkot as a thanksgiving for His Honour's lucky escape in his late tanga accident. The money has been divided between the Mayo Hospital and the Lahore Poor House.

The Maharaja of Benares will call on the Lieutenant-Governor at 4.30 P. M. on the 6th inst., and His Honour will pay a return visit at 6 A. M. on the 10th. His Highness will stop in the Kapurthala House. The visit will be public ones with the usual ceremonies.

The eclipse was perfectly observed at Lahore yesterday between 7.30 and 9.30 P. M. While it lasted the sunlight was so much reduced as to remind one of the pleasant sunshine only of an English summer's day.

The orders of the Deputy Commissioner at Thanesar, issued at the suggestion of the Sanitary Commissioner, prohibiting all new arrivals from entering the town for the purpose of taking up their abode there, is, of course, causing some inconvenience to those who had previously arranged to put up with their friends and relations, and others who are said to have hired houses for the occasion; but obviously it is undesirable to overcrowd the city, the space in which is but limited.

It is admitted that this year's is the largest gathering that has ever taken place at the Eclipse Fair. It is curious to note the excess of women over men at the fair, quite three to one. There is the usual gathering of beggars and *fasirs* of all descriptions, exhibiting the sacred cow with additional horns, legs, pieces of flesh &c. procured from various parts of the animal's body. These exhibitors seem to be doing a good business judging from the number of pie and silver pieces that are continually pouring in. The Brahmins, too, are having an excellent time of it; as the offerings made are both large and rich. Not a few of the contributors to the latter are petty Chiefs and Rajas from the Punjab, North Western Provinces, Bengal and elsewhere.

The British Volunteers furnish a guard of honour at the Crown Market at noon on Monday next on the Viceroy's arrival. Major Hunter commands in the absence of

عکس

ترجمہ قرآن مجید مترجمہ ڈاکٹر علامہ خادم رحمانی نوری

ذیل میں ڈاکٹر علامہ خادم رحمانی نوری صاحب کے انگریزی ترجمہ قرآن کی سُوۃ القیامہ کا عکس شائع کیا جا رہا ہے جس میں انہوں نے آیت **جَمِيعَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ** کی تشریح کرتے ہوئے ۱۸۹۴ء میں لگنے والے کسوف و خسوف کو مہدی کے زمانہ میں لگنے والا کسوف قرار دیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے! :-

The Warming Up of the Holy Qur'an

WITH UNDER-BRACKET COMMENTS

By

Dr. Allamah KHADIM RAHMANI NURI
Author and Translator of over 100 books in
various languages and Subjects

Very Literal and Pure Translation
of the Arabic Text.
Most Authentic and Scientific
Comments.
A Unique Index

Contains
25,000 UNDER-BRACKET COMMENTS

SUFI HADESAVA - CH. DUKAR
Dara Sahib Road, SHIBSALING
1964

Edited by
AIMA Dr. Zahurul Hoque, M.B.B.S.

SURAH 75
THE AWAKENING
(Al-Qiyamah 75)

Revealed at Makkah

With the name of Allah, Most Gracious, Most Merciful.

SECTION 1: The Truth of the Awakening

75:1-3 (Allah) call to witness the day of the Awakening (when the consequences of man's actions will become manifest)

2 And may I (since there is no surging sea) man who he lives himself in death, there is no a remnant of the soul of a man who is in the *intermediate* state (the *Barzakh*, 12:5), i.e. the stage in which he is subject to his own device without feeling any pangs of grief, on the other hand, a man conscious of guilt in the *intermediate* state and a faith confessor is half-addressed, *may I call to witness the self-awakening soul* (in the *intermediate* state) in which every dereliction of duty or neglect of duty, double binds at once (over the pangs of conscience) and to the knowledge of sin, in conformity to *Qur'an* 2:17, is a beginning of salvation, a *prelude* to the *intermediate* state of the Divine or heavenly state (Barzakh)

3 How many reckoned that We shall not bring together his bones (in a way that will be known when his flesh is eaten and he has become dust and bones, 13:5)?

4 Yes! We are capable of completely restoring (even) his smallest fragment from the delicate and intricate machinery of which is the superlativity of human construction (his body, soul, etc.) We, who

Surah 75 | 1968 | Part XXXIX
75:1-3 (Allah) call to witness the day of the Awakening (when the consequences of man's actions will become manifest)
2 And may I (since there is no surging sea) man who he lives himself in death, there is no a remnant of the soul of a man who is in the intermediate state (the Barzakh, 12:5), i.e. the stage in which he is subject to his own device without feeling any pangs of grief, on the other hand, a man conscious of guilt in the intermediate state and a faith confessor is half-addressed, may I call to witness the self-awakening soul (in the intermediate state) in which every dereliction of duty or neglect of duty, double binds at once (over the pangs of conscience) and to the knowledge of sin, in conformity to Qur'an 2:17, is a beginning of salvation, a prelude to the intermediate state of the Divine or heavenly state (Barzakh)
3 How many reckoned that We shall not bring together his bones (in a way that will be known when his flesh is eaten and he has become dust and bones, 13:5)?
4 Yes! We are capable of completely restoring (even) his smallest fragment from the delicate and intricate machinery of which is the superlativity of human construction (his body, soul, etc.) We, who

COPYRIGHT
Reserved by the Author and the Editor.

Printed at
KAMALA ART PRESS
Muniram Shah Lane, Shilong.

ہندوؤں کی مقدس کتاب مہا بھارت میں سورج چاند گزرنے کی پیشگوئی

”مہا بھارت“ ویدوں کے پہلے مفسر وید بیاس جی کی تصنیف ہے۔ بیاس جی کو ترکال کہا جاتا ہے۔ یعنی ماضی اور حال کے تذکرہ کے علاوہ انہوں نے بہت سی پیشگوئیاں بھی کی ہیں۔ اس سے زیادہ مستند تاریخی کتاب اس وقت ہندو مذہبی لٹریچر میں نہیں ملتی۔ مقدس گیتا مہا بھارت کا ہی ایک ہیجز ہے۔ پیش ہے اس مقدس کتاب سورج چاند گزرنے کی پیشگوئی کا عکس (ادارہ)

۱۹۹۹
بھارتیہ ہندوؤں کی مقدس کتاب مہا بھارت میں سورج چاند گزرنے کی پیشگوئی
پہلے مفسر وید بیاس جی کی تصنیف ہے۔ بیاس جی کو ترکال کہا جاتا ہے۔ یعنی ماضی اور حال کے تذکرہ کے علاوہ انہوں نے بہت سی پیشگوئیاں بھی کی ہیں۔ اس سے زیادہ مستند تاریخی کتاب اس وقت ہندو مذہبی لٹریچر میں نہیں ملتی۔ مقدس گیتا مہا بھارت کا ہی ایک ہیجز ہے۔ پیش ہے اس مقدس کتاب سورج چاند گزرنے کی پیشگوئی کا عکس (ادارہ)

ہندوؤں کی مقدس کتاب مہا بھارت میں سورج چاند گزرنے کی پیشگوئی
پہلے مفسر وید بیاس جی کی تصنیف ہے۔ بیاس جی کو ترکال کہا جاتا ہے۔ یعنی ماضی اور حال کے تذکرہ کے علاوہ انہوں نے بہت سی پیشگوئیاں بھی کی ہیں۔ اس سے زیادہ مستند تاریخی کتاب اس وقت ہندو مذہبی لٹریچر میں نہیں ملتی۔ مقدس گیتا مہا بھارت کا ہی ایک ہیجز ہے۔ پیش ہے اس مقدس کتاب سورج چاند گزرنے کی پیشگوئی کا عکس (ادارہ)

اس کے بعد وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ایک شروع ہو گا اور پھر علی الترتیب برہمن وغیرہ ورن یعنی ذاتیں ظاہر ہو کر اپنے اثرات کو پھیلائیں گی۔ اس وقت دنیا کی ترقی کے لئے پھر سے چانک قدرت موفقی ہوگی۔ جب سورج چاند اور سیسی ایک ساتھ ہندوؤں کی مقدس کتاب مہا بھارت میں سورج چاند گزرنے کی پیشگوئی کا عکس (ادارہ)

MUSLIM TELEVISION ANHRADIYA

PROGRAMME TIMINGS

ASIA AND MIDDLE EAST

7.00 am to 7.00 pm [London, U.K.]

EUROPE

Monday to Thursday 1:30 pm to 4 pm

Friday to Sunday 1.00 pm to 4 pm

TELEPHONE AND FAX NUMBERS FOR INFORMATION
COMMENTS OR MESSAGE

Tel: + 44 - 81 - 870 0922 Fax: + 44 - 81 - 871 0684

LIVE TRANSMISSION FROM UNITED KINGDOM

Tilawat Manzoom Kalam Malfoozat

VARIETY OF PROGRAMMES INCLUDING

Majlis Irfan Speeches

Hazur replying to letters and messages of viewers

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ

اوقات اور زاویے

Satellite	EUTELSAT ۱۱ F3	STATSONAR 21	STATSONAR 4	GALAXY 2
Area	Europe, North Africa	Asian, Middle East, Eastern Europe, East Africa Regions	South America, Africa and European Regions	North America, Canada
Position	16° East	103° East	14° West	74° West
Transponder	37	7 (C-Band)	9 (C-Band)	11
Frequency	11.575 GHz	3725 MHz	3825 MHz	36 MHz
Polarity	Vertical	Right Hand circular	Right Hand circular	Horizontal
Format	625 Lines PAL Colour	625 Lines PAL Colour	625 Lines PAL Colour	NTSC
Audio Sub-Carriers				
Urdu	6.5 MHz	6.5 MHz	6.5 MHz	6.2 MHz
English	7.02 MHz	7.02 MHz	7.02 MHz	
Arabic	7.20 MHz	7.20 MHz	7.20 MHz	
French	7.92 MHz	7.92 MHz	7.92 MHz	
Timings (London Time)	13.30 - 16.00	10.00 - 16.00	13.30 - 14.30	13.30 - 14.30

Radio - Short Wave Band Radio, 25 Meter Band, Digital Frequency 11695.
Timings: 13.30 - 14.30 London Time



روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

شرفیہ جیولرز

پروپرائیٹرز:-
حنیف احمد کامران
حاجی شریف احمد
اقصی روڈ - ریسولوی - پاکستان
PHONE:- 04524 - 649.

ارشاد نبوی

السَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ
(بات کرنے سے پہلے سلام کر لیا کرو)
:- (منجانب):-
یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی

طالبان دعا:-

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS
۱۶ - مینگولین کلکتہ - ۷۰۰۰۱

C.K. ALAVI

RABWAH WOOD
INDUSTRIES

MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM - 679339.
(KERALA)

TIMBER LOGS SAWN SIZE

TEAK POLES & WOODEN FURNITURE.



روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

شرفیہ جیولرز

M/S PARVESH KUMAR S/O GIRDHARI LAL
GOLDSMITH, MAIN BAZAR, QADIAN - 143516.



Poultech Consultant &
Distributors

DEALERS IN: DAY OLD BROILER CHICKS
POULTRY FEED,
MEDICINES & ALL TYPES OF
POULTRY EQUIPMENTS

Office/Residence :-
58 - ISHRAT MANZIL
Near Police Station,
Wazirganj, Lucknow - 226 018



خاص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائیٹرز:-
سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ:- خورشید کلاتھ مارکیٹ، حیدری
نارتھ ناظم آباد - کراچی - فون:- ۶۲۹۴۲۳

NEVER BEFORE
GUARANTEED PRODUCT
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SO LIGHT
NIR
Soniky
HAWAII
A treat for your feet
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD.
34 A, DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD, CALCUTTA-15



بانی پولیمرز

کلکتہ - ۷۰۰۰۲۶
ٹیلیفون نمبرز:-
43-4028-5137-5206